عمران سریز

لائیٹ ہاوس

مکمل ناول

از

مظہر کلیم ایم، اے

http://forums.hibuddiez.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات
اور پیش کردہ سچوئشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے
پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

ناشران ---- اشرف قریشی
---- یوسف قریشی
پرنٹر ---- محمد یونس
طابع ---- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ---- -/30 روپے

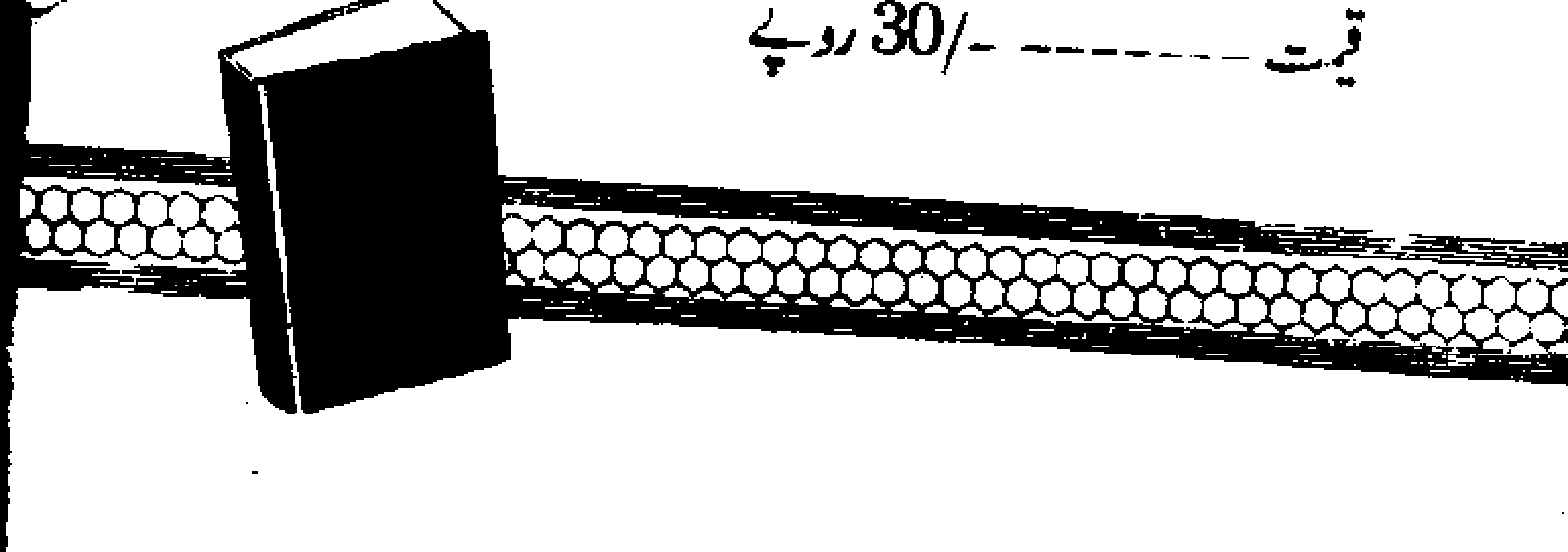

چند باتیں

محترم قارئین! اسلام مسنون۔ نیا ناول "لائٹ ہاؤس" آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ ایک منفرد انداز کی کہانی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کا تیکھا پن اور انفرادیت آپ کو پسند آئے گی۔

گزشتہ دنوں راولپنڈی اور اسلام آباد کے سنگم میں واقع فیض آباد کے اوجڑی کیمپ میں گولہ بارود کا ذخیرہ پھٹنے سے راولپنڈی، اسلام آباد اور اس کے گرد و نواح پر جو قیامت ٹوٹی ہے اور جس طرح ہزاروں کی تعداد میں خوفناک میزائلوں کی بارش میں بے گناہ افراد اور معصوم بچے شہید ہوئے ہیں اس قیامت خیز تباہی نے ملک کی ہر آنکھ کو آنسوؤں سے بھر دیا ہے۔ سانحہ راولپنڈی کا دکھ ملک کے طول و عرض میں رہنے والے ہر محب وطن شہری نے اپنے دل میں اسی طرح محسوس کیا ہے جیسے یہ سانحہ براہ راست اس پر گذرا ہو۔ سینکڑوں خاندانوں کا اس طرح آناً فاناً اجڑ جانا —— ہزاروں مکانوں کا ملیامیٹ اور زمین بوس ہو جانا اس قدر خوفناک اور لرزا دینے والا ہے کہ انسان کا دل غم سے پھٹ جاتا ہے۔ دونوں شہروں میں رہنے والوں کی آہ و بکا اور غمناک سسکیاں اب تک ہر محب وطن شہری کے کانوں میں گونج رہی ہیں اور پورا ملک اس سانحہ عظیم کی وجہ سے غم و اندوہ کی تاریک دلدل میں ڈوب گیا ہے۔ کسی کے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جس سے وہ ان افراد کی دلجوئی کر سکے۔ ان سے اظہار ہمدردی کر سکے۔ جن پر یہ قیامت براہ راست گذری ہے۔ لیکن اگر چشم بصیرت سے دیکھا جائے تو یہ سانحہ ہمارے لئے قدرت کی طرف سے ایک انتباہ کا درجہ رکھتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب اپنے اپنے گریبانوں میں جھانکیں۔ اپنے اعمال کو پرکھیں۔ اپنے دلوں اور اپنے ذہنوں کو ٹٹولیں کہ کیا قدرت کا یہ انتباہ کہیں اس لئے تو نہیں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عظیم نعمتوں کا شکرانہ ادا کرنے اور اس کی بتائی ہوئی راہ پر

چلنے کی بجائے گناہ کی تاریکیوں۔ علاقائی عصبیتوں۔ رنگ ونسل کے تعصبات اور اس پاک دھرتی جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم نعمت کے طور پر عطا کی گئی ہے کی سالمیت کے خلاف کام کر کے اس تاریک راہ پر تو نہیں چل پڑے جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تاریکیوں اور اندھیروں کی دلدل میں ہمیں گم کر سکتی ہے۔ ہمیں اس انتباہ کے بعد اپنا محاسبہ خود کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور اپنے زہریلے خیالات پر سچے دل سے توبہ کر کے پھر اس راہ کو اختیار کرنا چاہیے جو حق کی راہ ہے۔ جو روشنیوں، مسرتوں، تعمیر و ترقی کی راہ ہے۔

ہمیں سوچنا چاہیے کہ کہیں ہم نے اپنے ہادی۔ اپنے رہنما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے اس عظیم لائٹ ہاؤس سے نکلنے والی سچی روشنیوں سے آنکھیں تو بند نہیں کر لیں۔ کہیں ہم نے گمراہی اور تاریکیوں کو خود اپنے اوپر تو مسلط نہیں کر لیا۔ جس کے نتیجے میں ہم عذاب الہیٰ اور قہر خداوندی کو خود دعوت دے رہے ہوں۔ اگر ایسا ہے تو ہمیں فوراً اپنے اعمال کا قبلہ درست کر لینا چاہیے اور اس عظیم لائٹ ہاؤس سے نکلنے والی روشنیوں سے اپنے دامن کو مالا مال کرتے ہوئے ہر اس زہر کو اپنے دل و دماغ سے نکال پھینکنا چاہیے جو ہمیں بقا کی روشن راہ سے گمراہی کی تاریکی کی طرف لے جاتا ہو۔ اگر ایسا ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ کوئی دشمن پھر اس قابل کبھی نہ ہو سکے گا کہ ہم پر اس قسم کی خوفناک تباہی وارد کرنے کا تصور بھی کر سکے

والسّلام

مظہر کلیم۔ ایم۔ اے

عمران ناشتے سے فارغ ہو کر ابھی میز پر رکھے اخباروں کے بنڈل کی طرف ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی چونکہ سلیمان آجکل اپنے گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران اکیلا ہی فلیٹ میں رہ رہا تھا۔ دوپہر اور رات کا کھانا تو وہ کسی ہوٹل میں کھا لیتا تھا لیکن صبح کا ناشتہ اسے خود ہی بنانا پڑتا تھا۔

"یہ صبح صبح کس کی انگلی کھجائی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چٹخنی کھول کر دروازہ کھولا تو ٹھٹھک گیا۔ سامنے ایک لمبی لمبی مونچھوں اور بہت موٹے پیٹ والا پولیس کا سپاہی کھڑا تھا۔ اس نے ہاتھ میں ایک موٹا سا ڈنڈا پکڑا ہوا تھا۔

"اوئے تیرا نام امران ہے"۔۔۔۔ سپاہی نے ایک ہاتھ سے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے بڑے کرخت لہجے میں پوچھا۔

تقریباً ایک فرلانگ چلنے کے بعد تھانے کی عمارت آگئی اور فضل خان عمران کا بازو پکڑے اس طرح اکڑتا ہوا تھانے میں داخل ہوا جیسے وہ کوئی بہت بڑا قلعہ فتح کر کے آیا ہو۔

سامنے دھوپ میں ایک بڑی میز رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے فضل خان سے بھی زیادہ بڑی مونچھوں اور اس سے بھی بڑے پیٹ والا تھانیدار بیٹھا ہوا تھا۔ ایک طرف چار آدمی کان پکڑے مرغا بنے کھڑے تھے اور ایک سپاہی ہاتھ میں ڈنڈا لئے ان کے سر پر کھڑا تھا۔

"چوہدری جی! —— اس نے میری ایک ہی گھرکی پر چوری مان لی ہے جی" —— فضل خان نے عمران کا بازو پکڑے میز کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

"چوری مان لی —— واہ! —— پھر ڈال اسے حوالات میں —— میں ذرا ان اچکوں سے فارغ ہو جاؤں —— یہ چوری نہیں مان رہے پھر اس پہ بھی تفتیش شروع کرتا ہوں" —— تھانیدار نے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

"م —— مم —— مگر تھانیدار صاحب —— جب میں نے چوری مان لی ہے تو پھر ان سے آپ کیا منوائیں گے" —— عمران نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا جی! —— اب چور بھی ہم جیسے تھانیداروں کو مشورہ دینے لگے ہیں —— ابے تو نے مان لی ہے تو کیا ہوا —— یہ بھی مانیں گے۔ ان کا باپ بھی مانے گا —— اوئے فضلے! —— تم نے اسے سیکا دیا ہے —— یہ باتیں بہت کر رہا ہے —— پٹر پٹر اس کی زبان چل

رہی ہے" —— تھانیدار نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سیکنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی جناب! —— فضل خان کی مونچھوں نے ہی کام دکھا دیا ہے" —— سپاہی نے مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

"اوئے فضلے! —— تیری یہ جرأت کہ تو میرے مقابلے میں مونچھوں کو تاؤ دیتا ہے —— ابے تجھے اپنی اوقات یاد نہیں رہی سالے جنگی کی اولاد —— نیچے کر مونچھیں ورنہ ابھی صفایا کر دوں گا" —— تھانیدار اب سپاہی پر ہی الٹ پڑا۔

"ج —— ج —— جناب چوہدری صاحب! —— غلطی ہو گئی جناب! آپ کے سامنے میں جناب گستاخی کر سکتا ہوں حضور" —— سپاہی نے جلدی سے دونوں مونچھیں نیچی کرتے ہوئے کہا۔

عمران بڑی دلچسپی سے یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا۔ تھانے میں تو وہ پہلے بھی کئی بار آیا تھا لیکن ظاہر ہے اس وقت وہ کسی اور حیثیت میں تھا اس لئے یہ دلچسپ تماشے دیکھنے میں نہ آئے تھے۔

"اوئے چھنے خان کی اولاد! —— تو کیوں اکڑا کھڑا ہے ——؟ فضل دین! —— لا ذرا وہ چھتر —— جس پر لکھا ہوا ہے جن کتھاں گذاری اے رات وے" —— ذرا لا۔ میں اس چھنے خان کی چھنے بازی پہلے نکالوں" —— تھانیدار اب عمران پر الٹ پڑا۔

"ج —— ج —— جناب! —— میرے والد کا نام رحمان ہے جی۔ چھنے خان نہیں ہے جی —— ویسے مجھے یہ نام پسند آیا ہے جی! آپ کے والد کا ہوگا —— واہ! کیا اچھا نام ہے چھنے خان" —— عمران

نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب وہ بھی موڈ میں آگیا تھا۔

"ہوں ۔۔۔ تو تیرے باپ کا نام رحمان ہے ۔۔۔ کیا کام کرتا ہے تو" ۔۔۔ تھانیدار نے اب عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ۔۔۔ جی ۔۔۔ جناب جیب کاٹتا ہوں ۔۔۔ اور پولیس کی جیب کاٹتا ہوں جی ۔۔۔ بڑے نوٹ ملتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا ۔۔۔ کیا تو جیبیں کاٹتا ہے ۔۔۔ اور وہ بھی پولیس کی ۔۔۔ اوئے تو تو عادی مجرم ہے ۔۔۔ اوئے فضلے دوڑ۔ ہتھکڑی لے آ" تھانیدار نے یکلخت کرسی سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا بھاری جسم فوری طور پر حرکت میں نہ آسکا اور وہ صرف اچک کر ہی رہ گیا۔

"ہتھکڑی کی کیا ضرورت ہے ۔۔۔ آپ کے لئے تو یہ کرسی کڑی ہی کافی ہے" ۔۔۔ عمران نے اس کے کرسی میں پھنسنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ابے چپ کر ۔۔۔ خموش رہ ۔۔۔ چوہدری صاحب کو غصہ نہ دلا ۔۔۔ چوہدری جی کا غصہ بڑا نامراد ہے" ۔۔۔ مرغا بنے ہوئے افراد کے ساتھ کھڑے سپاہی نے عمران کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"چوہدری نامراد ۔۔۔ واہ نام تو ہوا ۔۔۔ تو ہاں چوہدری نامراد جی ۔۔۔ آپ کب اس تھانے میں تعینات ہوتے ہیں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اب یکلخت بدل گیا تھا۔

"ابے تو کون ہے پوچھنے والا ۔۔۔ تیری یہ جرأت ۔۔۔ اس بار چوہدری واقعی غصے سے پاگل ہو گیا۔ اور اس نے اٹھنے کے لئے پورا زور لگایا تو کرسی بھی اس کے ساتھ ہی چمٹی ہوئی اوپر کو اٹھ آئی۔

"یہ کرسیاں بھی ٹیڑھی رکھی ہوئی ہیں اس تھانے میں ۔۔۔ بلاؤ حوالدار کو" ۔۔۔ چوہدری نے بڑی مشکل سے کرسی کو جھٹکا دے کر واپس گراتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح میز کی سائیڈ سے گھوم کر عمران کی طرف بڑھا جیسے سڑک کوٹنے والا انجن چلتا ہے۔ غصے کی شدت سے اس کی مونچھیں پھڑک رہی تھیں اور سرخ چہرہ اور بھی سرخ ہو گیا تھا۔

"ارے ۔۔۔ ارے ۔۔۔ میری پسلیاں تو بڑی کمزور ہیں ۔۔۔ آپ کسی تعمیر ہونے والی سڑک پر جائیں" ۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹنے لگا۔

"پکڑ لے خوشیئے اس کو ۔۔۔ یہ مفرور ہو رہا ہے ۔۔۔ پکڑ پکڑ" ۔۔۔ تھانیدار نے اپنی پتلون اونچی کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے مرغا بنے افراد کے پاس کھڑے سپاہی سے مخاطب ہو کر چیختے ہوئے کہا اور وہ سپاہی تیزی سے عمران کی طرف بھاگ پڑا۔ اس سپاہی کے ہٹتے ہی مرغا بنے ہوئے افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے تھانے کے گیٹ کی طرف بڑھے۔

"ارے ارے فضلے ۔۔۔ خوشیئے ۔۔۔ بخشو ۔۔۔ ارے بھاگو ۔۔۔ سب مفرور ہو رہے ہیں" ۔۔۔ تھانیدار جو اب ہانپتا ہوا اپنی جگہ رک گیا تھا۔ ان چاروں افراد کو بھاگتا دیکھ کر ریلوے انجن کی طرح سیٹی بجاتا چیخا اور وہ سپاہی جو عمران کی طرف بڑھ رہا تھا یکلخت پلٹا اور

ان افراد کی طرف بھاگنے لگا۔ لیکن بوکھلاہٹ میں وہ تھانیدار سے ٹکرا گیا اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور تھانیدار اور سپاہی ایک دوسرے سے ٹکرا کر زمین پر گر پڑے۔

"واہ — کیا تکنیک ہے — اسے کہتے ہیں پولیس مقابلہ" — عمران نے اس بار باقاعدہ تالی بجاتے ہوئے کہا۔

"مم — مم — میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا" — تھانیدار نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ جب کہ سپاہی جو جسم میں قدرے ہلکا تھا اٹھ کر عمران کی طرف دوڑنے لگا۔ کیونکہ وہ چاروں افراد گیٹ سے نکل کر غائب ہو چکے تھے۔

ادھر وہ موٹا سپاہی فضل خان بھی ہتھکڑی اٹھائے اور پتلون سنبھالے عمران کی طرف دوڑنے لگا۔ جیسے ہی وہ قریب آتے۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر ایک طرف ہو جاتا اور وہ پھر اس کے پیچھے بھاگنے لگتے دو اور سپاہی بھی بیرک سے نکل آئے تھے اور اب تھانے کے احاطے میں باقاعدہ آنکھ مچولی شروع ہو گئی۔ تھانیدار اور موٹا سپاہی فضل خان دوڑنے کی کوشش بھی کر رہے تھے اور بری طرح ہانپ رہے تھے جبکہ باقی سپاہی بھی عمران کو پکڑنے کے لئے اپنی پوری قوت لگا رہے تھے۔ لیکن اب بھلا عمران ان کے قابو کہاں آتا تھا۔

گیٹ کے باہر لوگوں کا مجمع اکٹھا ہونے لگ گیا۔

"ارے تم کیسے سپاہی ہو — ایک مجرم بھی نہیں پکڑا جا سکتا — بھاگو شاباش" — عمران نے ان سب کو چڑانے کے سے انداز میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک سپاہی کو یکلخت بھاگتے بھاگتے اڑنگی دی تو وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔

"میرا پستول — ارے میرا پستول لے آؤ — ارے یہ خوفناک ہے — میں اسے گولی مار دوں گا" — یکلخت تھانیدار کو اپنے پستول کا خیال آ گیا اور ایک سپاہی بیرک کی طرف دوڑنے لگا۔ موٹا سپاہی فضل خان اور تھانیدار ایک ہی جگہ کھڑے بری طرح ہانپ رہے تھے جبکہ اب عمران کے پیچھے بھاگنے والے دو سپاہی رہ گئے تھے۔

ادھر گیٹ سے باہر کھڑے ہوئے مجمع نے اب باقاعدہ تالیاں بجانا شروع کر دی تھیں۔

"بھاگ جاؤ — بھاگ جاؤ" — اچانک تھانیدار نے مڑ کر گیٹ پر کھڑے آدمیوں سے مخاطب ہو کر چیختے ہوئے کہا۔

"واہ! — اسے کہتے ہیں اعلیٰ ظرفی — جب کوئی مجرم پکڑا نہ جا سکے تو اسے یہی کہا جا سکتا ہے کہ بھاگ جاؤ" — عمران نے بھاگتے ہوئے تھانیدار کے قریب پہنچ کر کہا اور پھر تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"ارے ارے — میں نے تمہیں تو نہیں کہا — میں کہتا ہوں رک جاؤ — مفرور نہ ہو" — تھانیدار نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور عمران اپنے پیچھے آنے والے سپاہی کو یکلخت ڈاج دیکر پھرتی سے واپس مڑ آیا۔

"کبھی کہتے ہو بھاگ جاؤ — کبھی کہتے ہو رک جاؤ — کیسے تھانیدار ہو — یار ذرا بھاگ دوڑ کرو۔ مجھے روڈ رولر چلتے ہوئے بڑے پسند آتے ہیں" — عمران نے اس کے قریب پہنچ کر

اُسے دھکا دیتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ایک سپاہی ریوالور اٹھائے بیرک سے نکلا۔ وہ یہ ریوالور تھانیدار کو دینا چاہتا تھا۔ لیکن عمران نے یکلخت غوطہ لگایا اور دوسرے لمحے وہ ریوالور جھپٹ کر آگے بڑھ گیا۔

"ارے — ارے یہ سرکاری ریوالور ہے — احمق۔ اُلو — مجھے دو" — تھانیدار نے ریوالور عمران کے ہاتھ میں دیکھتے ہی بُری طرح چیخ کر کہا۔

"احمق اُلو میرے پاس نہیں ہے جو تمہیں دے دوں — یہ پیداوار تو تمہارے تھانے کی ہے" — عمران نے دوڑتے ہوئے ریوالور کا چیمبر چیک کیا تو وہ خالی تھا اس میں گولی نہ تھی۔ دوسرے لمحے اس نے ریوالور یکلخت تھانیدار کی طرف اچھال دیا اور تھانیدار نے اچانک ریوالور کو اُڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا تو بجائے اُسے کیچ کرنے کے اس نے چیخ کر ایک طرف ہٹنے کی کوشش کی۔ لیکن بے پناہ موٹاپے کی وجہ سے وہ تیزی سے حرکت نہ کر سکا اور ریوالور سیدھا اس کی ناک سے آ ٹکرایا اور وہ بُری طرح چیختا ہوا دھم سے پشت کے بل فرش پر گر گیا۔

اور اس بار سپاہی عمران کو چھوڑ کر اپنے تھانیدار کی طرف بھاگ پڑے شائد اب وہ بھاگ بھاگ کر تھک چکے تھے۔ اور انہیں یقین آگیا تھا کہ اب عمران کے پیچھے مزید بھاگنا فضول ہے

عمران بڑے اطمینان سے آگے بڑھا اور جا کر میز کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی جیسے اُسے اس سارے کھیل میں بے حد لطف آ رہا ہو۔

"اس کو پکڑو — اس کو چھتر مارو — ارے اسے پکڑو" — تھانیدار نے بڑی مشکل سے زمین سے اٹھنے کے بعد چیختے ہوئے تین سپاہیوں نے مِل کر اُسے اٹھایا تھا۔

سپاہیوں نے تیزی سے مڑ کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ شائد یہ سمجھے کہ موقع غنیمت جان کر عمران بھاگ جائے گا اور ان کی جان چھوٹ جائے گی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ عمران تو بڑے مزے سے کرسی پر بیٹھا ان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اب وہ نیم دائرہ بنا کر اس کی طرف بڑھنے لگے۔ جیسے اس بار وہ اُسے ہر صورت میں پکڑ لیں گے۔

تھانیدار بھی اب حیرت بھرے انداز میں عمران کو بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھے دیکھ رہا تھا۔ اس کی وردی گرد سے اٹ چکی تھی اور اس کی حالت واقعی قابلِ دید تھی۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ عمران تک پہنچتے۔ میز پر موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے بڑے اطمینان سے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو — علی امران بول رہا ہوں — تھانہ بھاگ دوڑ سے"۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"تھانہ بھاگ دوڑ — کیا مطلب! — کون بول رہے ہو تم؟ میں ڈی۔ ایس۔ پی جعفری بول رہا ہوں" — دوسری طرف سے حیرت بھری اور تحکمانہ آواز میں جواب دیا گیا۔ سپاہی اس دوران عمران کے کافی قریب آ چکے تھے۔ اور اب ان کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ مچھلا پکڑنے کی کوشش میں ہوں ان کے ہاتھ آگے کی طرف اُٹھے

ہوتے تھے۔

"ڈی۔ ایس۔ پی جعفری ——— ارے تم ——— واہ بھئی واہ ——— آجاؤ یار تم بھی آجاؤ ——— ذرا ورزش ہو جائے گی" ——— عمران نے اونچی آواز میں کہا۔ اور ڈی۔ ایس۔ پی جعفری اور عمران کے بے تکلفانہ انداز کو دیکھتے ہی سپاہی یکلخت ٹھٹھک کر رک گئے جیسے ان کی چابی ختم ہو گئی ہو۔ وہ سب حیرت بھرے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جب کہ تھانیدار ڈی۔ ایس۔ پی کا نام سنتے ہی اپنی طاقت سے کچھ زیادہ ہی مظاہرہ کرتے ہوئے دھم دھم کرتا ہوا عمران کے قریب آیا اور اس نے اس کے ہاتھ سے ریوالور چھیننے کی کوشش کی۔ لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

"ارے علی عمران صاحب آپ! ——— یہ آپ یہاں تھانے کیسے پہنچ گئے" ——— دوسری طرف سے ڈی۔ ایس۔ پی جعفری کی حیرت سے پر آواز سنائی دی۔ لیکن اب تحکمانہ انداز ختم ہو گیا تھا۔

"اس تھانہ بھاگ دوڑ کا ایک سپاہی ہے پھجل خان ——— اوہ سوری! خجل خان ——— یار! ایک تو مجھے نام یاد نہیں رہتے ——— ارے ہاں! نفضل خان ——— وہ مجھے فلیٹ سے پکڑ کر لے آیا ہے کسی چوری کے الزام میں ——— اور اب فضلو۔ خوشیا۔ بختو سب یہاں ورزش کرنے میں مصروف ہیں ——— یار آجاؤ۔ بڑا دلچسپ تماشا ہے ——— گیٹ پر آکر دیکھو کتنا مجمع اکٹھا ہے ——— بالکل مفت ہے یہ تماشا۔ کوئی ٹکٹ نہیں ——— گھبراؤ مت۔ بس آجاؤ" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیسے نام لے رہے ہیں ——— آخر یہ چکر کیا ہے ——؟ آپ کو پکڑ لائے ہیں چوری میں ——— ایس۔ ایچ۔ او کہاں ہے ——؟" جعفری کی آواز میں ہر لمحہ حیرت کا عنصر بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

"ایس۔ ایچ۔ او ——— اس نام کا انگریز تو مجھے یہاں کوئی نظر نہیں آیا ——— البتہ ایک چوہدری نامراد صاحب ہیں جن کے والد کا نام حضرت چھنے خان ہے ——— یعنی چوہدری نامراد چھنے خان کی اولاد" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے تھانیدار کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر موجود لمبی مونچھیں اب خرگوش کی دم کی طرح اس کی ٹھوڑی پر لٹک رہی تھیں۔ اور چہرے پر پسینے کا پورا آبشار بہہ رہا تھا۔

"اوہ! ——— اوہ! اسے رسیور دو ——— پلیز ——— ڈی۔ ایس۔ پی جعفری نے چونک کر کہا اور عمران نے بڑے اطمینان سے رسیور تھانیدار کی طرف بڑھا دیا۔

"سلام سر! ——— یس سر ——— چوہدری رسالت بول رہا ہوں سر تھانہ مشن گیٹ سے سر ———" تھانیدار نے نہ صرف انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا بلکہ اس کے پیر بھی خود بخود اس طرح جڑ گئے تھے جیسے وہ ٹیلیفون پر ہی اپنے افسر کو سیلوٹ مار رہا ہو۔

"چوہدری رسالت! ——— یہ تم نے کیا کیا ——— یہ علی عمران صاحب کیا کر رہے ہیں ——— جانتے ہو یہ کون ہے ——— یہ ڈائریکٹر جنرل ڈیفنس سر رحمان کے لڑکے ہیں ——— اور ان کی اپروچ براہ راست صدر مملکت تک ہے ——— احمق آدمی! ——— تم نے انہیں چوری کے الزام میں پکڑا ہے ——— تمہاری شامت شامت آگئی ہے۔ انہیں

عزت سے بٹھاؤ ۔۔۔ میں خود آرہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے ڈی۔ایس۔پی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔اس کی آواز عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی۔اور تھانیدار کے جسم پر جیسے لرزہ طاری ہو گیا۔اس نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ معاف کر دیں ۔۔۔ صاحب جی معاف کر دیں میں واقعی دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوں صاحب جی ۔۔۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں" ۔۔۔ رسیور رکھتے ہی تھانیدار نے یکلخت دونوں ہاتھ جوڑ کر عمران کی منتیں شروع کر دیں۔اس کی اب تک غرور سے چمکتی ہوئی آنکھیں بجھ گئی تھیں اور چہرہ خوف کی وجہ سے سیاہی مائل ہو گیا تھا۔سپاہیوں نے جب تھانیدار کی یہ حالت دیکھی تو انہوں نے یکلخت پیر جوڑ کر باقاعدہ سیلوٹ کر دیا۔

"واہ ۔۔۔ اسے کہتے ہیں تفتیش ۔۔۔ ارے ہاں! وہ تمہارے مرغے تو بھاگ گئے ۔۔۔ بیٹھ جاؤ بھائی بیٹھ جاؤ ۔۔۔ نجانے یہ بے چاری کرسی تمہارا وزن کیسے سہارتی ہو گی ۔۔۔ بہرحال بیٹھ جاؤ"۔ عمران نے مسکرا کر تھانیدار سے کہا۔

"ج ج ۔۔۔ جناب! پہلے معافی دے دیں ۔۔۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں سر" ۔۔۔ تھانیدار اور زیادہ منتوں پر اتر آیا۔

"کتنے چھوٹے بچے ہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں پوچھا۔

"ج ج ۔۔۔ جی ۔۔۔ جی میرا چھوٹا لڑکا پچیس سال کا ہے ۔۔۔ جناب چھوٹے چھوٹے بچے ہیں" ۔۔۔ تھانیدار نے گڑگڑاتے ہوئے کہا اور

عمران اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"واہ! ۔۔۔ واقعی بہت چھوٹے بچے ہیں ۔۔۔ میرے خیال میں تیسرا تو ابھی پیدا بھی نہیں ہوا ۔۔۔ بہرحال معاف کیا ۔۔۔ اب بیٹھ جاؤ کھڑے کھڑے تھک گئے ہو گے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تھانیدار کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ارے بخشو! ۔۔۔ الو کے پٹھے ۔۔۔ تم یہاں ہماری شکلیں دیکھ رہے ہو ۔۔۔ جاؤ صاحب جی کے لئے چائے وائے لے آؤ ۔۔۔ اور ہاں! اس چائے والے پہلوان کو کہنا کہ اگر دو انگل بالائی نہ ہوئی پیالی میں ۔۔۔ تو حرام خور کی آنتیں باہر نکال دوں گا ۔۔۔ میرا نام چوہدری رسالت خان ہے رسالت خان ۔۔۔ جاؤ اور سنو! ۔۔۔ بیکری سے رس وغیرہ بھی لے آنا ۔۔۔ اور ہاں فضلو! ۔۔۔ تم ادھر آؤ ذرا ۔۔۔ حرام خور! تمہیں کس نے کہا تھا کہ صاحب جی کو جا کر تکلیف دو" ۔۔۔ تھانیدار معافی کا نام سنتے ہی دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔لیکن اب اس کا نزلہ سپاہیوں پر گر رہا تھا۔

"ج ج ۔۔۔ جناب! وہ مدعی نے کہا تھا کہ اس سے تیسرے فلیٹ میں امران صاحب رہتے ہیں" ۔۔۔ فضل خان سپاہی نے بری طرح کانپتے ہوئے کہا۔

"تیسرے فلیٹ میں ۔۔۔ اوہ! وہاں تو تاج دین صاحب رہتے ہیں وہ شاید کسی محکمے میں ملازم ہیں" ۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! ۔۔۔ جی ہاں وہی ۔۔۔ انہوں نے کہا تھا جناب! ۔۔۔ میں خود تھوڑی گیا تھا جناب! ۔۔۔ اور مجھے پتہ تو نہیں تھا جناب کہ

"آپ جناب بڑے بندے ہیں جناب" ——— فضل خان کی حالت واقعی خراب تھی۔ اس کا ابھرا ہوا سینہ اب اس طرح پچک گیا تھا جیسے وہ ٹی۔ بی کی آخری سٹیج کا مریض ہو۔ مونچھیں لٹک رہی تھیں اور اس کا چند لمحے پہلے چمکتا ہوا چہرہ اب بُری طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"کہاں ہے وہ تاج دین صاحب" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"جج ——— جی حوالات میں بیٹھے ——— اوہ نفس نفیس تشریف فرما ہیں جناب" ——— فضل خان نے مؤدبانہ انداز میں گفتگو کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ——— حوالات میں تشریف فرما ہیں ——— آج یہ تشریف فرما کے الفاظ واقعی صحیح موقعہ پر بولے گئے ہیں ——— لیکن تم ابھی تو انہیں مدعی کہہ رہے تھے ——— پھر وہ حوالات میں کیسے تشریف فرما ہو گئے" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اسی لمحے گیٹ سے پولیس جیپ اندر داخل ہوئی اور تھانیدار جو اس دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا ایک بار پھر جھٹکے سے اٹھا لیکن اس بار بھی کرسی اس کے ساتھ ہی چمٹ کر اٹھ گئی۔ اور تھانیدار نے ہاتھ مار کر کرسی نیچے گرائی اور جلدی سے پہلے ٹوپی ٹھیک کی۔ پھر پتلون اونچی کرنے لگا۔ جیپ اب ان کے قریب رک چکی تھی اور پھر اس میں سے ڈی۔ ایس۔ پی جعفری اچھل کر باہر آیا۔ وہ اُدھیڑ عمر آدمی تھا۔ اور دوسرے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا رشتہ دار تھا۔ اس لئے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی معرفت اس سے عمران کی اکثر سلام دعا ہوتی رہتی تھی۔

دوسرے لمحے تھانیدار اور سپاہی نے بیک وقت ڈی۔ ایس۔ پی

کو سیلوٹ مارا۔ جب کہ عمران اسی طرح اطمینان سے اپنی کرسی پر بیٹھا رہا۔

"یہ کیا حالت ہو رہی ہے تمہاری ——— کیا تم کسی سے کشتی کرتے رہے ہو ——— ؟ ڈی۔ ایس۔ پی جعفری نے حیرت سے تھانیدار کی گرد سے اٹی ہوئی وردی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ تھانیدار ظاہر ہے کیا جواب دیتا۔ سر جھکا کر خاموش کھڑا رہا۔ اور ڈی۔ ایس۔ پی سر جھٹکتا ہوا تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"عمران صاحب ——— آئی ایم سوری ——— یہ لوگ آپ کو نہیں جانتے تھے۔ اس لئے ایسا ہو گیا ہے" ——— ڈی۔ ایس۔ پی جعفری نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"یعنی ایسا ہونے کے لئے جاننا ضروری ہے ——— تو کیا اخبار میں اشتہار دینا ہوگا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تھانیدار یہاں اس علاقے میں نئے تعینات ہوئے ہیں آپ کو نہیں جانتے ——— پلیز انہیں معاف کر دیں ——— آئیں میں آپ کو آپ کے فلیٹ تک چھوڑ آؤں ——— اور رسالت خان! ——— تم ہیڈ کوارٹر پہنچو ——— تمہارے خلاف کارروائی ہوگی ——— پہلے بھی تمہاری بہت شکایتیں آ چکی ہیں" ——— ڈی۔ ایس۔ پی نے کہا۔

"اب فلیٹ جا کر کیا کروں گا ——— تمہارے اس اجل خان نے فلیٹ کا دروازہ ہی بند نہیں کرنے دیا ——— اب وہاں کیا پڑا ہوگا۔ بہرحال وہ مدعی بیچارہ حوالات میں تشریف فرما ہے ——— ذرا اُسے تو باہر نکالیں" ——— عمران نے کہا۔

"مدعی اور حوالات میں ——— کیا مطلب!" ——— ؟ ڈی۔ ایس۔ پی

بُری طرح چونک پڑا۔

"نج ـــ نج ـــ جناب! ـــ وہ کہتا تھا کہ مجھے جان کا خطرہ ہے جناب! ـــ اس لئے میں نے اُسے حفاظت کے لئے حوالات میں بٹھا دیا ہے ـــ ارے فضلو! ـــ بھاگ کر جاؤ ـــ مدعی صاحب کو عزت سے لے آؤ" ـــ تھانیدار نے لجاجت بھرے لہجے میں کہا اور فضلو سر ہلاتا ہوا بیرک کی طرف بھاگ پڑا۔

"عجیب بات ہے ـــ اب سب سے محفوظ مقام حوالات ہی رہ گئی ہے ـــ واہ! اس کا مطلب ہے کہ صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم کو خطرہ ہو تو انہیں حوالات میں بٹھا دینا چاہیئے ـــ یہ تو بڑا آسان نسخہ ہے میں آج ہی صدرِ مملکت اور وزیرِ اعظم کو بتاتا ہوں ـــ خوامخواہ اتنی لمبی چوڑی سکیورٹی فورس رکھ کر ملک کے اخراجات میں اضافہ کر رہے ہیں" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے اس فقرے سے تھانیدار کا تو جو حال ہوا سو ہوا، ڈی۔ ایس۔ پی جعفری کا چہرہ بھی زرد پڑ گیا۔

"پلیز عمران صاحب! ـــ پلیز آپ اس بات کو جانے دیں۔ اس اُلو کے پٹھے کا کچھ نہیں بگڑے گا ـــ میں ان تھانوں کا انچارج ہوں میرا مستقبل تباہ ہو جائے گا ـــ میں ریٹائرمنٹ کے قریب ہوں۔ پلیز عمران صاحب" ـــ اب ڈی۔ ایس۔ پی عمران کی منتوں پر اتر آیا۔

"آپ کے چھوٹے بچے کی عمر کتنی ہے" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"میرے چھوٹے بچے کی عمر ـــ کیا مطلب! ـــ میرا چھوٹا بچہ تیس سال کا ہے ـــ کیوں" ـــ؟ ڈی۔ ایس۔ پی عمران کے اس

سوال پر حیرت سے گڑبڑا گیا۔

"ارے پھر تو آپ کے بہت چھوٹے بچے ہوتے ـــ تھانیدار صاحب کا چھوٹا بچہ پچیس سال کا ہے اور ان کے اگر چھوٹے چھوٹے بچے ہو سکتے ہیں تو آپ کے تو بہت چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ـــ چلیئے ٹھیک ہے ـــ میں صدر اور وزیرِ اعظم کو مشورہ نہیں دیتا" ـــ عمران نے اس طرح کہا جیسے واقعی وہ ڈی۔ ایس۔ پی کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر رحم کھا رہا ہو۔

اسی لمحے فضل خان سپاہی ایک ادھیڑ عمر آدمی کو ساتھ لئے بیرک سے نکلا اور ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس ادھیڑ عمر آدمی کی حالت خراب نظر آ رہی تھی اس کا چہرہ سوجا ہوا تھا اور جسم لڑکھڑا رہا تھا۔ لیکن قریب آنے پر عمران نے دیکھا کہ اس کا منہ تازہ دُھلا ہوا تھا اور اُلجھے ہوئے کھچڑی بالوں میں بھی کنگھا دینے کی ناکام کوشش کی گئی تھی۔ اور اب عمران سمجھ گیا کہ تھانیدار کا مدعی کو عزت سے لے آنے کا کیا مطلب تھا۔

"عمران صاحب! ـــ خدا کے لئے مجھ پر رحم کیجئے ـــ یہ بڑے ظالم لوگ ہیں ـــ ایک تو میری اہم سرکاری فائل گم ہو گئی دوسرا انہوں نے مجھے رات سے حوالات میں بند کر رکھا ہے ـــ میں نے رو رو کر ان کی منتیں کی ہیں کہ مجھے چھوڑ دو ـــ میرے چھوٹے چھوٹے بچے تڑپ رہے ہوں گے ـــ لیکن یہ ظالم کہتے تھے کہ پانچ سو روپے دو تو چھوڑیں گے ـــ تنگ آ کر میں نے آپ کا نام لیا کہ انہیں بلا لائیں وہ پانچ سو روپے دیں گے ـــ ساری رات حوالات میں مجھے جوئیں اور مچھر کاٹتے رہے ہیں ـــ جناب! انہوں نے مجھے تھپڑ بھی مارے ہیں۔

کہتے تھے کہ پانچ سو روپے دو۔ ورنہ تم پر چوری کا کیس ڈال دیں گے“ آنے والے اُدھیڑ عمر نے ہچکیاں لے لے کر روتے ہوئے کہا اور تھانیدار اور سپاہی کے ساتھ ساتھ ڈی۔ ایس۔ پی جعفری کی حالت بھی قابلِ دید تھی ان کا رنگ ایسے ہو گیا تھا جیسے ان کے جسموں سے خون کا آخری قطرہ بھی نچوڑ لیا گیا ہو۔

”لیکن یہ تو کہہ رہے تھے کہ تم حوالات میں تشریف فرما ہو ——— بہرحال اطمینان سے بیٹھ جاؤ ——— یہ ڈی۔ ایس۔ پی جعفری ہیں اور مجھے بتاؤ کہ کونسی فائل چوری ہوئی ہے اور کیسے ہوئی ہے چوری“ ——— عمران نے اٹھ کر تاج دین کو تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر اُسے کرسی پر بٹھا لیا۔

”جناب! ——— آپ جانتے ہیں کہ میں بحریہ کے ہیڈکوارٹر میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہوں ——— میرے پاس پرانے لائٹ ہاؤسز کا شعبہ ہے۔ میں ان لائٹ ہاؤسز کے بارے میں ایک فائل پر کام کر رہا تھا کہ اچانک چپڑاسی نے آکر بتایا کہ میرا بچہ سیڑھیوں سے گر گیا ہے ——— میں فوراً اٹھا۔ لیکن چونکہ فائل میں ابھی کام باقی تھا، چنانچہ میں نے فائل ساتھ لے لی تاکہ گھر میں اس پر بقایا کام مکمل کر لوں گا ——— جناب! ——— میں موٹر سائیکل پر گھر جا رہا تھا کہ اچانک ایک کار نے مجھے ڈیوس روڈ پر سائیڈ ماری اور میں موٹر سائیکل سمیت اچھل کر نیچے گر پڑا ——— کار میں سے دو نوجوان تیزی سے نکلے اور انہوں نے موٹر سائیکل کے سٹینڈ میں لگی ہوئی فائل نکالی اور کار میں بیٹھ کر چلے گئے ——— میں اتنا پریشان ہوا کہ مجھے اپنے بچے کا گرنا بھی یاد نہ رہا ——— جناب! سرکاری فائل تھی۔ اور میں اسے دفتر سے گھر تو نہ لا سکتا تھا۔ لیکن میں تو جناب! نیک نیتی سے

صرف کام مکمل کرنے کے لئے اسے گھر لا رہا تھا ——— میں نے سوچا کہ اب چوری کی رپورٹ تھانے میں درج کرا دوں۔ میرے ساتھ تو جو ہونا تھا سو ہو گیا ——— لیکن قانونی کارروائی تو ہونی چاہیئے جناب! ——— چنانچہ میں موٹر سائیکل گھسیٹتا ہوا یہاں تھانے آیا تو ان تھانیدار صاحب نے میری بات سن کر مجھے الٹا چور بنا دیا کہ تم ہی فائل کے چور ہو ——— پھر جناب! انہوں نے میری تلاشی لی ——— میری جیب میں چالیس روپے تھے وہ بھی انہوں نے نکال لئے ——— پھر مجھ سے پانچ سو روپے مانگنے لگے ——— میں ملازم آدمی ہوں۔ مہینے کی آخری تاریخیں ہیں جناب! ——— میں کہاں سے پانچ سو روپے لاتا ——— میرے انکار پر انہوں نے مجھے مارا بھی اور پھر حوالات میں بند کر دیا ——— میں ساری رات ان کی منتیں کرتا رہا ——— لیکن جناب! ——— انہوں نے ایک نہ مانی ——— آخر مجھے آپ کا خیال آیا میں نے اس سپاہی سے کہا کہ وہ آپ کو بلا لائے آپ انہیں پانچ سو روپے دیں گے ——— میں چاہتا تھا جناب! کہ کم از کم آپ مجھے اس مصیبت سے تو نجات دلا دیں گے ——— نجانے میرے بچوں کا کیا حال ہوگا ——— تاج دین نے ہچکیاں لے لیکر روتے ہوئے کہا۔

”ہوں! ——— میں تو سمجھا تھا کہ چوہدری رسالت! کہ تمہیں صرف بکواس کرنے کی عادت ہے ——— لیکن تم تو اس نوکری کے لئے قطعاً نااہل ہو۔ ٹھیک ہے ——— تم اور تمہارے سپاہی سارے اپنے آپ کو فوری طور پر معطل سمجھیں ——— میں ابھی ڈی۔ آئی۔ جی صاحب سے بات کرتا ہوں“ ڈی۔ ایس۔ پی جعفری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ تم بعد میں کرتے رہنا ——— تاج دین صاحب! ——— آپ کے

محکمے کے ڈائریکٹر جنرل کون ہیں" ــــ عمران نے خشک لہجے میں پہلے ڈی۔ ایس۔ پی جعفری سے کہا اور پھر تاج دین سے مخاطب ہو کر نرم لہجے میں پوچھا۔

"ڈائریکٹر جنرل خان آفتاب خان ہیں جناب" ــــ تاج دین نے جواب دیا۔

"آفتاب خان ــــ اوہ اچھا ــــ میں بات کرتا ہوں" ــــ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــ انکوائری پلیز" ــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈائریکٹر جنرل بحریہ ہیڈ کوارٹرز کا نمبر دیں" ــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے آپریٹر نے جلدی سے نمبر بتایا تو عمران نے کریڈل دبا کر آپریٹر کے بتائے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ــ پی اے ٹو ڈائریکٹر جنرل" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"آفتاب صاحب سے بات کراؤ ــــ میں علی عمران بول رہا ہوں" ــــ عمران کا لہجہ خاصا تحکمانہ تھا۔

"کون علی عمران جناب" ــــ پی اے نے چونک کر پوچھا۔

"بات کراؤ نانسنس" ــــ عمران نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر ــ یس سر ــ ہولڈ آن کریں سر" ــــ پی۔ اے شاید عمران کے لہجے سے ہی گھبرا گیا تھا۔

"یس ــ آفتاب سپیکنگ ــ کون صاحب ہیں" ــــ چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں انکل" ــــ عمران نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

آفتاب خان سر رحمان کے خاص دوستوں میں سے تھے اور ان کے آپس میں بڑے قریبی فیملی تعلقات قائم تھے۔ اس لئے آفتاب خان علی عمران کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اب یہ اور بات ہے کہ عمران کسی سے تعلقات رکھنے کا قائل ہی نہ تھا۔

"اوہ! ــ علی عمران بیٹے تم ــ خیریت ہے ــ آج کیسے فون کیا ــ کیسے انکل یاد آ گئے آج تمہیں" ــــ آفتاب خان صاحب کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"انکل! ــ ایک کام ہے آپ سے ــــ میرے ہمسائے میں تاج دین صاحب جو آپ کے دفتر میں شعبہ لائٹ ہاؤسز میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں ہیں ــ خاصے ذمہ دار آدمی ہیں وہ ــ میں اچھی طرح جانتا ہوں انہیں ــ کیوں! ــ کیا ہوا انہیں" ــــ آفتاب صاحب نے جواب دیا۔

"انہیں تو بہت کچھ ہوا ہے اس کی تفصیل تو پھر کبھی بتاؤں گا آپ کو ــ فی الحال یہ بتا دوں کہ وہ قدیم لائٹ ہاؤسز کی آفس فائل لے کر گھر پر اسے مکمل کرنے جا رہے تھے کہ وہ کہیں گر گئی ہے ــ اب وہ بے حد پریشان ہیں ــ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ آپ ان

کے خلاف کوئی ڈیپارٹمنٹل انکوائری وغیرہ نہ کریں ۔۔۔ میں یہ فائل تلاش کر کے دفتر پہنچا دوں گا ۔۔۔ یہ میری ذمہ داری رہی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"قدیم لائٹ ہاؤسز کی فائل ۔۔۔ اوہ اچھا اچھا! ۔۔۔ میں سمجھ گیا ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ ویسے بھی اس کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔ پرانا ریکارڈ ہوگا ۔۔۔ بہرحال انہیں کہہ دیں کہ وہ لیس تھانے میں اس کی گمشدگی کی رپورٹ کرا دیں تاکہ سرکاری کھاتہ پورا ہو جائے ۔۔۔ ویسے اگر وہ فائل نہ بھی ملے تب بھی کوئی حرج نہیں ۔۔۔ اس کی کوئی اہمیت وغیرہ نہیں ہے ۔۔۔ ڈونٹ وری ۔۔۔ اور کچھ" ۔۔۔ آفتاب خان صاحب نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"سرکاری کھاتہ پورا کرنے تو بیچارے گئے تھے ۔۔۔ اور ساری رات حوالات میں تشریف فرما رہے ۔۔۔ بہرحال ٹھیک ہے ۔۔۔ تھینک یو" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تاج دین کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ وہ اب عمران کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے عمران کی بجائے کوئی مافوق الفطرت چیز ان کے سامنے بیٹھی ہو۔ انہیں شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ عمران کے تعلقات ڈائریکٹر جنرل سے ایسے ہوں گے۔

"جعفری صاحب! ۔۔۔ آپ پلیز ان کی فائل کی گمشدگی کی رپورٹ درج کر کے اس کی نقل انہیں دے دیں تاکہ سرکاری کھاتہ پورا ہو جائے۔ میں واپس فلیٹ جا رہا ہوں۔ وہ کھلا پڑا ہے ۔۔۔ اور ہاں! ایک بات میری سن لیں ۔۔۔ یہ دارالحکومت کا علاقہ ہے۔ یہاں سب پڑھے لکھے

اور مہذب لوگ رہتے ہیں ۔۔۔ اس لئے کم از کم اس علاقے میں تو آپ فضول، بخشو۔ خوشیئے اور چوہدری نامراد قسم کا عملہ تعینات نہ کیا کریں" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب! ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ آئندہ ایسی شکایت نہ ہوگی ۔۔۔ میں خود یہ رپٹ درج کر دیتا ہوں" ۔۔۔ ڈی ایس پی جعفری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ تاج دین صاحب! ۔۔۔ نقل لے کر پہلے گھر جائیں اور پھر میرے فلیٹ پر آ جائیں" ۔۔۔ عمران نے تاج دین سے مخاطب ہو کر کہا اور ان کے سر ہلانے پر عمران نے ڈی ایس پی جعفری سے مصافحہ کیا اور پھر بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

جدید طرز کی بالکل نئی لانچ خاصی تیز رفتاری سے کھلے سمندر میں اڑی جا رہی تھی۔ لانچ پر مچھلیاں پکڑنے والی ایک سرکاری کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا لانچ میں اس وقت ڈرائیور کے علاوہ دو نوجوان بیٹھے ہوئے تھے ان کے جسموں پر عام سا لباس تھا۔

"فائل تو بڑے آرام سے مل گئی —— ورنہ اس دفتر سے تو اس کا نکالنا مشکل ہو جاتا" —— ایک نوجوان نے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ضرورت تھی اتنی دردسری کی —— تم نے دیکھا میری ترکیب کیسی کامیاب رہی —— صرف چپڑاسی کو دس روپے دینے پڑے اور کام ہو گیا" —— دوسرے نوجوان نے مسکرا کر جواب دیا۔

"لیکن اس میں یہ بھی تو ہو سکتا تھا مارٹی! —— کہ وہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے سامنے یہ فائل نہ ہوتی —— یا وہ اسے اٹھائے بغیر باہر آ جاتا تو پھر ——" پہلے نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس فیلڈ میں ابھی نئے ہو ٹونی! —— تھوڑی سی ذہانت سے کام لیا جائے تو سب کچھ ممکن ہو جاتا ہے —— میں نے اتنا کیا کہ ایک روز پہلے چیف سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے اس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو فون کر دیا کہ وہ فائل نکالو اور اس میں موجود تمام لائٹ ہاؤسز کی جغرافیکل رپورٹ تیار کر کے فوراً مجھے پہنچاؤ —— اس طرح وہ فائل بھی پرانے ریکارڈ روم سے نکل آئی —— ورنہ تو اس کی تلاش ہی مشکل ہو جاتی —— اور رپورٹ چونکہ خاصی طویل ہونی تھی اس لئے جب چپڑاسی نے اس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کے بچے کے زخمی ہونے کی اطلاع دی تو نفسیاتی طور پر یہ لازمی تھا کہ وہ فوراً گھر پہنچتا اور ساتھ ہی فائل بھی لے جاتا —— اور تم نے دیکھا کہ میرا اندازہ سو فیصد درست رہا" —— مارٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے نوجوان ٹونی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب وہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کیا کرے گا" —— ؟ ٹونی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"کرنا کیا ہے —— تھانے میں رپورٹ درج کرا کر بیٹھ جائے گا۔ یہ فائل دفتر کے بھی کسی کام کی نہیں ہے —— اور نہ ہی اس کی کوئی سرکاری اہمیت ہے اس لئے معاملہ ختم ہو جائے گا" —— مارٹی نے جواب دیا۔

"اگر اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے تو پھر ڈکسن کو اس کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے" —— ؟ ٹونی نے پوچھا۔

"یار! —— تم نے سارا انٹرویو آج ہی کرنا ہے —— کچھ کل کے لئے

بھی رکھ دو" ---- مارٹی نے کہا اور ٹونی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"واقعی میں خوامخواہ اس معاملے میں دلچسپی ہو رہا ہوں ---- ہو گی کوئی ضرورت ڈکسن کو" ---- ٹونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ ڈکسن کسی قدیم لائٹ ہاؤس کو اڈا بنانا چاہتا ہے۔ تمہیں معلوم تو ہو گا کہ قدیم لائٹ ہاؤسز میں تہہ خانے بھی ہوا کرتے تھے۔ اب لائٹ ہاؤسز بے کار پڑے ہوتے ہیں ---- لیکن یہ ہیں بڑے محفوظ اڈے" ---- مارٹی نے کہا۔

"ہاں! ---- واقعی ایسا ہی ہو گا ---- ویسے اگر واقعی آئیڈیا یہی ہے تو آئیڈیا بہر حال اچھا ہے ---- مال چھپانے کے لئے ان سے محفوظ جگہ اور کوئی نہیں ہو سکتی" ---- ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور مارٹی مسکرا کر رہ گیا۔

لانچ کا رخ اب ایک جزیرے کی طرف ہو گیا تھا جس کے آثار اب نظر آنے لگ گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد لانچ اس جزیرے کے قریب پہنچ کر رک گئی اور مارٹی اور ٹونی دونوں اٹھ کر آگے بڑھے اور پھر لانچ سے اتر کر جزیرے کی چٹانوں پر آ گئے۔ لانچ وہیں رک گئی تھی۔

وہ دونوں چٹانیں پھلانگتے ہوئے جزیرے کے اوپر پہنچے ہی تھے کہ یکلخت ایک چٹان کے پیچھے سے ایک مسلح آدمی نکل کر سامنے آ گیا اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"خبردار! ---- رک جاؤ" ---- اس مسلح آدمی نے مشین گن کی نال ان دونوں کی طرف اٹھاتے ہوئے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"زیرو ون" ---- دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"او کے جاؤ ---- باس تمہارا منتظر ہے" ---- اس مسلح شخص نے مشین گن نیچے کرتے ہوئے مسکرا کر کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

جزیرہ بظاہر بالکل ویران نظر آ رہا تھا۔ لیکن دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے گئے اور پھر کچھ دور جانے کے بعد درختوں کے درمیان لکڑی کا بنا ہوا ایک ہٹ نظر آنے لگا۔ لیکن اس کی حالت بے حد خستہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی قدیم زمانے میں اسے بنایا گیا تھا اور پھر استعمال نہ ہونے اور موسمی حالات کی وجہ سے یہ شکست و ریخت کا شکار ہو گیا ہو۔

ہٹ کے قریب پہنچ کر وہ دونوں رک گئے۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور پھر ان کے سامنے ایک چٹان اوپر کو اٹھتی گئی جیسے صندوق کا ڈھکن کھلتا ہے۔ ایک تنگ سا راستہ نیچے جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دونوں اس راستے پر آگے بڑھے تو ایک ایسے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ مصنوعی نہ تھا بلکہ کوئی بڑی اور کھلی غار تھی۔ کیونکہ اس کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ قدرتی ہے۔

اس کمرے میں ایک پیٹرومکس لیمپ جل رہا تھا۔ دیواروں کے ساتھ ساتھ لکڑی کے بڑے بڑے کریٹ رکھے ہوئے تھے۔ درمیان میں ایک میز اور اس کے گرد چار کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک کرسی پر ایک لمبے قد لیکن بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ غیر ملکی تھا۔ اس کے چہرے پر سفاکی اور عیاری کے تاثرات خاصے نمایاں تھے۔

"آؤ ---- کیا ہوا ---- فائل مل گئی" ---- ؟ غیر ملکی نے ان دونوں

کے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"ہاں باس بس ۔۔۔ مل گئی ۔ یہ لیجئے" ۔۔۔ مارٹی نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک فائل نکال کر اس آدمی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ گڈ ! ۔۔۔ بیٹھو" ۔۔۔ غیر ملکی باس نے مسکراتے ہوئے کہا اور فائل لے کر انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے ۔ باس نے سرسری انداز میں فائل دیکھی اور پھر اسے میز پر رکھ دیا۔

"کیسے ملی ۔۔۔ کوئی پرابلم" ۔۔۔ ؟ باس نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں باس ! ۔۔۔ کیا پرابلم ہونا تھی ۔ بس تھوڑی سی عقل استعمال کی اور فائل مل گئی" ۔۔۔ مارٹی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ باس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا اور مارٹی نے شروع سے لے کر آخر تک تفصیل بتا دی۔

"وہ کار کس کی تھی ۔۔۔ اور تم نے اسے کہاں چھوڑا ہے" ۔۔۔ ؟ باس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ہم نے ایک پبلک پارکنگ سے چوری کی تھی اور پھر ہم نے اسے مارٹن روڈ کے تیسرے چوراہے پر چھوڑ دیا ۔۔۔ وہاں سے پیدل چل کر ہم مین مارکیٹ میں داخل ہوئے اور وہاں سے ٹیکسی پکڑ کر یہاں گھاٹ پر آگئے" ۔۔۔ مارٹی نے جواب دیا۔

"ویری گڈ مارٹی ! ۔۔۔ تم تو واقعی ذہین آدمی ہو ۔۔۔ مجھے تم سے اس قدر ذہانت کی امید نہ تھی ۔۔۔ لیکن اس کیس میں تمام احتیاطیں

استعمال کر کے تم نے واقعی اپنی صلاحیتیں ظاہر کر دی ہیں ۔۔۔ میں چیف باس سے تمہاری سفارش کر دوں گا" ۔۔۔ غیر ملکی باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس ! ۔۔۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے" ۔۔۔ ؟ مارٹی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بس ٹھیک ہے ۔۔۔ تم شہر میں اپنے اڈے پر واپس چلے جاؤ۔ اس کیس کا معاوضہ تم تک خود بخود پہنچ جائے گا" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"شکریہ" ۔۔۔ مارٹی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا ۔ ٹونی بھی جو خاموش بیٹھا ہوا تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اور باس کے سر ہلانے پر وہ دونوں واپس مڑے اور اسی راستے کی طرف بڑھ گئے ۔ جب ان کے قدموں کی آواز معدوم ہو گئی تو تھوڑی دیر بعد ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اور سیٹی کی آواز سنتے ہی غیر ملکی نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کم فاصلے کا لیکن جدید ترین ٹرانسمیٹر تھا ۔ اس نے اس کی سائیڈ کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ ڈکسن کالنگ جیگر ۔ اوور" ۔۔۔ غیر ملکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ! ۔۔۔ جیگر اٹنڈنگ ۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے آواز ابھری۔

"جیگر ! ۔۔۔ مارٹی اور ٹونی واپس آ رہے ہیں ۔۔۔ انہیں گولی مار کر ان کی لاشیں سمندر کے اس حصے میں ڈبو دو جہاں شارک مچھلیوں کی کثرت ہے ۔ اوور" ۔۔۔ ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ اوور" ___ دوسری طرف سے جیگر نے بغیر کسی حیرت کا اظہار کئے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ کام مکمل کر کے میرے پاس آؤ ___ اوور اینڈ آل" ___ ڈکسن نے کہا اور ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے ایک طرف رکھا اور پھر میز پر پڑی ہوئی فائل اٹھا کر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

دس منٹ بعد وہی آدمی جو مارٹی اور ٹونی کو جزیرے پر چڑھتے ہوئے ملا تھا اور جس نے ان سے کوڈ پوچھا تھا، کاندھے سے مشین گن لٹکائے اندر داخل ہوا۔ ڈکسن نے اس کے قدموں کی آواز سن کر چونک کر سر اٹھایا۔

"تم آگئے جیگر ___ کام ہو گیا" ___ ؟ ڈکسن نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"یس سر ___ اب تک تو مچھلیاں ان کی ہڈیاں بھی چبا چکی ہوں گی"۔ جیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈکسن کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کوئی پرابلم" ___ ؟ ڈکسن نے پوچھا۔

"نو سر ___ پرابلم کیسی۔ بس مشین گن کا ٹریگر دبانا پڑا اور دونوں ٹمیں ہو گئے" ___ جیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹمیں ہو گئے ___ کیا مطلب" ___ ؟ ڈکسن نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"اوہ سر ___ ہماری مقامی زبان میں ہلاک ہو جانے کو ٹمیں ہو جانا بولتے ہیں" ___ جیگر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ___ اچھا لفظ ہے ___ اس میں صوتی تاثر بھی ہے ___ بہرحال یہ فائل میں دیکھ رہا ہوں۔ اس میں ایک لائٹ ہاؤس کا سپاٹ

مجھے پسند آیا ہے" ___ ڈکسن نے فائل کا صفحہ کھول کر جیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک سر" ___ جیگر نے فائل لیتے ہوئے چونک کر کہا۔

"ہاں ___ فی الحال ایک ___ بہت بڑی کھیپ آنے والی ہے جس میں انتہائی حساس قسم کا اسلحہ ہے ___ اور تم جانتے ہو کہ ایسے اسلحہ کی ڈیلیوری کے وقت ہمیں بے حد محتاط رہنا پڑتا ہے ___ یہ لائٹ ہاؤس جسے فائل میں ٹاپ ہل لائٹ ہاؤس کہا گیا ہے۔ ساحل کے ویران علاقے سے قریب بھی ہے ___ بے حد خستہ بھی ہے اور میرے خیال میں ٹاپ ہل سب سے قدیم بھی ہے ___ اس کے علاوہ اس کے نیچے بہت بڑا تہہ خانہ ہے جس کا ایک خفیہ راستہ ہے ___ اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس خفیہ راستے کا دہانہ ساحل سے کافی دور ایک کھاڑی میں جا نکلتا ہے ___ اس طرح لانچ اس کھاڑی میں آسانی سے آ جا سکتی ہے ___ یہ سپاٹ ہمارے لئے ہر لحاظ سے بہترین رہے گا" ___ ڈکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بالکل باس ___ آپ کا خیال سو فیصد درست ہے" ___ جیگر نے فائل پڑھتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ___ پھر تم ایسا کرو کہ کچھ آدمیوں کو ساتھ لے کر وہاں جاؤ۔ اور وہاں اچھی طرح صفائی کراؤ ___ اور مکمل طور پر ہر چیز کا جائزہ بھی لے لو ___ مال دو روز بعد پہنچنے والا ہے ___ میں اس دوران دارالحکومت جا کر ڈیلیوری لینے والی پارٹی سے گفت و شنید مکمل کر لوں"۔ ڈکسن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! —— آپ کی واپسی آج ہو جائے گی" —— ؟ جیگر نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"دیکھو —— یہ تو حالات پر منحصر ہے —— اگر میں جلد فارغ ہو گیا تو آج ہی آجاؤں گا۔ ورنہ کل —— میں نے بہت سے انتظامات کر لیے ہیں" —— ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! —— آپ بے فکر رہیں —— سب کام اوکے ہو جائے گا" —— جیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور ڈکسن سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہی لانچ جو مارٹی اور ٹونی کو لے کر آئی تھی ڈکسن کو لئے واپس گھاٹ کی طرف اڑتی چلی جا رہی تھی۔

ابھی لانچ سمندر میں ہی تھی کہ یکلخت ڈکسن کے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی سے ایک راڈ نے باہر نکل کر اس کی کلائی پر ضربیں لگانا شروع کر دیں۔

"مارٹن" —— ڈکسن نے لانچ ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" —— لانچ ڈرائیور نے تیزی سے مڑ کر پوچھا۔

"لانچ روک دو —— ٹرانسمیٹر کال آئی ہے —— نیچے سے ٹرانسمیٹر اٹھا لاؤ" —— ڈکسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" —— مارٹن نے جواب دیا اور اس نے لانچ کا انجن بند کر کے سٹیرنگ لاک کر دیا اور خود تیزی سے لانچ کے نچلے حصے کی طرف جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ نچلے حصے میں جدید قسم کا کیبن بنا ہوا تھا۔

ڈکسن نے رسٹ واچ کا ونڈ بٹن ایک بار کھینچ کر اسے دبایا تو اس کی کلائی پر ضربیں لگانے والی راڈ گھڑی کے اندر غائب ہو گئی چند لمحوں بعد مارٹن ایک ٹرانسمیٹر اٹھائے سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا۔ ٹرانسمیٹر پر لگا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ اس نے مؤدبانہ انداز میں ٹرانسمیٹر ڈکسن کے سامنے رکھ دیا اور خود دوبارہ سٹیرنگ کی طرف بڑھ گیا۔ لانچ اب کھلے سمندر میں رکی ہوئی تھی اور لہروں کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ ہچکولے لے رہی تھی۔

ڈکسن نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن پریس کیا تو ٹرانسمیٹر سے پہلے سیٹی کی آواز نکلی اور ایک لمحے بعد سیٹی کی آواز مدھم پڑ گئی اور اس کی جگہ عجیب سا شور سنائی دینے لگا جیسے سمندر کی بپھری ہوئی موجیں ساحل سے سر پٹخ رہی ہوں۔ لیکن یہ شور بھی چند لمحوں بعد ختم ہو گیا اور پھر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو —— ہیلو —— اے اے کالنگ۔ اوور" —— بولنے والے کا لہجہ خاصا تحکمانہ تھا۔

"یس —— ڈی اٹنڈنگ۔ اوور" —— جواب میں ڈکسن کا لہجہ بھی خاصا سخت تھا۔

"مسٹر ڈی! —— کیا پوزیشن ہے بزنس کی۔ اوور" —— ؟ اے اے نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"پوزیشن ٹھیک جا رہی ہے —— ہمارے مال کی نہ صرف کھپت اچھی ہے —— بلکہ اب تو روز بروز ڈیمانڈ بھی بڑھ رہی ہے۔ خاص طور پر اے۔ اے مارکہ گولی تو سب سے آگے جا رہی ہے۔ اوور" —— ڈکسن

نے جواب دیا۔
"گڈ ۔۔۔ تو پھر آپ کوئی بڑا آرڈر دینے کی پوزیشن میں آ گئے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ اے ایس نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ابھی تو آپ وہی آرڈر منگائیں۔ اس کے بعد کسی بڑے آرڈر کے متعلق سوچوں گا ۔۔۔ مارکیٹ میں کمپیٹیشن خاصا جا رہا ہے۔ اوور" ۔۔۔ ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"وہ آرڈر تو بہت معمولی سا ہے ۔۔۔ اتنی زنگ منڈی میں اس آرڈر سے کیا ہو گا ۔۔۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنے ماہرین منڈی میں مزید کھپت کا سروے کرنے کے لئے بھیجوں۔ اوور" ۔۔۔ اے ایس نے کہا۔
"اوہ نہیں! ۔۔۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہنگامی کام کرنے کی بجائے پائیدار طریقے سے کام کرنے کا عادی ہوں ۔۔۔ دھاگے کی مارکیٹ تو مستحکم ہو گئی ہے۔ اب نلکی کی بھی اچھی جا رہی ہے اس کے بعد میں ریڈی میڈ کپڑے کی مارکیٹ کا جائزہ لونگا تاکہ کام اطمینان سے ہوتا رہے اوور" ۔۔۔ ڈکسن نے جواب دیا۔
"اوکے ۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی ۔۔۔ آپ اچھے ڈیلر ہیں اس لئے ہمیں آپ کا خیال کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ ہمارے مال کی خریداری ہیں اور پارٹیاں بھی دلچسپی لے رہی ہیں۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ ہماری کاروباری ساکھ ہی ایسی ہے کہ ہم تو کسی معقول وجہ کے بغیر کسی ڈیلر کا مال نہیں روکتے۔ اوور" دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔
"یہاں سٹوریج کا بڑا پرابلم تھا۔ محفوظ سٹور دستیاب نہ ہو رہے تھے۔ جو تھے ان میں مال خراب ہو جانے کا ڈر رہتا تھا اس لئے میں گذشتہ ایک

...ے اس مشن پر تھا کہ اچھے سٹورز دستیاب ہو سکیں تاکہ ہم بڑا آرڈر دے کر ...عرصے کے لئے مال سٹاک بھی کر سکیں ۔۔۔ اب ایسے مواقع پیدا ہو گئے ...ں کہ ہمیں اچھے سٹورز دستیاب ہو جائیں۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ جلد ...پ کو سب آئیٹم کا بڑا آرڈر دوں گا۔ فی الحال آپ میرا آرڈر بھجوا دیں۔ ...ر" ۔۔۔ ڈکسن نے جواب دیا۔
"اس کی شپمنٹ تو شاید اب تک ہو بھی چکی ہو گی۔ اوور" ۔۔۔ دوسری ...ف سے کہا گیا۔
"اوکے ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اوور" ۔۔۔ ڈکسن نے جواب دیا۔
"گڈ لک فار گڈ بزنس ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے ...کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ شور کی آواز سنائی دی ادھر ...بیٹھی۔ اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ ڈکسن نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ...ریسنگ کے قریب کھڑا ہوا مارٹن تیزی سے آگے بڑھا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر دوبارہ نچلے حصے کی طرف بڑھ گیا۔
ڈکسن اپنی جگہ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ مارٹن واپس آیا اور اس نے ...نچ سٹارٹ کی اور تیزی سے اسے آگے بڑھانے لگا۔

عمران نے کار کیفے جالسن کے سامنے روکی اور پھر نیچے اُتر آیا۔ اس وقت وہ سادہ سے لباس میں تھا۔ کار لاک کر کے وہ قدم بڑھاتا کیفے کے اندر داخل ہو گیا۔ ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کے پیچھے ایک نوجوان لڑکا کھڑا تھا جو کاؤنٹر پر رکھے کسی رجسٹر پر جھکا ہوا تھا۔ کیفے میں اس وقت رش تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا۔ اکا دکا میزوں پر لوگ موجود تھے۔

عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے قدموں کی آواز سن کر کاؤنٹر والے نے سر اٹھایا۔

"یس سر" ——— عمران کو قریب دیکھ کر کاؤنٹر والے نے کاروباری انداز میں پوچھا۔

میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ کیفے نوبہار والے کوئی لوک میلہ منا رہے ہیں ——— لیکن یہاں تو مجھے نہ میلہ نظر آ رہا ہے اور نہ لوک" ——— عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— وہ پروگرام ہم نے لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ختم کر دیا ہے جناب! ——— آج کے اخبار میں اس کا اعلان بھی کیفے کی طرف سے شائع کر دیا گیا ہے ——— شاید آپ کی نظروں سے نہیں گذرا" ——— کاؤنٹر والے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ میلہ کس قسم کا تھا" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔ اس کی نظریں کاؤنٹر پر کھلے ہوئے رجسٹر پر دوڑ رہی تھیں جس پر شاید آمدنی اور خرچ کا حساب کتاب درج تھا۔

"اوہ سر! ——— کیفے کے مالک جالسن صاحب نے سوچا تھا کہ ایسے میلے سے کیفے کی پبلسٹی ہو گی ——— کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ کیفے کا کاروبار مندا جا رہا ہے ——— لیکن وہ پبلسٹی کیا ہونی تھی۔ اُلٹا انتظامات پر جو اخراجات ہوئے۔ وہ بھی نقصان میں گئے ——— میں اسی کا حساب بنا رہا تھا" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن میں نے سنا تھا کہ اس لوک میلے میں نشانہ بازی کا بھی سٹال لگایا جانا تھا جس میں انتہائی جدید قسم کے اسلحے سے نشانہ بازی ہونی تھی۔ یہ اسلحہ کس نے سپلائی کرنا تھا" ——— ؟ عمران نے کہا۔

"اوہ! ——— آپ شاید کسی سرکاری محکمے سے آئے ہیں ——— مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے ——— اگر آپ چاہیں تو جالسن صاحب سے مل سکتے ہیں وہ اوپر دفتر میں موجود ہیں ——— میں انہیں فون کر دیتا ہوں" ——— کاؤنٹر والے نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے کر دو فون ——— انہیں بتاؤ کہ اگر انہیں جدید ترین اسلحے کے سلسلے میں کوئی مشکل درپیش ہے تو میں ان کی مدد کر سکتا ہوں ——— میرے پاس نہ صرف جدید ترین اسلحہ موجود ہے بلکہ حکومت کی طرف سے اس کے استعمال کا لائسنس بھی موجود ہے ——— میرا نام افضل ہے"۔ عمران نے مسکرا کر کہا اور کاؤنٹر بوائے نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر کے اس نے عمران کی بتائی ہوئی بات دوہرا دی۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کچھ سن کر اس لڑکے نے رسیور رکھ دیا۔

"باس آپ سے ملنا چاہتا ہے ——— آپ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر چلے جائیں۔ سامنے ہی ان کا دفتر ہے" ——— کاؤنٹر بوائے نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہمسائے تاج دین نے نہ صرف اسے اس فائل کی تفصیلات بتائی تھیں جو اس سے چھین لی گئی تھی بلکہ یہ بھی بتایا تھا کہ چپڑاسی کی اطلاع بھی غلط تھی۔ اس کے لڑکے کو کوئی چوٹ نہ لگی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کار کا نمبر۔ ماڈل اور رنگ بھی عمران کو بتا دیا تھا جس نے اس کے موٹر سائیکل کو ٹکر ماری تھی اور جس سے دو نوجوان اتر کر اس کی موٹر سائیکل کے شینڈ پر موجود فائل لے اڑے تھے۔ عمران نے اس کار کی تلاش کا کام ٹائیگر کے ذمہ لگا دیا تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹائیگر نے اطلاع دی تھی کہ وہ کار ٹریس کر لی گئی ہے۔ وہ کیمنے جالسن کے مالک جالسن کی ہے جسے پبلک پارک سے چوری کیا گیا تھا۔ جالسن نے اس کی چوری

کی باقاعدہ پولیس میں رپورٹ درج کرائی تھی۔ ساتھ ہی ٹائیگر نے یہ اطلاع بھی دی تھی کہ پولیس کو اس کار میں سے ایک اخبار ملا ہے جس میں کیمنے جالسن کی طرف سے ایک لوک میلے کا اشتہار دیا گیا تھا اور اس اشتہار میں جدید ترین اسلحے سے شوٹنگ کے سٹال والے حصے کو سرخ پنسل سے باقاعدہ مارک کیا گیا تھا۔ اس اطلاع پر عمران نے خود جالسن سے ملنے کا پروگرام بنایا تھا۔ کیونکہ اسے ایسی اطلاعات کافی عرصے سے مل رہی تھیں کہ ملک میں جدید اسلحہ کافی مقدار میں خفیہ طور پر پھیلایا جا رہا ہے سپرنٹنڈنٹ فیاض اس کیس پر کام کر رہا تھا اور اس نے چھوٹے اڈے بھی پکڑے تھے۔ لیکن کوئی بڑا گرگا ہاتھ نہ آیا تھا۔ چونکہ یہ کیس سیکرٹ سروس کا نہ تھا اس لئے عمران نے اس میں زیادہ دلچسپی نہ لی تھی۔ لیکن اب تاج دین نے فائل کے مندرجات بتلائے تھے تو عمران کے ذہن میں خیال آیا تھا کہ شاید پرانے لائٹ ہاؤسز کو کوئی مجرم اپنے مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ مقصد سمگلنگ ہی ہو سکتا تھا۔ اب فیصلہ یہ کرنا تھا کہ کس قسم کی سمگلنگ۔ منشیات کی۔ غیر ملکی سامان کی ——— لیکن کار سے ملنے والے اخبار میں جدید اسلحہ سے شوٹنگ کو مارک کرنے سے اس کا ذہن فوراً اسلحے کی طرف گیا تھا کہ شاید کوئی پارٹی اسلحے کی سمگلنگ اور سٹوریج کے لئے لائٹ ہاؤسز کو استعمال کرنا چاہتی ہے۔

پاکیشیا کا ساحل سمندر چونکہ بے حد وسیع تھا اور وہاں بے شمار چھوٹے بڑے قدیم اور متروک لائٹ ہاؤسز موجود تھے اس لئے اس کے لئے عملی طور پر یہ ممکن نہ تھا کہ وہ ہر لائٹ ہاؤس کی نگرانی کرے۔ اس لئے وہ کسی ایسے کلیو کی بات جاننا چاہتا تھا۔ جس سے وہ اس فائل کے باقاعدہ

منصوبہ بندی سے اٹھانے کا مقصد سمجھ سکے۔

ٹائیگر نے اُسے بتایا تھا کہ کیفے جالسن کا مالک جالسن سیدھا سادا سا آدمی ہے اور اب تک کسی غلط دھندے میں اس کے ملوث ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ لیکن عمران چاہتا تھا کہ وہ خود اس سے مل کر اس بات کا فیصلہ کرے کہ کیا واقعی جالسن بے ضرر آدمی ہے یا پھر وہ صرف ایسا ظاہر کرتا ہے۔

سیڑھیاں چڑھ کر عمران دفتر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ دروازہ بند تھا اس لئے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم اِن" ــــ اندر سے ایک سپاٹ سی آواز سنائی دی۔ اور عمران نے دروازے کو دھکا دیا۔ وہ اندر سے بند نہ تھا اس لئے آسانی سے کھل گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک عام اور سادہ سا دفتر تھا جس کا فرنیچر خاصا پرانا تھا۔ میز کے پیچھے ایک لمبے قد کا آدمی موجود تھا جس کا چہرہ بالکل عام کاروباری آدمی جیسا تھا۔ اس کے جسم پر لباس بھی عام اور سادہ تھا جب کہ دفتر کی حالت سے ہی پتہ چل رہا تھا کہ دفتر کے مالک کی معاشی حالت خاصی کمزور ہے۔

"میرا نام افضل ہے" ــــ عمران نے آگے بڑھ کر اس لمبے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تشریف رکھیں ــ مجھے جالسن کہتے ہیں ــ کاؤنٹر بوائے بتا رہا تھا کہ آپ جدید اسلحے کے شوٹنگ سٹال کے سلسلے میں آئے ہیں ــ دراصل میرا کیفے بزنس کچھ زیادہ اچھا نہیں جا رہا تھا۔ اس لئے میں نے پبلسٹی لینے کے لئے ساحل سمندر پر ایک لوک میلہ کا پروگرام سوچا۔ کیونکہ

میں نے دیکھا ہے کہ یہاں کے لوگ ایسے میلوں میں بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں ــ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو کچھ دھندہ بھی ہو جائے گا اور میرے کیفے کی پبلسٹی بھی بھرپور انداز میں ہو گی ــ لیکن میرا آئیڈیا سراسر غلط نکلا اور مجھے پہلے ہی دن شدید نقصان اٹھا کر یہ پروگرام ختم کرنا پڑا" ــ جالسن نے تیزی سے بولنا شروع کیا۔ اس کی زبان رکنے میں ہی نہ آ رہی تھی۔

"آپ نے اپنے میلے میں جدید اسلحے سے شوٹنگ کا سٹال بھی رکھا تھا ــ کیا اس کے لئے آپ نے حکومت سے باقاعدہ اجازت لی تھی" ــ؟ عمران نے پوچھا۔

"ارے نہیں جناب! ــ یہاں ڈی لکس بار ہے اس کا مالک تھرنی ہے ــ اس نے مجھے اس کا مشورہ دیا تھا اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ اسلحہ وہ خود سپلائی کرے گا ــ اس کا کہنا تھا کہ اس کے پاس جدید ترین اسلحہ بھی ہے اور اس کا باقاعدہ لائسنس بھی ــ لیکن جناب! اس سٹال کی نوبت ہی نہ آئی" ــ جالسن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کی کار چوری ہوئی تھی پچھلے دنوں" ــ عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں! ــ یہاں قریب ہی پبلک پارک ہے ــ میں کار وہیں کھڑی کرتا ہوں۔ وہ چوری ہو گئی۔ لیکن شکر ہے کہ وہ بعد میں مل گئی" ــ جالسن نے جواب دیا۔

"آپ کی کار میں کوئی اخبار وغیرہ بھی تھا جس میں لوک میلے کا اشتہار چھپا ہوا ہو" ــ؟ عمران نے پوچھا۔

"میری کار میں! ——— نہیں جناب! ——— میں تو اخبار بھی کیفے میں ہی پڑھ لیتا ہوں۔ ساتھ تو کبھی نہیں لے گیا ——— لیکن آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کا تعلق کس محکمے سے ہے" ——— جانسن کو شاید پہلی بار خیال آیا تھا کہ وہ عمران کا تعارف تو پتہ کرے۔

"میرا کسی محکمے سے کوئی تعلق نہیں ہے ——— میں تو صرف شوٹنگ میں دلچسپی لے رہا تھا ——— اچھا اجازت" ——— عمران نے کہا اور پھر بغیر جانسن سے مصافحہ کئے وہ تیزی سے مڑا اور دفتر سے نکل کر سیڑھیاں اترتا ہوا کیفے ہال سے ہوتا ہوا باہر آ کر اپنی کار کی طرف بڑھنے لگا۔ اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ جانسن کے متعلق ٹائیگر کی رپورٹ درست تھی۔ جانسن کا کسی غلط کام میں ملوث ہونے کے کوئی آثار نظر نہ آ رہے تھے بلکہ وہ بیچارہ تو معاشی جنگ میں مصروف تھا۔ لیکن اس سے ملنے کا ایک فائدہ ہو گیا تھا کہ اُسے ڈرنی کے بارے میں ٹپ مل گئی تھی اور ڈرنی کے متعلق اُسے صرف اتنا معلوم تھا کہ وہ سمگلنگ کے دھندے میں ملوث ہے۔ لیکن اس نے اس میں دلچسپی نہ لی تھی۔ کیونکہ یہ اس کی لائن کا کام نہ تھا۔ لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ لگے ہاتھوں اس ڈرنی سے بھی ملاقات کر لے۔

چنانچہ وہ کار چلاتا ہوا ڈی لکس بار کی طرف بڑھنے لگا۔ ڈیلکس بار خاصے فاصلے پر تھا۔ اس لئے وہاں تک پہنچنے میں اُسے خاصا وقت لگتا تھا۔ لیکن عمران چونکہ آجکل بالکل فارغ تھا اس لئے وہ اس چکر میں بطور شغل دلچسپی لے رہا تھا۔

اچانک عمران کو خیال آ گیا کہ ٹائیگر زیرِ زمین دنیا میں باقاعدہ کام کرتا

تھا اس لئے اُسے لازماً ڈرنی کے متعلق ضرور معلومات حاصل ہوں گی چنانچہ اس نے کار میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— عمران کالنگ۔ اوور" ——— عمران نے بار بار دوہرانا شروع کر دیا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ سر۔ اوور" ——— تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اتنی دیر بعد کال کیوں ریسو کی ہے۔ اوور" ——— عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"میں بار ہال میں بیٹھا ہوا تھا جناب! ——— وہاں سے اٹھ کر مجھے باتھ روم میں آنا پڑا ہے۔ اس لئے دیر ہو گئی ہے سر ——— ویری سوری سر۔ اوور" ——— ٹائیگر نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کونسے بار ہال کی بات کر رہے ہو۔ اوور" ——— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تھرڈ ورلڈ بار سر۔ اوور" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا! ——— یہ بتاؤ کہ ڈی لکس بار کے مالک ڈرنی کے متعلق تمہارے پاس کیا اطلاعات ہیں۔ اوور" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"ڈرنی کے بارے میں ——— وہ بڑا عیار۔ مکار اور چالاک آدمی ہے ——— بظاہر تو وہ صرف جوا وغیرہ کھلاتا رہتا ہے ——— لیکن ایسی اطلاعات بھی زیرِ زمین گردش کرتی رہتی ہیں کہ وہ اسلحے کی سمگلنگ میں بھی ملوث ہے ——— لیکن آج تک کوئی حتمی بات سامنے نہیں آئی۔

اوور" ــــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ہوں! ــــ تمہارا اس سے تعارف ہے۔ اوور" ــــــ عمران نے پوچھا۔

"یس سر! ــــ بڑی اچھی طرح جناب۔ اوور" ــــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے! ــــ تم ڈی لکس بار آجاؤ۔ میں وہیں جا رہا ہوں ــــ تم نے وہاں میرا تعارف اسلحے کے گاہک کی صورت میں کرانا ہے افضل خان میرا نام ہے ــــ اور میرا تعلق پاکیشیا کے صوبہ بارڈر سے ہوگا۔ سمجھے۔ میں راستے میں ضروری میک اپ کر لوں گا۔ اوور" ــــــ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ــــ میں ابھی چل پڑتا ہوں سر ــــ لمبی بات کیجئے گا۔ تب ڈرنی کھلے گا۔ اوور" ــــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"مجھے مشورہ دینے کی کوشش نہ کیا کرو۔ سمجھے ــــ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر کار چلاتا ہوا وہ راستے میں ایک ڈیپارٹمنٹل سٹور کے سامنے رکا اور اس نے سٹور سے صوبہ بارڈر میں عام طور پر پہنے جانے والا لباس خریدا اور باتھ روم میں جا کر اس نے وہ لباس پہن لیا۔ ریڈی میڈ میک اپ باکس وہ کار سے نکال کر ساتھ لے گیا تھا اس لئے وہیں باتھ روم میں ہی اس نے ضروری میک اپ کر لیا۔ لمبی لمبی مونچھیں۔ ایک گال پر موٹا سا مسہ۔ اور دوسرے گال پر زخم کا مصنوعی نشان لگانے کے بعد وہ پوری طرح مطمئن ہو چکا تھا۔ اس نے اپنا لباس شاپنگ بیگ میں ڈالا اور باتھ روم

سے نکل کر وہ اپنی کار کی طرف بڑھ آیا۔ لباس والا بیگ اس نے پچھلی سیٹ پر ڈال دیا اور کار چلاتا ہوا ڈی لکس بار کی طرف بڑھنے لگا۔

ڈی لکس بار خاصی بڑی عمارت میں بنا ہوا تھا اور اس کے گرد خاصا لمبا چوڑا لان بھی تھا۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ تھا۔ اور اس وقت پارکنگ میں موجود کاروں کی تعداد اچھی خاصی تھی۔ اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ بار کا بزنس اچھا جا رہا ہے۔

عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کینٹے کے مین ہال کی طرف بڑھنے لگا۔ اسی لمحے اسے برآمدے میں کھڑا ہوا ٹائیگر نظر آگیا۔ وہ اس وقت اپنے مخصوص زیر زمین میک اپ میں تھا۔

"ڈرنی موجود ہے ــــ یہ معلوم کر لیا ہے یا نہیں" ــــــ؟ عمران نے قریب جا کر ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر چونک کر عمران کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"اوہ آپ! ــــ کمال ہے ــــ آپ تو پہچانے ہی نہیں جا رہے"۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا پوچھا ہے" ــــــ؟ عمران نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اوہ! ــــ جی ہاں! ــــ وہ نہ صرف موجود ہے بلکہ میں نے فون پر اس سے بات بھی کر لی ہے ــــ وہ آپ کا شدت سے منتظر ہے"۔ ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گڈ" ــــ عمران نے کہا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب! ــــ کیا یہ اسلحے کا کوئی نیا چکر چل گیا ہے" ــــ؟ ٹائیگر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ارے نہیں ــــ آجکل فارغ ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ چلو یہی

دھندا کر لیتے ہیں ۔۔۔ سُنا ہے اس میں خاصی بچت ہے" ۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بار کے مین ہال میں داخل ہو گیا۔ ٹائیگر دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اُسے بتانا نہیں چاہتا۔

"ادھر آجایئے" ۔۔۔ بار ہال میں داخل ہو کر ٹائیگر نے دائیں طرف موجود راہداری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس راہداری سے گذر کر ایک کمرے کے دروازے پر رُک گئے۔ ٹائیگر نے دروازے پر دستک دی۔

"یس ۔۔۔ کون ہے" ۔۔۔؟ اندر سے ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"بلیک کوبرا ۔۔۔ مہمان کے ساتھ آیا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ! ۔۔۔ کم اِن" ۔۔۔ اندر سے کہا گیا اور ٹائیگر نے دھکا دیکر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔

یہ دفتر جانسن کے دفتر کی نسبت بہت اچھے انداز میں ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔ سامنے میز کے پیچھے ایک دُبلا پتلا آدمی بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی آنکھوں کی چمک اور چہرے کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ ذہنی طور پر بے حد عیار اور مکار آدمی ہے۔ جسے عرفِ عام میں چلتا پُرزہ کہا جاتا ہے۔

"میرے دوست افضل خان ۔۔۔ یہ سوبہ بارڈر کے سردار ہیں"۔
ٹائیگر نے آگے بڑھ کر عمران کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اور افضل خان صاحب ! ۔۔۔ یہ اس بار کے مالک ڈرنی ہیں۔ ان کے ہاتھ بہت لمبے ہیں" ۔۔۔ ڈرنی کا تعارف بھی ٹائیگر نے کرایا

اور عمران نے ڈرنی سے مصافحہ کیا۔ ڈرنی نے مصافحہ کرتے ہوئے عمران کا ہاتھ زور سے دبایا۔ اور عمران اس کی ٹائپ سمجھ گیا۔ اس قسم کی حرکت صرف وہی افراد کرتے ہیں جن کے ظاہر اور باطن میں خاصا فرق ہوتا ہے اس طرح وہ اپنی باطنی طاقت کا ملنے پر اظہار کرنا چاہتے ہیں۔

"مجھے کوبرا نے فون کیا تھا کہ آپ اسلحے کے سلسلے میں مجھ سے ملنا چاہتے ہیں ۔۔۔ لیکن میرا اسلحے وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں" ۔۔۔
ڈرنی نے مصافحہ کرتے ہی کہا۔

"اگر تمہارا اسلحے سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر ملنے کا کیا فائدہ ۔
مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ تم سے بڑے پیمانے پر اسلحہ کی بات ہو سکتی ہے
مجھے ایک بہت بڑی کھیپ چاہیئے اپنے قبیلے کے لئے ۔۔۔ میں بونانی قبیلے کا سردار ہوں ۔۔۔ اور تمہیں معلوم ہو گا کہ آجکل بونانی اور سارڈی قبیلے کے درمیان جھگڑا چل رہا ہے ۔۔۔ سارڈی قبیلے کے پاس بڑا جدید ترین اسلحہ ہے۔ جب کہ ہمارے پاس صرف بندوقیں ہیں ۔۔۔ اس لئے میں نے سوچا کہ جدید اسلحہ خریدا جائے ۔۔۔
مجھے سارڈی قبیلے کے ایک آدمی نے ہی تمہارا پتہ بتایا تھا ۔۔۔ یہاں کوبرا میرا واقف ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ اسے ساتھ لے لوں"۔۔۔
عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کتنا اسلحہ چاہیئے اور کس قسم کا ۔۔۔ ہو سکتا ہے میں بندوبست کر سکوں" ۔۔۔ ڈرنی نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ شاید بونانی قبیلے کا سُن کر وہ متاثر ہو گیا تھا۔

"مجھے جدید قسم کا اسلحہ چاہیئے انتہائی جدید ۔۔۔ بڑی طاقت کے تمام

پُسرکوف گئیں۔ اور بہت بھاری تعداد میں چاہئیں" ——— عمران نے کہا۔

"کتنی بھاری مقدار میں ——— کوئی اندازہ تو بتائیں" ——— ڈرلی نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اسّی نوّے لاکھ روپے کا مال چاہیئے ——— لیکن ڈلیوری آپ کو بارڈر میں دینی ہوگی۔ یہاں نہیں ——— البتہ پے منٹ میں یہاں کر سکتا ہوں ——— مکمل کیش ——— بشرطیکہ آپ مال سپلائی کر سکیں" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں کوشش کرتا ہوں ——— آپ کچھ ایڈوانس دے جائیں" ——— ڈرلی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"نہیں ——— یہ کاروباری اصول کے خلاف ہے ——— مجھے آپ نمونہ دکھائیں ——— قیمت طے کریں اور مجھے یقین دلائیں کہ واقعی آپ مال سپلائی کر سکتے ہیں ——— اس کے بعد ایڈوانس تو کیا، پوری قیمت ہی ادا کر دوں گا۔ لیکن اس طرح نہیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسی بات ہے تو پھر آپ کو دو تین روز رُکنا پڑے گا" ——— ڈرلی نے کہا۔

"میں رُک سکتا ہوں ——— بشرطیکہ تم یقین دلا دو کہ کام ہو جائے گا۔ ورنہ میں کوئی اور آدمی ڈھونڈ لوں گا" ——— عمران نے کہا۔

"کام تو آپ کا ہو جائے گا ——— اس بارے میں بے فکر رہیں۔ کہاں ٹھہرے ہوتے ہیں آپ" ——— ؟ ڈرلی نے پوچھا۔

"میں جہاں بھی ٹھہرا ہوا ہوں اس کو چھوڑیں ——— آپ یہ بتائیں کہ کب تک مال دکھا سکتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"پرسوں آپ کو نمونے دکھا دیئے جائیں گے" ——— ڈرلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— ٹھیک ہے ——— میں پرسوں آجاؤں گا" ——— عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے بیٹھیں ——— میں آپ کے پینے کے لئے کچھ منگواتا ہوں" ——— ڈرلی نے چونک کر کہا۔

"سودا ہونے کے بعد ——— پہلے نہیں" ——— عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اُٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔

کیفے سے باہر آکر عمران نے ٹائیگر سے کہا کہ اس کی مکمل نگرانی کرو۔ اور پھر خود اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

کار اس نے پارک سے نکال کر ساحل سمندر کی طرف جانے والی سڑک کی طرف موڑ دی۔ کیونکہ یہ سڑک اکثر سنسان رہتی تھی۔ عمران نے کافی آگے جاکر کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر سائیڈ سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس میں سے ایک واکی ٹاکی شامل آلہ نکالا پھر اس کا ایریل کھینچ کر اس نے لمبا کیا اور پھر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں تک تو اس آلے سے سائیں سائیں کی آوازیں نکلتی رہیں پھر اچانک رسیور اٹھانے اور نمبر ڈائل کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران کے کان پوری طرح ان آوازوں کی طرف متوجہ تھے۔ وہ

نمبر ڈائل ہونے کی آوازوں سے ڈائل ہونے والے نمبروں کا اندازہ لگا رہا تھا۔ کیونکہ ہر نمبر واپس ہوتے وقت ایک مخصوص آواز دیتا تھا اور عمران ان آوازوں کو بخوبی پہچانتا تھا۔

"یس ——— جولی اٹنڈنگ" ——— ایک آواز ابھری۔

"جولی! ——— میں ڈرلی بول رہا ہوں ——— وہ تمہارا اسسٹنٹ مارلی کہاں ہے ——— مجھے اس سے کام ہے" ——— ڈرلی کی آواز سنائی دی۔

"مارلی ——— وہ تو دو روز سے نظر نہیں آ رہا ——— ٹونی بھی اس کے ساتھ ہی غائب ہے ——— دونوں کا ہی پتہ نہیں کہ وہ کہاں ہیں ——— کیوں ——— کیا کام پڑ گیا مارلی سے" ——— دوسری طرف سے جولی کی آواز سنائی دی۔

"میں نے سنا تھا کہ مارلی اسلحے کے چکر میں ہے ——— میرے پاس ایک بڑا گاہک ہے ——— میں نے سوچا کہ اس سے بات کر لوں" ڈرلی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا! ——— میں سمجھ گیا ——— مارلی نے مجھے بتایا تھا کہ وہ ایک ایسی پارٹی کے ساتھ کام کر رہا ہے جو اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث ہے لیکن اس نے کوئی تفصیل وغیرہ نہیں بتائی تھی کہ وہ کس پارٹی کے ساتھ کام کر رہا ہے ——— تم ایسا کرو کہ اس کے فلیٹ سے معلوم کر دو۔ کسی نہ کسی وقت تو وہ مل ہی جائے گا" ——— جولی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے اس کا فلیٹ ——— ؟" ڈرلی نے پوچھا۔

"ایگل اسکوائر ——— فلیٹ نمبر بارہ ——— تیسری منزل ——— ٹونی بھی آجکل اسی کے ساتھ ہی رہ رہا ہے اور شاید کام بھی وہ اکٹھے ہی کر رہے ہیں" جولی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— میں کسی آدمی کی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں وہ اس سے مل کر بات کر لے گا ——— تھینک یو" ——— ڈرلی کی آواز سنائی دی۔ اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز کے بعد اس آلے میں سے دوبارہ سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پھر کچھ کھڑکھڑاہٹ سی ہوئی اور قدموں کی آواز ابھری جو آہستہ آہستہ ختم ہو گئی اور عمران نے اس آلے کا بٹن آف کیا اور ایریل بند کر کے اسے سیٹ کے نیچے باکس میں ڈال دیا۔

"یہ سب چھوٹی مچھلیاں ہیں" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کار میں لگے ہوئے وائرلیس فون کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو! ——— میں عمران بول رہا ہوں ——— ایسا کرو کہ کسی ممبر کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ ایگل اسکوائر کے فلیٹ نمبر بارہ تیسری منزل میں رہنے والے ایک آدمی مارلی کی نگرانی کرے ——— اس کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی ٹونی بھی رہتا ہے ——— نچلے درجے کے بدمعاش ہوں گے یہ۔ اور ہاں! ——— شاید کوئی اور آدمی بھی اس فلیٹ کی نگرانی کر رہا ہو تو اسے چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— لیکن کیا کوئی کیس شروع ہو گیا ہے ——— ؟" بلیک زیرو نے اصل آواز میں پوچھا۔

لہجے میں کہا۔

"ہاں!۔۔۔ ٹریفک لاک کی وجہ سے رُکنا پڑ گیا تھا"۔۔۔ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا۔۔۔ بات آگے چلی"۔۔۔ ؟ ڈکسن نے پوچھا۔

"ہاں!۔۔۔ کافی آگے چلی ہے۔۔۔ لیکن وہ لوگ ذرا سا ہچکچا رہے ہیں۔ کیونکہ آجکل چیکنگ بڑی سخت ہو رہی ہے"۔۔۔ جولی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے ویٹر پھر قریب آگیا۔

"دوسرا جام لے آؤ خالی"۔۔۔ ڈکسن نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"تم نے انہیں یقین دلانا تھا کہ مال ان کے اڈے تک بحفاظت پہنچا دیا جائے گا۔۔۔ اب میں نے بندوبست کر لیا ہے مال سٹور کرنے کا اس لئے اب مال اطمینان سے پہنچایا جا سکتا ہے۔۔۔ ورنہ پہلے ہمیں براہ راست اٹھانا پڑتا تھا"۔۔۔ ڈکسن نے کہا۔

"اچھا!۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ پھر تو کافی آسانی ہو جائے گی۔۔۔ ارے ہاں جناب!۔۔۔ مجھے یاد آگیا۔۔۔ مارٹی اور لوٹی دونوں دو روز سے غائب ہیں۔۔۔ آپ نے انہیں ہائر کیا تھا"۔۔۔ جولی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ لمبے مشن پر گئے ہوئے ہیں غیر ملک۔۔۔ وہ مارٹی خاصا باصلاحیت نوجوان ثابت ہو رہا ہے۔۔۔ لیکن تمہیں ان کا خیال کیسے آگیا"۔۔۔ ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ لیکن جولی نے

کوئی جواب نہ دیا۔ کیونکہ ویٹر خالی جام لئے قریب آچکا تھا۔ ویٹر سے جام لے کر جولی نے اُسے وہسکی سے بھرنا شروع کر دیا۔ ویٹر واپس چلا گیا تھا۔

"تم نے بتایا نہیں"۔۔۔ ڈکسن نے پوچھا۔

"وہ دراصل ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈی لکس کیفے کے مالک ڈرلی نے فون کیا تھا۔۔۔ وہ بہت چالاک اور عیار آدمی ہے۔ خاصا تیز ہے لیکن اس کا ہماری لائن سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ مارٹی پہلے اسی کے پاس کام کرتا تھا۔ وہ مارٹی کا پوچھ رہا تھا۔۔۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اُسے اطلاع ملی ہے کہ مارٹی اسلحے کے کام میں ملوث ہے اور اس کے پاس موٹا گاہک موجود ہے۔۔۔ میں نے اُسے بتایا کہ مارٹی اور لوٹی دونوں دو روز سے غائب ہیں تو اس نے کہا کہ وہ مارٹی کے فلیٹ میں اس سے مل لے گا"۔۔۔ جولی نے جان بوجھ کر ڈکسن کو یہ نہیں بتایا کہ مارٹی کے فلیٹ کا پتہ اس نے خود ڈرلی کو بتایا ہے۔

"کیا وہ ڈرلی اس لائن کا آدمی ہے"۔۔۔ ؟ ڈکسن نے غور سے جولی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ اس سے پہلے اس نے ایسا دھندہ کبھی نہیں کیا۔ لیکن کوئی موقع ہاتھ سے بھی نہیں جانے دیتا۔۔۔ کوئی گاہک لگ گیا ہوگا مارٹی کے پاس"۔۔۔ جولی نے جواب دیا۔

"ہوں!۔۔۔ کیا تم اُسے ٹٹول نہیں سکتے کہ اس کے پاس کتنا بڑا گاہک ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی لمبا گاہک ہو۔۔۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ کہیں یہ ٹریپ نہ ہو"۔۔۔ ڈکسن نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے اس سے زیادہ بات نہیں کی۔۔۔ ویسے اس

کااسسٹنٹ لانگ مین میرا آدمی ہے ۔۔۔ اگر آپ کہیں تو میں اس سے پوچھوں ۔۔۔ اُسے ڈرلی کے متعلق سب کچھ معلوم رہتا ہے" ۔۔۔ جولی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ معلوم کرلو ۔ لیکن احتیاط سے" ۔۔۔ ڈکسن نے جواب دیا۔

"میں یہیں آپ کے سامنے ہی بات کرلیتا ہوں" ۔۔۔ جولی نے کہا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر ویٹر کو اپنی طرف بلانے کا اشارہ کیا۔

"یس سر" ۔۔۔ ویٹر نے قریب آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"فون لے آؤ" ۔۔۔ جولی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد ویٹر ایک فون اٹھائے واپس آیا۔ اس نے فون میز پر رکھا اور اس کا پلگ میز کے کنارے پر لگے ہوئے پوائنٹ میں پُش کر دیا اور خود واپس چلا گیا۔

جولی نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ڈی لکس بار" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"جولی بول رہا ہوں ۔۔۔ لانگ مین سے بات کراؤ" ۔۔۔ جولی نے تیز آواز میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک اور آواز ابھری۔

"یس ۔۔۔ لانگ مین سپیکنگ" ۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ کافی سرد تھا۔

"جولی بول رہا ہوں لانگ مین ! ۔۔۔ کیا تم اپنے دفتر میں ہو" ۔۔۔؟ جولی نے پوچھا۔

"ہاں ! ۔۔۔ میں دفتر میں ہی ہوں" ۔۔۔ لانگ مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے باس ڈرلی کے پاس کوئی لمبا گاہک پھنسا ہے ۔۔۔ کون ہے وہ" ۔۔۔؟ جولی نے پوچھا۔

"اوہ ! ۔۔۔ میں آپ سے اس سلسلے میں بات کرنے ہی والا تھا جناب ! آپ بلیک کوبرا کو تو جانتے ہی ہیں" ۔۔۔ لانگ مین نے کہا۔

"بلیک کوبرا ۔۔۔ ہاں جانتا ہوں ۔ کیوں" ۔۔۔؟ جولی نے چونک کر پوچھا۔

"اس کی ٹپ پر صوبہ بارڈر کے بوٹانی قبیلے کا سردار افضل خان اس کے ساتھ باس ڈرلی سے ملا تھا ۔۔۔ اُسے آپ کی لائن کا اسی نوے لاکھ روپے کا مال چاہیئے تھا ۔۔۔ باس ڈرلی نے اس سے دو روز کا وقت لیا ہے ۔۔۔ وہ پےمنٹ کیش کرنا چاہتا ہے ۔ لیکن ڈیلیوری صوبہ بارڈر میں چاہتا ہے ۔۔۔ جدید مال چاہیئے اُسے ۔۔۔ ان کے جانے کے بعد باس ڈرلی نے آپ کو فون کیا تھا اور مارٹی کے متعلق پوچھا تھا ۔۔۔ پھر اس نے مجھے کہا تھا کہ میں مارٹی کے فلیٹ پر کوئی آدمی بھیج دوں تاکہ جب مارٹی وہاں آئے تو وہ اس سے بات کرے ۔۔۔ لیکن مارٹی کا فلیٹ بند ہے اور وہاں کے چوکیدار کے مطابق وہ دو دن سے غائب ہے ۔۔۔ اس اطلاع کے بعد باس ڈرلی نے مجھ سے بات کی کہ اس سودے کے لئے کس سے بات کی جائے ۔۔۔ لیکن میں نے لاعلمی

ظاہر کر دی ۔۔۔ میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا کہ اگر آپ کہیں تو اس بلیک کوبرے کے ذریعے براہِ راست گاہک سے بات ہو سکتی ہے ۔۔۔ بلیک کوبرا میرا واقف ہے" ۔۔۔ لانگ مین نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ کوئی ٹریپنگ ہو" ۔۔۔ جولی نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ ہو تو سکتا ہے ۔۔۔ تو پھر ایسا ہے کہ اس گاہک کی مکمل نگرانی کی جائے ۔۔۔ جب یقین ہو جائے تب بات کی جائے" ۔۔۔ لانگ مین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ فی الحال دیکھو کہ ڈرنی اس سے کیا کہتا ہے ۔۔۔ وہ لازماً اس سے ملنے آئے گا۔ اس کے بعد اس کی نگرانی کراؤ ۔۔۔ پھر اگر وہ صحیح گاہک ثابت ہوا تو دیکھ لیا جائے گا" ۔۔۔ جولی نے کہا۔

"او کے باس" ۔۔۔ لانگ مین نے جواب دیا اور جولی نے رسیور رکھ دیا۔

"اسی نوے لاکھ کا گاہک ہے اور جدید اسلحہ چاہتا ہے ۔۔۔ کسی قبیلے کا سردار ہے" ۔۔۔ جولی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میں نے سن لیا ہے ۔۔۔ تم اس کا اتہ پتہ معلوم کرو تاکہ اصل صورتحال سامنے آجائے" ۔۔۔ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل کروں گا ۔۔۔ خاصی موٹی رقم ہے" ۔۔۔ جولی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو! ۔۔۔ ابھی اے اے کی کال آئی تھی۔ اس نے مال کی شپمنٹ

...ہے ۔۔۔ اس لئے اب اس کی فوری نکاسی کا بندوبست کرنا ہے"۔ ...ے سخت لہجے میں کہا۔

"...لیکن باس! ۔۔۔ وہ پارٹی ابھی ہچکچا رہی ہے" ۔۔۔ جولی نے ...دیا۔

"...اوہ! ۔۔۔ تو پھر کوئی نئی پارٹی پکڑو ۔۔۔ اس طرح تو ہم پھنس جائیں ...ے" ۔۔۔ ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسی بات نہیں ہے باس! ۔۔۔ آج شام کو ان کے ساتھ بات ...ہو جائے گی ۔۔۔ میں نے انہیں ایک ٹپ دے دی ہے" ۔۔۔ ...نے جواب دیا۔

"ٹپ دے دی ہے ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ ڈکسن نے چونک کر پوچھا۔

"دراصل پولیس کا ایک بڑا افسر ایسا آیا ہے جو انتہائی ایماندار اور اصول ...ت ہے ۔۔۔ وہ سپیشل آفیسر اینٹی سمگلنگ سٹاف کے طور پر تعینات ...ہے ۔۔۔ اس نے آتے ہی ہر طرف انتہائی سختی کر دی ہے اس ...پارٹی جھجک گئی ہے ۔۔۔ لیکن میں نے انہیں ٹپ دی ہے کہ ...دشمنوں کو راستے سے ہٹا دینا چاہیئے ۔۔۔ اور میں نے ایک پیشہ ور ...ٹھگو کے نام انہیں کارڈ دے دیا ہے ۔۔۔ آج شام تک اس ...کا پتا صاف ہو جائے گا تو اس پارٹی کی ساری ہچکچاہٹ بھی دور ہو ...ے گی" ۔۔۔ جولی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ۔۔۔ اب ایک اور بات سنو! ۔۔۔ میں چاہتا ...کہ ہم کوئی لمبا آرڈر ایک ہی بار ابھی بھگتا دیں کہ اس کے بعد کچھ عرصے ...آرام سے رہ جائیں اور اس دوران ہم آئندہ کے لئے کوئی ٹھوس

منصوبہ بندی کریں تاکہ اس ملک کی مکمل مارکیٹ ہمارے ہاتھ آجائے"
ڈکسن نے کہا۔

" مطوس منصوبہ بندی کیسی باس" ـــــ جولی نے بھنویں اچکا
ہوئے پوچھا۔

" دیکھو! ـــ جہاں تک میں نے تجزیہ کیا ہے اس ملک کے چار صو
میں سے تین صوبے ایسے ہیں جہاں مال کی کھپت کے بہت چانس
ہیں اور چوتھے صوبے میں ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے ـــــ اس لئے ان
صوبوں میں ہم بڑے بڑے اپنے سٹور قائم کریں جہاں ہمارا مال سٹاک ہو
اور اس کے ساتھ اس کے استعمال کے لئے بھی حالات پیدا کئے جائیں
تاکہ فوری سپلائی طویل عرصے تک جاری رہ سکے ـــ لیکن یہ کام طو
عرصہ اور اطمینان چاہتا ہے اور اس کے لئے لمبا سرمایہ بھی چاہیئے ـــ
سرمائے کی تو ہمارے پاس کمی نہیں ہے۔ لیکن اطمینان چاہیئے۔ اس
اگر ہم ایک لمبا آرڈر بھگتا لیں تو ہمیں فوری طور پر کچھ عرصہ اس منصوبہ بند
پر کام کرنے کا مل جائے گا" ـــــ ڈکسن نے جواب دیا۔

" ویری گڈ باس! ـــ یہ بہت اچھی منصوبہ بندی ہے ـــــ لمبے
آرڈر کا چانس بھی نکل سکتا ہے ـــ اگر ہم ایک کام کریں میرے ذہن
میں ایک تجویز ہے" ـــــ جولی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" کونسی تجویز ـــ تفصیل سے بات کرو" ـــــ ڈکسن نے پوچھا۔

" باس! ـــ ایسا ہے کہ اگر ہم یہاں دارالحکومت میں ایک ایسی خفی
تنظیم قائم کر دیں ـــ جس کا مقصد یہاں نسلی فسادات کرانا ہو، تو یقینا
یہاں نسلی فسادات کا بیج بویا جا سکتا ہے ـــــ اس کے بعد لانا ہم

لمبا آرڈر مل جائے گا" ـــــ جولی نے کہا۔

" نسلی فسادات سے تمہارا کیا مطلب ہے ـــــ میں سمجھا نہیں" ـــــ
ڈکسن نے حیران ہو کر پوچھا۔

" باس! ـــــ یہاں دارالحکومت میں مختلف نسلوں کے لوگ کثیر تعداد
میں رہتے ہیں ـــــ ان کی آبادیاں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ لیکن وہ سب چونکہ
اکٹھے مل کر رہتے ہیں مگر ان کی زبان ـــــ رہن سہن اور نسلیں علیحدہ
علیحدہ ہیں ـــــ اگر ہم کسی طرح ان کے درمیان فسادات پیدا کر سکیں تو
اس ملک میں ہمارے مال کی اس قدر کھپت ہو گی کہ ہم سے آرڈر بھی
نہ بھگتایا جا سکے گا ـــــ ہم ہر طریقے کو مال سپلائی کریں گے" ـــــ جولی
نے کہا اور ڈکسن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔

" اوہ! ـــــ واقعی انتہائی شاندار منصوبہ ہے ـــــ اوہ تمہارا شیطانی
ذہن بڑی گہرائی میں سوچتا ہے ـــــ مجھے تو اس کا خیال بھی نہ آیا تھا"
ڈکسن نے کہا اور جولی مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

" اگر آپ میرا ساتھ دیں تو میں اس ملک میں ایسی آگ بھڑکا دوں گا کہ
وہ آگ کئی سالوں تک نہ بجھ سکے گی" ـــــ جولی نے کہا۔

" ہونہہ! ـــ میں تمہاری بات سمجھ گیا ہوں ـــ کھل کر بات کرو۔ کیا
چاہتے ہو" ـــــ ؟ ڈکسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" دیکھیں باس! ـــــ اب تک صورت حال یہ ہے کہ میں فکس پیمنٹ
پر مخصوص رقم لیتا ہوں ـــــ لیکن اگر تم مجھے اس سارے کاروبار میں حصہ دار
بنا لو تو پھر سمجھو کہ میں اس پورے ملک کو بارود خانہ بنا دوں گا" ـــــ جولی
نے کہا۔

"لیکن یہ تو بہت لمبا کھیل ہے جولی ــــ کروڑوں اربوں کا کھیل۔
تمہارے پاس کتنی رقم ہے حصہ ڈالنے کے لئے" ــــ ڈکسن نے کہا۔
"رقم کی بات نہیں ہے جناب! ــ میں آپ کے لئے منڈی بناؤں گا۔
میں تنظیم قائم کرکے یہاں فسادات کراؤں گا۔ اس کے بعد گاہک بناؤں گا۔
آپ مال سپلائی کریں گے۔ اس طرح کی حصہ داری ہوگی" ــــ جولی نے کہا۔
"ہونہہ! ــ تو اس صورت میں تم کتنا حصہ لینا چاہتے ہو" ــــ؟
ڈکسن نے پوچھا۔
"صرف پچیس فیصد" ــــ جولی نے کہا۔
"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا ــــ جانتے ہو پچیس فیصد کتنا بنتا ہے
کروڑوں روپے میں بنے گا ــــ سنو! ــ میں ایک بات کرنے کا عادی
ہوں دوسری نہیں ــ اور یہ بھی سن لو کہ میں کمزور آدمی نہیں ہوں۔ میری
پشت پر ایک پوری بین الاقوامی تنظیم ہے ــ ابھی یوں سمجھو کہ میں یہاں
صرف آغاز کرنے آیا ہوں، جب یہاں بھرپور انداز میں کام شروع ہو جائیگا
تو میں اپنی تنظیم یہاں شفٹ کر سکتا ہوں اور تم جانتے ہو کہ میری تنظیم پورے
ایکریمیا اور یورپ میں پھیلی ہوئی ہے ــ مافیا اگر منشیات میں سپر تنظیم ہے
تو بگ ہیڈ اسلحے کے کاروبار میں مافیا سے کم نہیں ہے اور میں بگ ہیڈ
تنظیم کا اہم ترین آدمی ہوں ــ لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم یہاں کے مقامی
آدمی ہو۔ تمہارے ساتھ کام کروں۔ میں تمہیں دو فیصد حصہ دے سکتا ہوں۔
اس سے ایک پیسہ بھی زیادہ نہیں ــ اور یہ سوچ لو کہ یہ دو فیصد بھی کروڑوں
پر چلا جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ایک شرط بھی ہے۔ یہ دو فیصد اس وقت
ملے گا جب تم کوئی لمبا آرڈر بک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے" ــ ڈکسن

نے سخت لہجے میں کہا۔
"مجھے منظور ہے۔ میں آج ہی کام شروع کر دیتا ہوں ــ زیادہ سے
زیادہ ایک ہفتے بعد دارالحکومت آگ اور بارود کے طوفان میں گھر چکا ہوگا۔
آپ بیشک لمبا آرڈر دے دیں تاکہ عین موقع پر مال سپلائی ہو سکے" ــ جولی
نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
"گڈ ــ اسی لئے تو میں نے سٹوریج کا بندوبست کیا ہے۔ مال سٹور
ہوگا تو ہم منہ مانگی قیمت بھی وصول کر سکیں گے" ــ ڈکسن نے کہا۔
"اوکے ــ پھر یہ طے ہوگیا" ــ جولی نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
"ٹھیک ہے ــ آج شام والی پارٹی سے بات فائنل کرکے مجھے کال
کر دینا۔ تاکہ موجودہ شپمنٹ کو تو بھگتایا جا سکے ــ اس کے بعد تم حالات
کا جائزہ لے کر مجھے آئیٹم نوٹ کرا دینا تاکہ میں اس کے مطابق لمبا آرڈر دے
دوں" ــ ڈکسن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ــ رپورٹ آپ کو مل جائے گی" ــ جولی نے کہا اور
پھر ڈکسن سے مصافحہ کرکے وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔
ڈکسن نے ایک نوٹ جیب سے نکال کر ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور
پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ بھی بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے
پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ موجود تھی۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ جولی اپنے مقصد میں
ضرور کامیاب ہو جائے گا اور اس کے بعد اس ملک میں واقعی مال کی بے پناہ
کھپت کا ایک مسلسل ذریعہ حاصل ہو جائے گا۔

جولیا کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا لیکن اندر سے قہقہوں اور باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یہ آوازیں سن کر عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی تو اندر ہونے والی باتیں یکلخت خاموشی میں تبدیل ہو گئیں۔

"کون ہے"۔۔۔۔ ؟ اندر سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"دروازہ کھولو جولیا"۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ انتہائی مایوسی کے عالم میں بول رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ بری طرح لٹک گیا۔ کاندھے سکڑ گئے اور جسم یوں ڈھیلا پڑ گیا۔ جیسے کوئی جواری اپنا سب کچھ لٹا کر جوئے خانے سے باہر نکل رہا ہو۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور عمران نے اپنے لبوں پر زبردستی کی مسکراہٹ پیدا کی اور پھر ڈھیلے ڈھیلے قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔ اندر سیکرٹ سروس کے تقریباً تمام ممبر موجود تھے۔ ایک بڑی میز کے گرد وہ بیٹھے ہوئے تاش کھیلنے

صروف تھے۔ وہ سب حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

جولیا جس نے دروازہ کھولا تھا۔ وہ بھی حیرت بھرے انداز میں عمران ھ رہی تھی۔

عمران آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ایک خالی کرسی پر جا کر ڈھیر ہو گیا۔ اس رسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر ی گہری مایوسی چھائی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا عمران صاحب!۔۔۔۔ یہ آپ کی کیا حالت ہو رہی ہے"۔۔۔۔ ؟ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اوہ ہاں!۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔ بس میں کہہ رہا ہوں کہ کچھ نہیں۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔ ہاں!۔۔۔۔ تم کیا کھیل رہے ہو۔۔۔۔ اچھا ٹھیک کھیلو"۔۔۔۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ یہ سب کچھ نی کہہ رہا ہو۔ اس کا لہجہ بری طرح الجھا ہوا تھا اور اس نے ایک بار آنکھیں بند کر لیں۔

عمران جیسے۔۔۔۔ آدمی کی یہ حالت دیکھ کر جولیا سمیت سب ممبرز بری پریشان ہو گئے۔ عمران کی حالت ایسے معلوم ہو رہی تھی جیسے وہ صدیوں دفن رہنے کے بعد اب باہر نکلا ہو۔

"کیا ہوا عمران!۔۔۔۔ کیا ہوا تمہیں"۔۔۔۔ ؟ جولیا نے بے اختیار بڑھ کر اسے بری طرح جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"آں۔۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ اپنے ہاتھ کی چائے پلا دو۔ ی بار۔۔۔۔ آج میں الوداعی ملاقات کرنے آیا ہوں۔۔۔۔ آج کے پھر شاید ہی ملاقات ہو"۔۔۔۔ عمران نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! —— کیا ہوا —— کیسی الوداعی ملاقات" —— ... کے گرد بیٹھے ہوئے سب ساتھی بے اختیار اٹھ کر عمران کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر تشویش کے آثار نمایاں تھے حتیٰ کہ تنویر کا چہرہ بھی تشویش سے پُر تھا۔

"آخر کچھ پتہ بھی تو چلے —— ہوا کیا ہے —— خوامخواہ سسپنس ... کر رہے ہو" —— جولیا نے بُری طرح جھنجھلا کر کہا۔

"دراصل بات یہ ہے کہ آج ڈیڈی اور اماں بی نے دھماکہ کر دیا ... وہ آج صبح فلیٹ پر آگئے اور مجھے زبردستی لے کر کوٹھی پہنچ گئے —— وہاں چند لوگ آئے بیٹھے تھے —— ڈیڈی نے ریوالور نکال کر اماں ... کنپٹی سے لگا دیا کہ ابھی نکاح کیلئے ہاں کرو —— ورنہ میں تمہاری اماں کو گولی مار کر خود بھی خودکشی کر لوں گا —— چنانچہ مجبوراً مجھے ہاں کر... پڑی اور میرا نکاح کر دیا گیا —— اور اس کے ساتھ ہی آرڈر ملا ہے ... آج رات مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہی ویسٹرن کارمن جانا ہے۔ اور ... وہیں رہنا ہے —— اماں بی بھی ساتھ جا رہی ہیں اور ڈیڈی بھی ... لے کر اور اپنی جاگیر فروخت کر کے وہیں مستقل سیٹل ہو جائیں گے —— وہاں میرے سسرال کی رنگ بنانے والی بہت بڑی فیکٹری ہے جو ... میں نے جا کر سنبھالنا ہے کیونکہ ان کی صرف اکلوتی لڑکی ہے لڑکا کو... نہیں ہے —— اور وہ دُور سے میری والدہ کے عزیز ہیں —— وہ ... مجھے آنے ہی نہ دے رہے تھے۔ لیکن میں ان کی منتیں کر کے اور ... کر کے آیا ہوں تاکہ آپ لوگوں سے الوداعی ملاقات کر لوں" —— عمران نے آہستہ آہستہ بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے ...

ساتھیوں کو چھوڑنے کا بہت دُکھ ہو رہا ہو۔ لیکن وہ مجبوراً ایسا کر رہا ہو۔

"ہوں! —— تو تمہارا نکاح بھی ہو گیا —— اور تم اس ملک سے ہمیشہ کے لئے جا رہے ہو" —— جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے مُڑی اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"عمران صاحب! —— کم از کم میں تو مر کر بھی یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ اس طرح زبردستی آپ کا نکاح ہو جائے —— اور آپ ملک چھوڑ دیں۔ یہ کوئی نیا کھیل ہے" —— صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا —— لیکن صفدر! بعض اوقات آدمی واقعی مجبور ہو جاتا ہے —— بہرحال کل جب میں نظر نہ آؤں گا تو تمہیں یقین آ جائے گا —— ویسے میں آپ سب لوگوں سے معافی بھی مانگنے آیا ہوں —— خاص طور پر تنویر سے —— اگر میری وجہ سے کسی کو کوئی تکلیف یا رنج پہنچا ہو تو مجھے معاف کر دینا" —— عمران نے بدستور اسی لہجے میں ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور سارے ممبرز ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔ انہیں عمران کی فطرت کا بھی اچھی طرح اندازہ تھا۔ لیکن عمران کی حالت واقعی ایسی تھی کہ انہیں نہ چاہنے کے باوجود اس کی بات پر یقین بھی کرنا پڑ رہا تھا۔ وہ سب واقعی عجیب سے مخمصے میں پھنسے ہوئے تھے۔

"چلو شادی والی بات تو میں نے تسلیم کر لی —— لیکن یہ فوراً ملک چھوڑنے کا کیا مطلب ہوا" —— صفدر نے کہا۔

"بس ڈیڈی کی ضد —— تم انہیں جانتے تو ہو —— انہیں یقین ہو گیا ہے کہ جب تک میں اس ملک کو نہ چھوڑوں گا انسان نہیں بن سکتا —— وہ

مجھے انسان بنانے کے لئے ویلسٹرن کارمن لے جا رہے ہیں اور اس بار اماں بی بھی ان کی مکمل حمایت میں ہیں" ــــــ عمران نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔

"کیا ایکسٹو کو اس کا علم ہے" ــــــ ؟ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔ وہ اب تک خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"ایکسٹو نے کیا کرنا ہے ــــ ظاہر ہے میں اس کی تنظیم کا ممبر تو نہیں ہوں ــــ ویسے بھی ایکسٹو تو صرف اپنے کام سے مطلب رکھتا ہے اُسے اور عمران مل جائے گا کرائے پر" ــــــ عمران نے مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بکواس کر رہے ہو ــــ میں جانتی ہوں تمہاری عادت ــــ تم نے خوامخواہ ہمیں پریشان کرنے کا نیا ڈھنگ سوچا ہے ــــ میں ابھی سر رحمان سے بات کرتی ہوں" ــــــ اچانک کچن کی طرف سے جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے وہ کچن سے نکل کر تیزی سے ٹیلیفون کی طرف لپکی۔ لیکن اس کا چہرہ اور سوجی ہوئی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ کچن میں جا کر روتی رہی ہے۔

"ہاں ہاں ــــ پوچھ لو ــــ اچھا ہے تسلی کر لو" ــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ آجکل کوٹھی میں سوائے ملازم کے اور کوئی نہیں۔ سب لوگ پیچھے جاگیر پر گئے ہوئے ہیں اور ملازم کی عادت وہ جانتا تھا کہ وہ ٹیلیفون سے اس طرح گھبراتا تھا جیسے کوا غلیل سے اس نے رسیور ہی نہ اٹھاتا تھا۔ اور اگر اٹھا بھی لیتا تو آئیں بائیں شائیں کر کے رکھ دیتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ جولیا رسیور اٹھاتی، ٹیلیفون کی گھنٹی

اٹھی۔ اور جولیا پہلے تو ٹھٹک کر رک گئی۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر
یور اٹھا لیا۔

"لیس" ــــــ جولیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ ظاہر ہے رونے کی
ہ سے آواز پر تو اثر پڑنا تھا۔

"ایکسٹو" ــــــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"لیس سر" ــــــ جولیا نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے
ے کہا۔

"کیا بات ہے ــــ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے ــــ کیا روتی رہی ہو؟
ری طرف سے ایکسٹو نے سخت لہجے میں پوچھا تو عمران دل ہی دل میں
زیرو کے اندازے کی داد دینے لگا جو اب آواز سے ہی صورتحال
لنے لگا تھا۔

"نہیں سر ــــ وہ عمران سر ــــ اس کا نکاح ہو گیا سر ــــ وہ
والی فیکٹری ــــ سر ــــ ویلسٹرن کارمن سر ــــ اس کے
ی نے پستول رکھ کر سر ــــــ" جولیا نے بری طرح اُلجھے ہوئے
میں کہنا شروع کیا۔ لیکن جیسے ہی اُسے اندازہ ہوا کہ وہ مسلسل بے ربط
ے بول رہی ہے تو وہ خاموش ہو گئی۔

"کیا مطلب ــــ کیا تم نشے میں ہو ــــ یہ کیا کہہ رہی ہو" ــــ ایکسٹو
ے حد سرد ہو گیا اور جولیا کی حالت ایسی ہو گئی جیسے وہ ابھی بیہوش
گر پڑے گی۔ چنانچہ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے
ے رسیور لے لیا۔

"سر ــــ میں صفدر بول رہا ہوں ــــ مس جولیا ذہنی طور پر بے حد

پریشان ہیں" ——— صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں پریشان ہے ——— کیا ہوا ہے" ——— ؟ ایکسٹو کے لہجے میں

ہلکی سی حیرت بھی نمایاں تھی۔

"سر! ——— ابھی عمران صاحب بڑے مایوسانہ انداز میں آئے ہیں۔ ا

انہوں نے بتایا ہے کہ وہ ہم سب سے آخری ملاقات کرنے آئے ہیں کیونکہ

سر رحمان نے نہ صرف زبردستی ان کا نکاح کرا دیا ہے ——— بلکہ وہ آج

رات مستقل طور پر ویسٹرن کارمن جا رہے ہیں ——— جہاں وہ اپنے سسر

کی پینٹ فیکٹری سنبھالیں گے" ——— صفدر نے عمران کی طرف دیکھتے

ہوئے کہا جو بدستور سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"تو پھر اس میں پریشان ہونے والی بات کونسی ہے ——— نکاح ہو

ہوتے رہتے ہیں اور لوگ گھر داماد بھی بنتے رہتے ہیں" ——— ایکسٹو کا لہجہ

اسی طرح سرد تھا۔ اور جولیا جو نزدیک کھڑی یہ سن رہی تھی ایک بار پھر منہ

پھیر کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"سر! ——— آخر عمران ہمارا ساتھی ہے ——— ہمیں اس کے اچانک

بچھڑ جانے کی خبر سن کر پریشانی تو ہوتی ہے" ——— صفدر نے دل

کڑا کر کے کہا۔

"صفدر! ——— کیا تم اب بوڑھے ہونے لگ گئے ہو ——— پہلی بات

تو یہ ہے کہ عمران تمہارا ساتھی نہیں ہے ——— دوسری بات یہ کہ اگر

ہو بھی ——— تب بھی کسی کے جانے سے کیا فرق پڑتا ہے ——— کیا آدمی

مر نہیں جاتے" ——— ایکسٹو کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"ٹھیک ہے سر ——— آپ کا کہا بجا ہے" ——— صفدر نے

اسی طرح ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا جیسے وہ اپنے غصے پر بڑی مشکل سے

قابو پا رہا ہو۔

"جولیا کو رسیور دو" ——— ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

اسی لمحے جولیا کچن سے باہر آگئی۔ اس نے آگے بڑھ کر رسیور لے لیا۔

وہ اپنے آپ پر قابو پانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

"یس سر" ——— جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"مارٹی کے بارے میں تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی" ——— ؟ ایکسٹو

نے پوچھا۔

"سر! ——— نعمانی ادھر گیا ہوا ہے ——— لیکن ابھی تک اس نے کوئی

رپورٹ نہیں دی" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"کسی کو بھیج کر اس کے متعلق معلوم کراؤ ——— اور رسیور عمران کو دو" ———

ایکسٹو نے کہا اور جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے رسیور ساتھ کھڑے صفدر

کی طرف بڑھا دیا۔ وہ شاید خود عمران کا سامنا نہ کرنا چاہتی تھی۔

"باس آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ——— صفدر نے کرسی پر سر

جھکائے بیٹھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب کیا رہ گیا ہے بات کرنے کے لئے" ——— عمران نے مایوسانہ

لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن ساتھ ہی وہ اٹھ کر صفدر کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے صفدر کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"یس سر! ——— عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"تمہارے سسرال کی پینٹ فیکٹری ویسٹرن کارمن کے کونسے علاقے

میں ہے" ——— ایکسٹو نے دوسری طرف سے پوچھا۔ اس کا لہجہ بدستور

سرد تھا۔

"سکس ایونیو میں بتا رہے تھے" ـــــ عمران نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اُسے ایکسٹو کے سوال کی سمجھ نہ آئی ہو۔

"کبھی ولیسٹرن کارمن گئے ہو" ـــــ ؟ ایکسٹو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا

"ہاں بالکل ـــ بے شمار بار گیا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ سکس ایونیو فیکٹری ایریا نہیں ہے۔ بلکہ وہاں وزیر اعظم ولیسٹرن کارمن کا سرکاری دفتر ہے سمجھے! ـــ اور سنو! ـــ تم نے ممبرز کو پریشان کرنے کا جو وطیرہ اختیار کر رکھا ہے وہ مجھے بالکل پسند نہیں ہے" ـــــ ایکسٹو نے اُسے بُری طرح جھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کمال ہے ـــ سکس ایونیو میں پرائم منسٹر کا دفتر ہے ـــ حیرت ہے تو کیا وزیر اعظم اب پینٹ بنانے لگے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ اور پھر واپس اپنی کرسی کی طرف مڑنے لگا۔

"آپ کو کس نے بتایا تھا کہ وہاں پینٹ فیکٹری ہے" ـــــ ؟ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران ایکٹنگ کر رہا ہے اور اب اُسے حقیقت میں عمران پر غصہ آ رہا تھا۔

"بتایا کس نے تھا ـــ میں نے خود سنا تھا" ـــــ عمران نے جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کس سے سنا تھا" ـــــ ؟ صفدر نے باقاعدہ وکیلوں کی طرح جرح شروع کر دی۔

"جس نے بتایا تھا" ـــ عمران بھلا کہاں ہاتھ پکڑنے دیتا تھا۔

"دیکھیں عمران صاحب! ـــ اب آپ بچوں والی حرکتیں چھوڑ دیں" صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ـــ نکاح ہونے کے بعد تو چھوڑنی ہی پڑیں گی" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا یہ بتائیں کہ نکاح کس کے ساتھ ہو رہا ہے" ـــــ ؟ صفدر نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"کس کے ساتھ ـــ کمال ہے ـــ اب یہ بھی میں بتاؤں" ـــ عمران نے ایسے کہا جیسے صفدر نے انتہائی حیرت انگیز بات کی ہو۔

"اچھا یہ بتائیں کہ نکاح ہو گیا ہے" ـــــ صفدر نے واقعی وکیلوں کے سے انداز میں دوسری لائن اختیار کرتے ہوئے پوچھا۔

"یار! ـــ تم تو باقاعدہ میرا انٹرویو لینے لگ گئے ہو ـــ اب مجھے اتنا تو پتہ ہے کہ چھوہارے بانٹے جائیں تو اُسے نکاح ہونا کہتے ہیں ـــ لیکن ایک بات ہے کہ چھوہارے بڑے میٹھے تھے ـــ یوں لگ رہا تھا جیسے چھوہاروں کا بھی نکاح ہو گیا ہو" ـــ عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر صفدر کے ساتھ ساتھ پہلی بار باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"تو واقعی نکاح ہو گیا ـــ کہاں ہیں چھوہارے" ـــ ؟ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایمان سے میں نے بڑی مشکل سے دو جھپٹے تھے ـــ ایک تو کھانے کی کوشش میں ہی غائب ہو گیا ـــ اور دوسرا ـــ ہاں دوسرا شاید میرے ہاتھ سے ہی پھسل گیا تھا" ـــ عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے جھپٹے تھے چھوہارے ـــ لیکن دولہا تو چھوہارے نہیں

جھپٹتا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"تو میں نے کب کہا ہے کہ دولہا نے جھپٹے تھے ـــ کمال ہے تم خوامخواہ اپنی بات میرے منہ میں ڈالنا چاہتے ہو" ـــــ عمران نے چالاک گواہ کی طرح صفدر کی بات اڑاتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو صفدر! ـــ یہ شخص سیدھی بات کبھی نہیں کرے گا ـــ ٹھیک ہے باس ایکسٹو صحیح کہہ رہا تھا ـــ ہمارا اس سے کیا تعلق ہے ـــ یہ چاہے جہنم میں جائے ـــ یا ویسٹرن کارمن" ـــــ جولیا نے چڑتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"اچھا تو جہنم اور ویسٹرن کارمن ایک ہی جگہ کے دو نام ہیں۔ لاحول ولا۔ پھر میں کیوں جانے لگا وہاں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"صفدر! ـــ کیا تمہیں نکاح پڑھانا آتا ہے" ـــــ؟ اچانک جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نکاح پڑھانا ـــ کیا مطلب ـــ میں سمجھا نہیں" ـــــ؟ صفدر نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔ اور باقی سب ممبرز بھی حیرت سے جولیا کو دیکھنے لگے۔ جس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہی تھی۔

"میں ابھی اور اسی وقت تنویر سے نکاح پڑھانا چاہتی ہوں ـــ یہ میرا فیصلہ ہے ـــ قطعی فیصلہ" ـــــ جولیا نے کہا اور تنویر جو کرسی پہ خاموش بیٹھا تھا جولیا کی بات سن کر یکلخت چونک پڑا۔

"کیا تم اپنے ہوش کھو بیٹھی ہو جولیا ـــــ بغیر ایکسٹو سے اجازت لئے ایسا اقدام کیسے ہو سکتا ہے" ـــــ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کسی ایکسٹو ویکسٹو کو نہیں جانتی ـــ یہ نکاح ابھی ہوگا ـــ اور اسی وقت ہوگا" ـــــ جولیا نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"واہ واہ ـــ اس کا مطلب ہے کہ پھر چھوہارے کھانے کو ملیں گے۔ ویری گڈ ـــ آج تو ہر جگہ نکاح ہو رہے ہیں ـــــ میں پڑھا دیتا ہوں تمہارا نکاح تنویر سے ـــ نکاح پڑھانا کونسا مشکل ہے ـــــ لیکن وہ چھوہارے" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا اس طرح جھٹکے سے مڑ کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے ابھی اُسے کچا چبا جائے گی۔

"تم ـــ تمہارا پڑھایا ہوا نکاح تو ویسے بھی حرام ہوگا ـــــ تم آدمی ہی نہیں ہو سمجھے ـــــ اور تم فوراً نکل جاؤ میرے فلیٹ سے ـــ میں اب تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی" ـــــ جولیا بُری طرح عمران پر الٹ پڑی۔

"جولیا ـــ اپنے آپ پر قابو پاؤ ـــ کیا ہو گیا ہے تمہیں ـــ اس قدر جذباتی ہونے کی کیا ضرورت ہے ـــ عمران کی عادت تو تم جانتی ہو۔ یہ ایسے ڈرامے کرتا رہتا ہے" ـــــ صفدر نے جولیا کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تم میرا نکاح پڑھاتے ہو تنویر کے ساتھ یا نہیں ـــــ ہاں یا ناں میں جواب دو" ـــــ جولیا نے فیصلے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی ذہنی طور پر شدید ڈپریشن کا شکار ہو چکی تھی۔ اور تنویر کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا تھا جیسے اُسے اچانک بیٹھے بٹھائے ہفت اقلیم کی دولت مل رہی ہو۔

"لیکن وہ چھوہارے" ـــــ عمران نے پھر لقمہ دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"میں لے آؤں چھوہارے" ـــــ تنویر نے جھکتے ہوئے کہا۔

"ویسے نہ لے آنا ـــ جیسے میں نے عمران کے کھائے ہیں ـــ آدمی غریب تھا تو کیا ہوا ـــ آخر اس نے پینٹ فیکٹری سنبھالنی ہے۔ کہیں سے اُدھار ہی پکڑ لیتا" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم چپ رہو" ـــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کس عمران کی بات کر رہے ہیں آپ" ـــ؟ اچانک صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"یار ـــ وہ عمران رضا ـــ ڈیڈی کے باورچی کا بیٹا ـــ جیسے چھوہارے تھے ویسی ہی پینٹ فیکٹری ہوگی ـــ اب تک پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں ایک چھوہارا کھا کر" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا اس طرح چونکی جیسے اُسے بچھو نے کاٹ لیا ہو۔

"کیا مطلب! ـــ تو نکاح عمران رضا کا ہوا ہے ـــ تمہارے ڈیڈی کے باورچی کے بیٹے کا ـــ لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ ڈیڈی نے اماں بی کی کنپٹی پر ریوالور رکھ دیا تھا" ـــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور اب صفدر سمیت سب ساتھیوں کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ رینگنے لگی تھی۔

"یہ اب بکواس کر رہا ہے ـــ اس کا اپنا نکاح ہوا ہے" ـــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم خاموش رہو" ـــ جولیا نے بُری طرح تنویر کو جھاڑ دیا اور تنویر منہ بنا کر خاموش ہو رہا۔

"اس نے مجھے یہی بتایا تھا ـــ اس کے ڈیڈی نے اس کی اماں بی

کی کنپٹی پر ریوالور رکھ دیا تھا ـــ بیچارہ بڑا پریشان تھا ـــ وہ تو مالی کی بیٹی سے شادی کرنا چاہتا تھا ـــ اسی لئے شاید وہ سڑے ہوئے چھوہارے لے آیا تھا" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہیں گولی مار دونگی ـــ سمجھے ـــ میں واقعی تمہیں گولی مار دونگی"۔ جولیا نے یکلخت ہسٹریائی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے الماری کی طرف دوڑی۔

"مم ـــ مم ـــ میں چھوہارے لے آؤں" ـــ عمران نے اٹھکر بیرونی دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے کہا۔ لیکن صفدر نے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"سنو! ـــ ہمیں اس طرح آپ پریشان کر کے اب بھاگ نہیں سکتے۔ اب آپ کو ڈنر کھلانا پڑے گا" ـــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"باپ رے ـــ تم ایسا نہیں کر سکتے کہ چھوہارے کھا لو ـــ ویسے جولیا کو تو بہت شوق ہے ـــ کیوں جولیا" ـــ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اب تمہارے مرنے کے چاول کھاؤں گی" ـــ جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

"یار صفدر! ـــ تم بڑے غلط آدمی ہو ـــ خوامخواہ سارا کھیل خراب کر دیا ـــ بڑی مشکل سے تو جولیا تنویر کے ساتھ نکاح پر راضی ہوئی تھی۔ اب دیکھو! ـــ تنویر کیسے منہ بنائے بیٹھا ہے" ـــ عمران نے کہا۔

"یو شٹ اپ! ـــ تمہاری حرکتیں اب برداشت سے باہر ہوتی جا رہی ہیں ـــ میں جا رہا ہوں" ـــ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سوچ لو —— ایسا نہ ہو کہ یہاں واقعی چھوہاروں کی دعوت ہو جائے"۔
عمران نے کہا۔
"رک جاؤ تنویر! —— کیا ہو گیا ہے تمہیں —— الجھا نہ کیا کرو"۔
کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر تنویر کو روکتے ہوئے کہا اور تنویر ہنس پڑا۔
"ویسے ایک بات ہے —— اس کی ایکٹنگ اب نکھرتی جا رہی ہے"۔
تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"کسی روز اسی ایکٹنگ کا ہی شکار ہو جائیں گے عمران صاحب —— مجھے نظر آ رہا ہے کہ کسی روز جولیا نے واقعی گولی مار دینی ہے —— ویسے عمران صاحب! —— آپ کو آخر سوجھی کیا"۔ —— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"یار! —— کام کاج تو آجکل ہے نہیں —— آوارہ گردی کرتے کرتے تھک گیا ہوں —— میں نے سوچا کہ چلو چھوہارے کھاتے جائیں۔ ویسے تو جولیا نے ماننا نہ تھا —— میں نے سوچا شاید مجھے ویلیسٹرن کارمن جانے سے روکنے کے لئے وہ دوسرے نکاح کے لئے تیار ہو جائے —— لیکن یہاں تو مسئلہ ہی الٹ ہو گیا"۔ —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جولیا —— پلیز ادھر آؤ —— کوئی ڈنر کا پروگرام بنائیں"۔ —— صفدر نے جولیا کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ جولیا ابھی تک کچن میں تھی۔
"پہلے وہ میرے لئے چائے تو بنا لے —— ویسے اس قدر سست عورت میں نے زندگی میں نہیں دیکھی —— گھنٹہ ہو گیا ہے چائے چائے کہتے —— لیکن ابھی تک ایک پیالی چائے نہیں ملی —— جس کے گھر جائے گی وہ بھی سر پکڑ کر روئے گا"۔ —— عمران نے کہا۔
"تمہارے گھر نہیں جاؤں گی —— منہ دھو رکھو —— اور سنو! —— کوئی

چائے وائے نہیں ہے —— میں تمہاری ملازمہ نہیں ہوں"۔ —— جولیا نے کچن سے نکلتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔
"یار تنویر! —— تم ہی کوئی سفارش کرو —— سنا ہے بہنیں بھائیوں کی بات جلدی مان جایا کرتی ہیں"۔ —— عمران نے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔
"تم پھر بکواس پر اتر آئے"۔ —— تنویر نے ہنستے ہوئے کہا۔
"کمال ہے —— کیا زمانہ آ گیا ہے —— اس قدر مقدس رشتہ بھی اب بکواس میں شامل ہو گیا ہے —— توبہ توبہ قیامت کی نشانی ہے یہ"۔
عمران نے بڑھی بوڑھیوں کے سے انداز میں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا اور اس بار تنویر بھی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
"اچھا اب آپ ڈنر کہاں کھلا رہے ہیں —— میرا خیال ہے کہ شوبرا میں ڈنر کھایا جائے —— کیوں جولیا"۔ —— صفدر نے کہا۔
"بالکل —— شوبرا ٹھیک رہے گا"۔ —— جولیا نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"چلیں عمران صاحب اٹھیں —— اب کوئی بہانہ نہیں چلے گا"۔ —— صفدر نے عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔
"م —— م —— مگر یار! —— وہ ویلیسٹرن کارمن —— وہ سکس ایونیو"۔
عمران نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اسے ہی ویلیسٹرن کارمن سمجھ لیں"۔ —— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور اس نے عمران کو بازو سے پکڑ کر کھینچ لیا۔

"لیکن وہ نعمانی ۔۔۔ وہ تو شامل نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"ارے ۔۔۔ اوہ ہاں ۔۔۔ مجھے تو یاد ہی نہیں رہا ۔۔۔ ایکسٹو نے نعمانی کے متعلق پوچھا تھا" ۔۔۔ جولیا یکلخت اچھل پڑی۔
لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور نعمانی اندر داخل ہوا۔
"واہ ۔۔۔ اسے کہتے ہیں کالی زبان ۔۔۔ ادھر نام لیا ادھر صاحب موجود" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
"کیا بات ہے ۔۔۔ آج عمران صاحب بڑے چہک رہے ہیں"۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم بتاؤ نعمانی ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے ۔۔۔ ایکسٹو نے ابھی تھوڑی دیر پہلے فون کیا تھا" ۔۔۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔
"رپورٹ کیا ہونی ہے ۔۔۔ فلیٹ کو تالا لگا ہوا ہے اور بس ۔۔۔ میں تو وہاں کھڑے کھڑے جب سوکھ گیا تو تنگ آکر واپس چلا آیا"۔ نعمانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"یعنی سوکھ کر چھوارا بن گئے ۔۔۔ لو بھئی تنویر ۔۔۔ مبارک ہو۔ اتنا بڑا چھوارا خود چل کر آ گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم چپ رہو ۔۔۔ مجھے ایکسٹو کو رپورٹ دینی ہے" ۔۔۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے رسیور اٹھا کر ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ایکسٹو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔
"جولیا بول رہی ہوں جناب ۔۔۔ نعمانی ابھی واپس آیا ہے۔ اس

نے رپورٹ دی ہے کہ فلیٹ کو مستقل تالا لگا ہوا ہے" ۔۔۔ جو
نے کہا۔
"ہونہہ ۔۔۔ تمہاری آواز بتا رہی ہے کہ اب تم نارمل ہو چکی ہو
کیا عمران چلا گیا ہے" ۔۔۔؟ ایکسٹو نے پوچھا۔ اور جولیا اپنے جذبا
پر خود ہی شرمندہ سی ہو گئی۔
"نہیں جناب ۔۔۔ موجود ہے ۔۔۔ ویسے جناب ۔۔۔ وہ تنگ
بہت کرتا ہے" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اسے رسیور دو" ۔۔۔ ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور جولیا
رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔
"یس ۔۔۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ
عمران نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔
"تم نے اب سیکرٹ سروس کو واقعی تنگ کرنا شروع کر دیا ہے
اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں اس کی سزا ملنی چاہئے ۔۔۔ تم
کرو کہ ابھی جا کر ہارڈی کے فلیٹ کی تلاشی لو ۔۔۔ اور پھر مجھے براہ راس
رپورٹ دو" ۔۔۔ ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔
"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر سر ۔۔۔ ہم تو شوبرا میں ڈنر کھانے جا رہے ہیں
آج تنویر نے وعدہ کیا ہے وہاں ڈنر کھلائے گا" ۔۔۔ عمران
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"جو میں کہہ رہا ہوں ۔۔۔ وہ کرو" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک
نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"لو بھئی تمہارا باس تو ناراض ہو گیا" ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ

...وتے منہ بنا کر کہا۔
"آپ بھاگ نہیں سکتے ——— آپ ڈنر کی رقم ہمارے حوالے کریں ——— ہم
...ود کھالیں گے" ——— صفدر نے ضد کرتے ہوئے کہا۔
"رقم اور میرے پاس ——— لاحول ولا قوۃ ——— یہ کسی دشمن نے اڑائی
ہوگی" ——— عمران نے کہا
"سنو عمران! ——— تم نے ہمیں بے حد تنگ کیا ہے اس لئے اب ڈنر
تو تمہیں کھلانا ہی پڑے گا ——— یہ میرا فیصلہ ہے ——— ہم رات
دس بجے شوبرا میں تمہارا انتظار کریں گے ——— اور اگر تم نہ آئے تو پھر
دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں" ——— جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔
"ارے باپ رے ——— ابھی سے یہ حالت ہے ——— اوہ عزیز یار!
ذرا سمجھانا ——— آخر بڑے کب کام آتے ہیں ——— کچھ ادب ہوتا ہے
مجازی خدا کا" ——— عمران نے سہم کر کہا اور پھر تیزی سے بیرونی
دروازے کی طرف مڑ گیا۔
"رات دس بجے ——— سن لیا ناں" ——— جولیا کی ایک بار پھر غراتی
ہوئی آواز سنائی دی اور عمران کان لپیٹے اس طرح فلیٹ کی سیڑھیاں
اترنے لگا۔ جیسے موت اس کا تعاقب کر رہی ہو۔ اور چند لمحوں بعد اس
کی کار دانش منزل کی طرف دوڑی جا رہی تھی۔ وہ بلیک زیرو کا اشارہ
سمجھ گیا تھا کہ بلیک زیرو اسے بلانا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے
براہ راست رپورٹ کی بات کی تھی۔
"ہاں! ——— اب بتاؤ کیا بات ہے ——— ایک تو جب بھی کوئی مجھے
ڈنر کھلانے کا وعدہ کرے۔ تم ٹپک پڑتے ہو" ——— عمران نے

آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔
"عمران صاحب! ——— سر سلطان کا فون آیا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے
کہ کوئی اہم مسئلہ ہے اس لئے عمران کو کہو کہ مجھے فوراً ملے یا مجھ سے رابطہ
قائم کرے" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ایک تو یہ بوڑھے سر دوسروں کو بھی جینے نہیں دیتے ——— بیٹھے
اہم مسائل ڈھونڈتے رہتے ہیں" ——— عمران نے جھلاتے ہوئے
انداز میں کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور سر سلطان ک...
نمبر ڈائل کرنے لگا۔
"یس ——— پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں ——— ذرا اپنے باس سے بات تو کراؤ" ———
عمران نے کہا۔
"یس سر ——— ہولڈ آن کیجئے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند
لمحوں بعد سر سلطان کی آواز رسیور پر گونجی۔
"عمران بیٹے! ——— میں سلطان بول رہا ہوں ——— تمہارے لئے
ایک اہم خبر ہے" ——— سر سلطان نے کہا۔
"کیا ہوا ——— کیا وہ شادی پر رضامند ہو گئی ہے ——— ویری گڈ
لیکن خرچہ سارا آپ کو کرنا ہوگا ——— ڈیڈی کو تو آپ جانتے ہیں ایک
نمبر کنجوس ہیں" ——— عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دوسری
طرف سے سر سلطان ہنس پڑے۔
"میرا خیال ہے کہ اب تمہاری شادی کے بارے میں سنجیدگی سے سوچ...

پڑے گا —— اب چوبیس گھنٹے تمہاری زبان پر شادی کا ہی لفظ رہتا ہے" —— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا —— یعنی ویسے تو آپ ہر کام کے بارے میں یہی کہتے رہتے ہیں کہ میں سنجیدہ ہوں —— لیکن جب میری شادی کی بات ہو تو سنجیدگی سے صرف سوچنے پر ہی ٹرخا دیں گے —— یہ تو بڑی زیادتی ہے" عمران نے کہا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے —— ہو جائے گی شادی —— تم فکر نہ کرو —— ویسے وہ اہم اطلاع یہ ہے کہ نارتھ کانگو کے چیف آف سیکرٹ سروس نے ایک خفیہ اطلاع بھیجی ہے کہ پوری دنیا میں ناجائز اسلحہ کا کاروبار کرنے والی بین الاقوامی تنظیم بگ ہیڈ پاکیشیا میں اسلحہ کی بڑی کھیپ بھجوا رہی ہے —— انہیں یہ اطلاع ایک ایسے کانگو گوریلے نے دی ہے جو ویسے تو باغیوں سے ملا ہوا ہے —— لیکن در پردہ وہ حکومت کا حامی ہے —— یہی تنظیم نارتھ کانگو میں باغی گوریلوں کو بڑے پیمانے پر اسلحہ فروخت کر رہی ہے —— اور نارتھ کانگو کی حکومت اس سلسلے میں روک تھام میں مصروف تھی اس لئے انہیں یہ اطلاع ملی تو انہوں نے خفیہ طور پر ہمارے ملک کو آگاہ کیا ہے" —— سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن نارتھ کانگو میں تو اسلحہ نہیں بنتا —— اور بگ ہیڈ جیسی بڑی تنظیم نارتھ کانگو میں تو ہیڈ کوارٹر نہیں بنا سکتی —— پھر ہمارے ملک میں اسلحہ آنے کی خبر نارتھ کانگو کے آدمی کو کیسے ہو گئی —— ؟" عمران نے بھی سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے کہا۔

"میری ان کے چیف سے فون پر بات ہوئی تھی —— مجھے معـ
تھا کہ تم یہ سوال کرو گے —— اس لئے میں نے ان سے مزید تفصیلا
چاہی تھیں —— انہوں نے بتایا ہے کہ اسلحے کی بڑی کھیپ نارتھ کا
کے گوریلوں نے طلب کی تھی —— لیکن بگ ہیڈ والوں نے انہیں جـ
جواب دیا کہ ایک بھاری کھیپ پاکیشیا جا رہی ہے اس کے بعد تمہارا
ہے —— اس طرح انہیں پتہ چلا کہ پاکیشیا بھی بگ ہیڈ کا اڈہ بـ
گیا ہے" —— سر سلطان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے —— میں دیکھ لوں گا —— لیکن اسلحہ کی آمد کی
اور چیکنگ کے لئے تو پورا محکمہ قائم ہے" —— عمران نے سنجیدو
میں پوچھا۔

"تمہاری بات درست ہے —— اور شاید یہ اطلاع تمہارے
آجائے کہ سپیشل آفیسر اینٹی سمگلنگ شاف جسے ابھی حال ہی میں خصو
طور پر اس پوسٹ پر تعینات کیا گیا تھا کو بھرے بازار میں ابھی دو گھنٹے
گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے —— قاتل پکڑا نہیں جا سکا" ——
سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوہ! —— اس کا مطلب ہے کہ مسئلہ واقعی سنجیدہ ہے —— ٹھ
ہے۔ میں چیک کرتا ہوں" —— عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف
سے —— "او کے" —— کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا اب ا
کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔

"لیکن عمران صاحب! —— ہمارے ملک میں ایسے حالات تو موجو
نہیں ہیں جس کی بنا پر اسلحے کی اتنی بڑی کھیپ منگوائی جائے" —— بلکہ

کہا۔ وہ لاؤڈر پر سر سلطان اور عمران کی بات چیت بیٹھا سن رہا تھا۔

"حالات پیدا کئے جا سکتے ہیں ظاہر ہے ــــ اور مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ یہاں کوئی لمبی گیم کھیلی جا رہی ہے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا رخ اپنی طرف گھمایا اور اس پر ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ــــ ہیلو ــــ عمران کالنگ۔ اوور" ــــ عمران نے فریکوئنسی سیٹ کر کے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ــــ ٹائیگر اٹنڈنگ۔ اوور" ــــ چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے ڈرنی کی۔ اوور" ــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"جناب! ــــ وہ معمول کے کاموں میں مصروف ہے ــــ کوئی مشکوک سرگرمی اس نے نہیں دکھائی ــــ میں اس کی نگرانی کر رہا ہوں۔ اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"یہ جولی کون ہے ــــ اسے جانتے ہو۔ اوور" ــــ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"یس سر! ــــ اچھی طرح جانتا ہوں ــــ بلیو ہون بار کا مالک ہے۔ اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس جولی کا کوئی آدمی ہے مارٹی ــــ وہ شاید اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث ہے ــــ ڈرنی نے اس کے متعلق جولی سے میرے جانے کے بعد بات کی ہے ــــ لیکن جولی کے بقول مارٹی اور اس کا ساتھی کئی دوروں سے غائب ہیں ــــ وہ ایگل اسکوائر میں رہتے ہیں لیکن میں نے معلوم کیا ہے۔ اس کے فلیٹ کو مستقل تالا لگا ہوا ہے ــــ تم ایسا کرو کہ مارٹی کے فلیٹ کی مکمل تلاشی لو ــــ شاید وہاں سے کوئی کلیو مل جائے ــــ جولی کا میں خود پتہ کرتا ہوں۔ اوور" ــــ عمران نے کہا۔

"سر! ــــ میں معلوم کر لیتا ہوں ــــ ویسے آپ کی اطلاع درست ہے جولی کے متعلق زیر زمین دنیا میں یہ افواہیں موجود ہیں کہ اس کا اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث کسی بین الاقوامی پارٹی سے لنک ہے لیکن آج تک بظاہر اس کی ایسی کوئی سرگرمی سامنے نہیں آئی۔ اوور" ــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ میں اسے دیکھ لیتا ہوں ــــ تم مارٹی کے فلیٹ کی تلاشی لے کر مجھے رپورٹ دو ــــ اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر کا بٹن اس نے آف کر دیا۔

"بلیک زیرو! ــــ تم ایسا کرو کہ جولیا کو کہہ دو کہ وہ اپنے ممبرز کے ہمراہ گھاٹ کی نگرانی کریں ــــ یہ اسلحے کی سمگلنگ سمندر کے راستے ہی ہو سکتی ہے ــــ اگر وہاں کوئی مشکوک آدمی نظر آجائے تو کام آسان ہو جائے گا" ــــ عمران نے بلیک زیرو کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ نے بتایا نہیں کہ یہ مارٹی وغیرہ کا کیا سلسلہ ہے ــــ کیا آپ سر سلطان کی اطلاع سے پہلے ہی اس کیس پر کام کر رہے ہیں" ــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"دراصل بات یہ ہے کہ میرا ہمسایہ بحریہ کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا ہے ــــ اس سے کسی نے قدیم لائٹ ہاؤسز کی فائل جبراً چھین لی ہے

اس فائل سے میں نے اندازہ لگایا تھا کہ قدیم لائٹ ہاؤس سمگلنگ کے سلسلے میں ہی کام آسکتے ہیں ۔۔۔۔ بس اسی اندازے پر میں ٹائیگر کے ساتھ ڈرنی سے ملا تھا اور خود کو اسلحے کا ایک فرضی گاہک ظاہر کیا ہے ۔ لیکن ڈرنی اس دھندے میں ملوث نہیں ہے ۔۔۔ وہ صرف سودے کی غرض سے ادھر اُدھر ہاتھ پیر مار رہا ہے ۔۔۔۔ البتہ اس سے ملنے کا یہ فائدہ ہوا ہے کہ جولی کا نام سامنے آیا ہے اور ٹائیگر کی اطلاع کے مطابق جولی کے متعلق اسلحے کی سمگلنگ میں ملوث ہونے کی افواہیں موجود ہیں چنانچہ اب جولی کو ٹٹولنا ضروری ہو گیا ہے ۔۔۔۔ پہلے تو میں صرف اپنے ہمسائے کی غرض سے وہ فائل حاصل کرنا چاہتا تھا ۔۔۔۔ لیکن اب سر سلطان کی اطلاع کے بعد یہ مسئلہ سیریس ہو گیا ہے "۔۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" لیکن کیا یہ فائل ڈرنی نے اڑائی تھی ۔۔۔۔ جو آپ براہ راست اس تک پہنچ گئے " ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" ارے نہیں ۔۔۔ یہ لمبی کہانی ہے ۔۔۔ جس کار کے ذریعے یہ واردات کی گئی تھی وہ کیفے جالسن کے مالک جانسن کی ملکیت تھی ۔۔۔۔ اس جالسن نے ساحل سمندر پر ایک میلہ کرانے کا پروگرام بنایا تھا جس میں جدید ترین اسلحے کی شوٹنگ کا سٹال تھا ۔۔۔۔ لیکن یہ میلہ ناکام ہو گیا ۔ البتہ اس کار میں سے ایک اخبار پولیس کو ملا ۔ جس پر اس سٹال والی خبر کے گرد سُرخ نشان موجود تھا ۔۔۔۔ اس سے مجھے اسلحے کی سمگلنگ کا خیال آیا ۔۔۔۔ چنانچہ میں جانسن سے ملا ۔ لیکن وہ بیچارہ بے ضرر آدمی تھا ۔ اس کی کار چوری ہوئی تھی ۔ البتہ اس نے ڈرنی کا حوالہ دیا تھا جس کے بعد

میں ڈرنی کے پاس گیا اور اب وہاں سے جولی اور مارٹی کے نام سامنے آئے ہیں " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" کمال ہے ۔۔۔ سر سلطان نے تو اب اطلاع دی ہے لیکن آپ تو پہلے ہی اس کیس پر خاصا کام کر چکے ہیں " ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" میں نے تھانیدار چوہدری رسالت اور سپاہی افضل خان کی گھرکیاں بھی سنی ہیں ۔۔۔ ایسے نہیں کہ یہاں کرسی پر بیٹھے بیٹھے سارا کام ہو جاتا ہے " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی مڑ گیا ۔

" آپ نے کیا گھرکیاں سنی ہیں اس بیچارے تھانیدار اور سپاہی کی ہی نحوست آگئی ہو گی " ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے بڑبڑا کر کہا ۔ اور ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا تاکہ جولیا کو ساحل سمندر پر مشکوک افراد کی تلاش کی ہدایت دے سکے ۔

"ھاں! ـــ کیا رپورٹ ہے تمہاری جیگر" ـــ ڈکسن نے کرسی پر
بیٹھتے ہوئے کہا۔
"باس! ـــ میں نے جائزہ لے لیا ہے ـــ وہ لائٹ ہاؤس ہمارے
مشن کے لئے بالکل مناسب رہے گا ـــ یہ دیکھئے جائزہ رپورٹ" ـــ
جیگر نے ایک کاغذ ڈکسن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"ہوں ـــ ٹھیک ہے ـــ یہ واقعی بڑی کھیپ کے لئے مناسب
رہے گا۔ لیکن وہاں ہمیں آدمی بہت سے چاہیئے ہوں گے۔ ایک دو
آدمیوں سے بات نہیں بنے گی" ـــ ڈکسن نے کاغذ پڑھتے
ہوئے کہا۔
"تو پھر یہاں مقامی لوگ ہائر کر لیتے ہیں ـــ جس طرح مارٹی اور لوٹی
ہائر کئے گئے تھے" ـــ جیگر نے جواب دیا۔
"نہیں! ـــ یہ سلسلہ اب بے حد لمبا ہوتا جاتا ہے ـــ میں نے

لی سے بات چیت کر لی ہے ـــ اب ہمیں بڑے پیمانے پر یہاں
ا ہوگا اور میں اس لائٹ ہاؤس کو انتہائی خفیہ رکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ
ہے حکومت کی ایجنسیاں لازماً حرکت میں آئیں گی ـــ اور اگر کوئی
تای آدمی ان کے ہتھے چڑھ گیا تو پورا کھیل ہی بگڑ جائے گا۔ اس لئے
یں اپنی تنظیم کے آدمی منگوانے ہوں گے" ـــ ڈکسن نے ہونٹ
ٹتے ہوئے کہا۔
"تو کیا آپ یہ ہیڈ کوارٹر چھوڑ دیں گے" ـــ ؟ جیگر نے چونک
ر پوچھا۔
"یہ تو رہے گا ـــ لیکن یہاں صرف تم رہو گے۔ کیونکہ مال کی ڈولی
ک لئے یہ سب سے مناسب جگہ ہے ـــ لیکن یہاں ہم بہت زیادہ
ں سٹاک نہیں کر سکتے اس لئے سٹاک لائٹ ہاؤس میں ہوگا ـــ ہم
ں مال وصول کر کے خفیہ طور پر اسے لائٹ ہاؤس میں شفٹ کر دیں
ے ـــ اس طرح اگر کبھی یہ اڈہ سامنے آ بھی جائے تو یہاں سے
برآمد نہ ہو سکے گا ـــ اور ہمارا لائٹ ہاؤس والا اڈہ بالکل محفوظ
ہے گا" ـــ ڈکسن نے کہا۔
"ٹھیک ہے باس! ـــ آپ کا خیال درست ہے" ـــ جیگر
نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
"میں چیف باس سے بات کرتا ہوں" ـــ ڈکسن نے کہا اور اٹھ
کر دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا اور جیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور باہر چلا گیا۔
ڈکسن نے الماری کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ریڈیو نما آلہ
نکالا۔ اس پر صرف دو بٹن لگے ہوئے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہیڈ فون منسلک

دنیا میں پھیلی ہوئی بگ ہیڈ کے چیف باس کی آواز تھی جو آج تک کبھی کسی کے سامنے نہ آیا تھا اور صرف ایجنٹ ہی اس کی آواز سن سکتے تھے باقی تنظیم کے افراد تو اس سے بھی محروم تھے۔

"سر! — میں پاکیشیا سے ڈکسن بول رہا ہوں۔ اوور" — ڈکسن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس — کیا رپورٹ ہے۔ اوور" — ؟ دوسری طرف سے چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور ڈکسن نے اسے یہاں آنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم پاکیشیا میں بگ ہیڈ کا باقاعدہ ہیڈ کوارٹر قائم کرنا چاہتے ہو۔ اوور" — چیف باس نے پوری تفصیل سننے کے بعد کہا۔

"یس باس! — یہاں کے حالات ہمارے کاروبار کے لئے مناسب رہیں گے — اور ویسے بھی یہاں ہیڈ کوارٹر بنا لینے کے بعد ہم پورے ایشیا کو یہیں سے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اوور" — ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے وہاں کی سرکاری ایجنسیوں کے بارے میں چھان بین کی ہے اوور — ؟ چیف باس نے پوچھا۔

"یس باس — پوری تفصیل سے باس! — یہ لوگ انتہائی پسماندہ ہیں — ان کے پاس چیکنگ کے جدید ترین آلات بھی موجود نہیں ہیں — پھر یہاں رشوت کا بڑا زور ہے۔ یہاں بڑے سے بڑا کام رشوت سے آسانی سے کرایا جا سکتا ہے۔ انٹی سمگلنگ سٹاف

سے لیکر سنٹرل انٹیلی جنس تک ہر جگہ رشوت چلتی ہے۔ اوور" — ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں! — لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تو ہیڈ کوارٹر میں بھی کچھ سنا گیا ہے کہ وہ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ سروس ہے۔ اوور" — چیف نے کہا۔

"سیکرٹ سروس! — اوہ اس بارے میں تو میرے پاس کوئی رپورٹ نہیں ہے سر! — اور نہ ہی اس بارے میں مجھے خیال آیا — کیونکہ پہلے بھی ہم نے جہاں ہیڈ کوارٹر قائم کئے ہیں — وہاں سیکرٹ سروس کے بارے میں تو کچھ نہیں سوچا گیا۔ کیونکہ یہ کام سیکرٹ سروس کی لائن میں نہیں آتا۔ اوور" — ڈکسن نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے — لیکن مجھے مافیا اور دوسری تنظیموں سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سننے میں آیا ہے۔ اب تک تو تمہیں صرف جائزے کے لئے بھیجا گیا تھا اس لئے میں نے سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہیں کوئی ہدایات نہ دی تھیں — لیکن اب تمہاری رپورٹ کے مطابق اگر وہاں مستقل ہیڈ کوارٹر قائم کرنا ہے تو پھر ہمیں اس پہلو کا بھی جائزہ لینا ہو گا — تم ہولڈ آن کرو — میں اس کی فائل منگوانے کے بعد تم سے بات کرتا ہوں۔ اوور" — چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا جلتا ہوا بلب بجھ گیا اور ڈکسن نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اسے سیکرٹ سروس کے بارے میں تو خیال ہی نہ آیا تھا اور اب چیف باس نے جس انداز میں یہاں کی سیکرٹ سروس کے بارے میں بات کی تھی اس سے وہ اسی نتیجے پر پہنچا تھا کہ

یہاں ہیڈکوارٹر قائم کرنے سے پہلے سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ضروری ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ چیف باس بڑے بڑے سیکرٹ ایجنٹوں کو کبھی گھاس نہیں ڈالتا۔ لیکن اس پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس کے بارے میں اس کے الفاظ بتا رہے تھے کہ وہ اسے بہت زیادہ اہمیت دے رہا ہے اور یہی بات اس کے لئے حیرت انگیز تھی۔

"ہیلو ڈکسن۔ اوور" —— چند لمحوں بعد سرخ بلب دوبارہ جل اٹھا اور ساتھ ہی چیف باس کی آواز اس کے کانوں میں گونج اٹھی۔

"یس باس! —— اوور" —— ڈکسن نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل منگوا کر دیکھ لی ہے —— اس فائل کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی ایکریمیا اور روسیاہ جیسی سپر پاور سے بھی زیادہ خوفناک ہے —— فائل کے مطابق تو ایکریمیا اور روسیاہ کی انتہائی ترقی یافتہ سیکرٹ سروسز بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں طفل مکتب کی حیثیت رکھتی ہیں —— اس لحاظ سے تو یہاں ہیڈکوارٹر قائم کرنا خود مصیبت کو دعوت دینا ہے۔ اوور"

چیف باس نے کہا اور ڈکسن کی آنکھیں چیف باس کی بات سن کر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اگر اسے یقین نہ ہوتا کہ وہ واقعی چیف باس سے براہ راست بات کر رہا ہے تو شاید وہ اس بات پر بھی شک میں مبتلا ہو جاتا کہ کیا وہ واقعی یہ بات بگ ہیڈ کے چیف باس نے کی ہے۔

"سر! —— یہ کیسے ممکن ہے کہ اس پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس ایسی ہو۔ اوور" —— ڈکسن سے آخر کار نہ رہا گیا تو اس نے بات کر ہی دی حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ الفاظ خود بخود اس کی زبان سے پھسل گئے ہیں۔

"ڈکسن! —— کیا تم ہوش میں ہو۔ اوور" —— ؟ چیف باس نے کڑک دار لہجے میں کہا۔

"سوری باس! —— دراصل حیرت کی زیادتی سے الفاظ میرے منہ سے نکل گئے ہیں۔ اوور" —— ڈکسن کو جیسے ہی اپنے الفاظ کا احساس ہوا وہ خوف سے کانپنے لگا۔

"ہونہہ! —— واقعی یہ بات اتنی حیرت انگیز ہے کہ تمہارا ردعمل ایسا ہونا چاہئے —— ورنہ تم جانتے ہو کہ ان الفاظ کی ادائیگی کے بعد تمہاری زبان ہمیشہ کے لئے بے حرکت کر دی جاتی —— بہرحال یہ لاسٹ وارننگ ہے —— اور سنو! —— تم فی الحال اسی چھوٹے پیمانے پر کام کرو۔ اور فوری طور پر اس جولی کا بھی خاتمہ کر دو —— میں بگ ہیڈ کے نمبر ٹو ایجنٹ چوشان کے ذمے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن لگا رہا ہوں —— وہ تم سے خود رابطہ کرے گا اور جب اس کا مشن مکمل ہو جائے گا تو اس کے بعد تمہاری رپورٹ پر عمل درآمد کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا —— اوور اینڈ آل" —— چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ڈکسن نے طویل سانس لیتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کئے اور پھر ہیڈفون اتار دیا۔ اس کا سانس خاصا تیز تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وہ واقعی موت کے منہ سے واپس آیا ہے۔

وہ چند لمحے خاموش بیٹھا رہا پھر اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز ابھری اور جیگر اندر داخل ہوا۔

"یس باس" —— جیگر نے کہا۔

" جیگر۔ چیف باس نے فی الحال سارا پروگرام روک دیا ہے ۔۔۔ یہاں کی سیکرٹ سروس دنیا کی خوفناک ترین سیکرٹ سروس ہے اور چیف باس نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک یہاں کی سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک یہاں ہیڈ کوارٹر قائم نہیں ہو سکتا اور چیف باس نے جولی کے خاتمے کا حکم دیا ہے تاکہ اس کے ذریعے بگ ہیڈ کا راز لیک آؤٹ نہ ہو جائے۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر جا کر جولی کا خاتمہ کر دو " ۔۔۔ ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن باس ! ۔۔۔ جولی کے ذریعے تو ہم مال سپلائی کر رہے ہیں اور یہ نئی کھیپ بھی اس کے ذریعے آگے جائے گی۔ اگر اُسے فوری طور پر ہلاک کر دیا گیا تو یہ مال بھی رُک جائے گا اس لئے کیوں نہ اُسے یہیں بلوا لیا جائے اور پھر اس سے پارٹی کا معلوم کر کے اُسے ہلاک کر دیا جائے تاکہ کم از کم یہ مال تو نکل جائے " ۔۔۔ جیگر نے کہا۔

" جیگر !۔۔۔ کیا تم نہیں جانتے کہ چیف باس کے حکم کی فوری تعمیل ہو لازمی ہے۔ جب اس نے جولی کے خاتمے کا حکم دیدیا ہے تو اس میں ایک لمحے کی دیر بھی ہم سب کے لئے جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔ مال سپلائی ہوتا ہے یا نہیں ۔۔۔ یہ بعد کا مسئلہ ہے۔ چیف باس کے حکم کی تعمیل پہلے ہونی چاہیئے۔ اور دوسری بات یہ کہ میں جولی پر یہ اڈہ کسی طور پر بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا ۔۔۔ تم فوری طور پر جولی کا خاتمہ کر دو۔ ہم فی الحال یہ مال لائٹ ہاؤس میں سٹاک کر دیں گے۔ بعد میں دیکھا جائے گا کہ کیا ہو گا ہے " ۔۔۔ ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس !۔۔۔ حکم کی تعمیل ہو گی " ۔۔۔ جیگر نے مؤدبانہ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سنو ! ۔۔۔ جولی کو فوری ہلاک بھی ہونا چاہیئے اور تمہارا کلیو بھی کسی کو نہ ملنا چاہیئے ۔۔۔ یہ ضروری ہے " ۔۔۔ ڈکسن نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں باس !۔۔۔ جیگر کے لئے یہ کام بے حد معمولی ہے " جیگر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" او۔ کے جاؤ ! ۔۔۔ اور پھر مجھے رپورٹ کرو تاکہ میں تمہارے ساتھ چل کر خود اس لائٹ ہاؤس کا معائنہ کروں ۔۔۔ اب ہمیں اس کے استعمال کی فوری ضرورت پڑ گئی ہے " ۔۔۔ ڈکسن نے کہا۔

" یس باس ! ۔۔۔ میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں یہ کام مکمل کر کے آرہا ہوں " ۔۔۔ جیگر نے کہا اور سلام کر کے تیزی سے واپس مڑ گیا۔

اس کے جانے کے بعد ڈکسن اٹھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر واپس الماری میں رکھا اور پھر الماری میں رکھی ہوئی لائٹ ہاؤس والی فائل نکال کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب وہ اسے تفصیل سے پڑھنا چاہتا تھا۔ تاکہ کوئی پوائنٹ سامنے آنے سے نہ رہ جائے۔ ویسے وہ دل میں سوچ رہا تھا کہ اس بار وہ خوشان سے مل کر خود بھی یہاں کی سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرے گا۔ تاکہ چیف باس کی نظروں میں اس کی کارکردگی اور بڑھ جائے۔ کیونکہ چیف باس نے جس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اہمیت دی تھی اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کے خلاف کام کر کے وہ اپنا عہدہ یقیناً بڑھوا لینے میں کامیاب رہے گا۔

عمران نے کار دارالحکومت کے شمالی حصے میں واقع بلیو ہیون بار کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ بلیو ہیون بار اس نے سڑک پر سے گذرتے ہوتے تو کئی بار دیکھا تھا لیکن اس سے پہلے اُسے اندر جانے کی کبھی ضرورت پیش نہ آئی تھی۔ اس لئے وہ جولی وغیرہ سے واقف بھی نہ تھا۔

ابھی عمران کار کا دروازہ لاک کر ہی رہا تھا کہ اچانک سائرن بجاتی ہوئی کئی پولیس گاڑیاں تیزی سے چوک سے مڑیں اور پھر وہ سب بلیو ہیون بار کے سامنے رُک گئیں۔ دوسرے لمحے اس میں سے پولیس کے سپاہی اور افسر نکل کر بار کے اندر داخل ہو گئے۔ عمران نے منہ بنا لیا۔ اس وقت پولیس کا وہاں ٹپک پڑنا اس کے کام میں رکاوٹ کا باعث بن سکتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ پولیس کو روک تو نہ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ بھی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازے کے باہر کھڑے ہوئے دو سپاہیوں نے

اُسے روک لیا۔

"آپ اندر نہیں جا سکتے —— اندر قتل ہو گیا ہے اور آفیسر تفتیش کر رہے ہیں" —— ایک سپاہی نے کرخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"قتل ہو گیا —— کس کا —— ؟" عمران نے چونک کر پوچھا یہ قتل والی خبر اس کے لئے نئی تھی۔ اس نے تو یہی سمجھا تھا کہ منشیات کے سلسلے میں پولیس یہی کارروائی کرنے آئی ہوگی۔

"بار کے مالک جولی کا —— اُسے دفتر سے نکلتے ہوئے کسی نے گولی ماردی ہے" —— سپاہی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے جولی کے ہلاک ہونے کی خبر سن کر ہونٹ سکوڑ لئے۔

"کون ہے تمہارا آفیسر" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"انسپکٹر طارق" —— سپاہی نے چونک کر جواب دیا۔

"جاؤ —— اُسے جا کر کہو کہ سنٹرل انٹیلی جنس کا چیف انسپکٹر آیا ہے۔ جلدی جاؤ" —— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! —— یس سر —— پھر آپ چلے جائیں اندر سر" —— سپاہی نے مرعوبانہ انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا ہال میں داخل ہو گیا۔

وہاں کاؤنٹر کے قریب ہی راہداری میں ایک لمبے تڑنگے آدمی کی لاش پڑی ہوئی تھی جب کہ بارہ کے قریب افراد دیواروں کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ اور ایک انسپکٹر ایک طرف کرسی رکھے ان سے باری باری اس طرح پوچھ گچھ کر رہا تھا جیسے نوکری کے لئے انٹرویو لے رہا ہو۔

باقی سپاہی اور ایک سب انسپکٹر کاؤنٹر کے قریب خاموش کھڑے تھے۔

"اچھا — یعنی انسپکٹر صاحب انٹرویو لے رہے ہیں تاکہ اگر ان میں کوئی قاتل نکل آئے تو اُسے پولیس میں بھرتی کر دیا جائے" — عمران نے اندر داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا اور پولیس کے سپاہی اور سب انسپکٹر سمیت کرسی پر بیٹھا ہوا انسپکٹر بھی چونک پڑا۔ ان سب کی نظریں عمران پر جم گئیں۔

"کون ہو تم — اور تمہیں اندر کس نے آنے دیا" — کاؤنٹر کے قریب کھڑے سب انسپکٹر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ دو سوال اکٹھے کر دیتے آپ نے انسپکٹر صاحب! — کیا انسپکٹر طارق صاحب بھی انٹرویو لیتے وقت دو دو سوال کر رہے ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب آپ — اور یہاں" — اچانک کرسی پر بیٹھا ہوا انسپکٹر تیزی سے اٹھ کر عمران کی طرف بڑھا اور سب انسپکٹر جو شاید عمران کے ریمارکس پر اُسے کچھ سخت جملہ کہنے ہی والا تھا جلدی سے ہونٹ دبا کر خاموش ہو گیا۔

"ارے طارق تم — تم اب پولیس میں آ گئے ہو — واہ بھئی اسے کہتے ہیں ترقی" — عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ اب طارق کو پہچان گیا تھا۔ طارق پہلے انٹیلی جنس میں سب انسپکٹر تھا اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کی وجہ سے کئی بار اس سے ہیلو ہیلو ہو چکی تھی۔

"عمران صاحب! — آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کو تو جانتے ہیں — وہ اپنے سامنے بھلا کسی کا چراغ جلنے دیتا ہے — چنانچہ میں نے خود اپنا ٹرانسفر پولیس میں کرا لیا" — طارق نے قریب آ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ اب تمہارا چراغ جل رہا ہے — لیکن کہاں — یہاں تو بڑے بڑے بلب جل رہے ہیں — چراغ کہاں ہے" — عمران نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے حسب عادت کہا اور طارق قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب! — آپ کے سامنے تو بیچارے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا چراغ کبھی نہیں جلا — میرے چراغ کی کیا اوقات ہے۔ وہ تو آپ کو دیکھتے ہی بجھ گیا ہے" — طارق نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کے خوبصورت جواب پر مسکرا دیا۔

"اچھا اچھا — اب سمجھا کہ یہ تم انٹرویو اس لئے کر رہے ہو تاکہ چراغ میں تیل بھرا جا سکے — کتنے لیٹر تیل اکٹھا ہوا ہے" — عمران نے کہا اور طارق بے اختیار جھینپ گیا۔

"اوہ! — ایسی بات نہیں — یہاں پولیس میں اعلیٰ حکام کو دکھانے کے لئے رسمی کارروائی تو کرنی ہی پڑتی ہے — میں قاتل کے متعلق پوچھ گچھ کر رہا تھا — لیکن ان میں سے کسی نے بھی قاتل کو نہیں دیکھا حالانکہ یہ سارے قتل کے وقت یہاں ہال میں موجود تھے" — طارق نے کہا۔

"دیکھتے کیسے — انہیں معلوم تھا کہ گیلری کے اوپر والے روشندان سے گولی چلنے والی ہے اس لئے سب اپنی گردنیں اٹھا کر اس روشندان

پر نظریں جما لیتے ـــــ تمہارا یہی مطلب تھا" ـــــ عمران نے کہا۔

"گیلری کے اوپر روشندان سے ـــــ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا" ـــــ؟ طارق نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ اور اس کی نظریں خود بخود گیلری کے اوپر بنے ہوئے روشندان پر جم گئیں جو کھلا ہوا تھا۔

"وہی چراغ والے جن نے بتایا ہو گا ـــــ ویسے تم اپنے چراغ والے جن کو میرے خیال میں کھانے کو کچھ نہیں دیتے ـــــ سب کچھ خود ہی کھا لیتے ہو۔ اس لئے پیٹ بھی ابھر آیا ہے اور گلے بھی بھر گئے ہیں" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں جواب دیا۔

"عمران صاحب! ـــــ اب آپ جیسا ذہن تو میرے پاس نہیں ہے بہرحال اس کا مطلب ہے کہ میں ان لوگوں کو فارغ کر دوں" ـــــ طارق نے شرمندہ سے انداز میں کہا۔

"ظاہر ہے ـــــ ویسے انٹرویو ہی لینے کا شوق ہے تو ضرور پورا کرتے رہو" ـــــ عمران نے کہا اور وہ کاؤنٹر کے قریب پڑی ہوئی لاش کی طرف بڑھ گیا۔

لاش کے گرنے کا انداز اور اسکے سینے پر موجود گولیوں کے زخم بتا رہے تھے کہ اسے گیلری کے اوپر والے روشندان سے گولیاں ماری گئی ہیں۔

"اس کے دفتر کی تلاشی لی ہے" ـــــ عمران نے جولی کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو ابھی چند لمحے پہلے آیا ہوں ـــــ اور دفتر میں تو قاتل نہیں چھپا ہو گا" ـــــ طارق نے کہا۔

"قاتل نہیں تو مقصد قتل تو ضرور چھپا ہو گا ـــــ آؤ میرے ساتھ" ـــــ عمران نے کہا اور راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے جولی تو مر چکا تھا۔ اس سے تو عمران پوچھ گچھ کر نہ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے اب اس کے دفتر کی تلاشی لینے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ شائد اس کے کام کی کوئی چیز مل جائے۔

جولی کا دفتر خاصا شاندار تھا۔ فرنیچر انتہائی جدید اور خاصا قیمتی تھا اور بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔

"یہ جولی نے یہاں کب سے کام شروع کیا ہے" ـــــ عمران نے دفتر میں داخل ہوتے ہی مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے انسپکٹر طارق سے پوچھا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ـــــ میں تو اس علاقے میں پچھلے ہفتے تعینات ہوا ہوں" ـــــ طارق نے جواب دیا۔

"تو باہر کے کسی آدمی کو بلاؤ" ـــــ عمران نے کہا اور انسپکٹر طارق سر ہلاتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور عمران چاہتا بھی یہی تھا وہ انسپکٹر طارق کے باہر نکلتے ہی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے میز کی درازیں کھول کر دیکھنی شروع کر دیں۔ نچلی دراز تو عورتوں کی ـــــ تصاویر سے مبنی غیر ملکی رسالوں سے بھری ہوئی تھی البتہ دوسری دراز کھولتے ہی عمران چونک پڑا۔ وہاں ایک سرخ رنگ کی پتلی سی ڈائری پڑی ہوئی تھی عمران نے ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر موجود تاثرات تیزی سے بدلنے لگے۔ اسی لمحے باہر راہداری میں قدموں کی آواز ابھری تو اس نے جلدی سے ڈائری جیب میں ڈالی اور دراز بند کر دی۔

"یہ ویٹر ہے جناب! ——— یہاں کا خاصا پرانا ملازم ہے" ——— انسپکٹر طارق نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر کا ویٹر تھا۔ جس کا چہرہ بظاہر تو خاصا معصوم سا تھا لیکن اس کی آنکھوں کی چمک بتا رہی تھی کہ وہ زیر زمین دنیا میں خاصا سرگرم رہنے والا آدمی ہے۔

"کیا نام ہے ویٹر صاحب آپ کا ——— ؟" عمران نے غور سے ویٹر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جناب! ——— میرا نام ٹمی ہے ——— میں شروع سے یہیں کام کر رہا ہوں" ——— ویٹر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"شروع سے تمہارا کیا مطلب ہوا ——— ؟" عمران نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"جب سے یہ بار بنا ہے سر! ——— دس سال ہو گئے ہیں اسے بنے ہوئے ——— پہلے اس کے مالک گلزار صاحب ٹھیکیدار تھے۔ پھر انہوں نے اسے بیچ دیا ——— اور ماسٹر جولی نے اسے خرید لیا ——— ماسٹر جولی پہلے ساحل سمندر پر ایک چھوٹا سا بار چلاتے تھے جناب" ——— ویٹر نے از خود کہانی کہنی شروع کر دی۔

"جولی نے کب خریدا تھا اسے ——— ؟" عمران نے پوچھا۔

"دو سال ہو گئے ہیں جناب" ——— ویٹر نے جواب دیا۔

"مارٹی کو جانتے ہو" ——— عمران نے اچانک پوچھا۔

"مارٹی ——— جی ہاں جناب! ——— وہ ماسٹر جولی کا اسسٹنٹ ہے ——— لیکن دو تین روز سے وہ یہاں نظر نہیں آیا ——— اس کا ساتھی ٹونی بھی نظر نہیں آ رہا" ——— ویٹر نے جواب دیا۔

"ہمارے پاس جو رپورٹ ہے اس کے مطابق جولی کے اسلحے والے خفیہ کاروبار میں مارٹی کے ساتھ ساتھ تمہارا نام بھی شامل ہے ——— کیوں" ——— ؟ عمران نے یکلخت کرخت لہجے میں کہا۔ اس نے براہِ راست سوال پوچھنے کی بجائے دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا۔

"مم ——— مم ——— میرا نام ——— نن ——— نن ——— نہیں جناب" ——— ٹمی عمران کی بات سنتے ہی بُری طرح بوکھلا گیا اور انسپکٹر طارق نے اُسے بوکھلاتا دیکھ کر بجلی کی سی تیزی سے ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے ——— یہ جولی یہاں ناجائز اسلحے کا کاروبار کرتا تھا ——— بتاؤ سب کچھ ——— ورنہ کھال میں بھس بھروا دوں گا" ——— انسپکٹر طارق نے تیزی سے چیختے ہوئے پولیس کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صص ——— صاحب! ——— قسم لے لیں ——— میں شامل نہیں ہوں" ٹمی نے بُری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھہرو انسپکٹر طارق! ——— ابھی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ شامل ہے یا نہیں ——— اور اگر یہ شامل ہوا تو یہ ہمیں اس کاروبار کے متعلق کچھ نہیں بتائے گا ——— ایسی صورت میں تم اسے تھانے لے جا کر اچھی طرح گرم کر دینا۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا ——— لیکن اگر یہ شامل نہ ہوا تو لازماً یہ سب کچھ بتا دے گا ——— کیونکہ بہرحال یہ یہاں شروع سے ہے اور اس کی آنکھیں بتا رہی ہیں کہ یہ سب کچھ جانتا ضرور ہے" ——— عمران نے کہا۔

"مم ——— مم ——— میں بتا دوں گا ——— لیکن جناب! مجھے مار دیا جائے گا جناب" ——— ویٹر ٹمی نے یکلخت بُری طرح کانپتے ہوئے کہا۔

"ماریں گے تو تب ـــــ جب ہم تمہیں ساتھ لے جائیں گے ـــــ ہم تو تمہیں چھوڑ دیں گے۔ اس لئے کسی کو کیا پتہ کہ تم نے کچھ بتایا بھی ہے یا نہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"جج ـــ جناب! ـــ مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے جناب! ماسٹر جولی ڈائری لکھنے کا عادی ہے ـــــ میز کی دوسری دراز میں ڈائری موجود ہے ـــــ اس ڈائری میں سب کچھ لکھا ہوگا جناب! ـــــ اب مجھے جانے دیں جناب! ـــــ ورنہ وہ مجھے مار ڈالیں گے جناب" ـــــ ٹمی نے بری طرح کانپتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ـــــ اب تم نیا چکر چلانا چاہتے ہو ـــــ جلدی بتاؤ" طارق نے ریوالور کی نال اس کی کنپٹی سے لگاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"جج ـــ جناب! ـــ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ماسٹر جولی گذشتہ کافی عرصے سے اسلحے کی کسی بین الاقوامی تنظیم کا ایجنٹ بن گیا تھا جناب وہ اس تنظیم کے لئے مال سپلائی کرنے کے لئے گاہک بناتا تھا جناب! ـ مارٹی اس سلسلے میں اس کا اسسٹنٹ تھا ـــــ مارٹی میرا سالا ہے جناب! ـــــ ڈائری کے متعلق بھی اسی نے مجھے بتایا تھا جناب! ورنہ مجھے تو معلوم نہ ہو سکتا تھا جناب" ـــــ ٹمی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تنظیم کا نام معلوم ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"جج ـــ جناب! ـــ مجھے نام تو معلوم نہیں ـــــ البتہ ایک بار مارٹی نے ہنستے ہوئے کہا تھا کہ لوگ تنظیموں کے عجیب سے نام رکھتے ہیں ـــــ وہ کہہ رہا تھا کہ بھلا دیکھو۔ یہ بڑا سر بھی کوئی نام ہے ـــــ

وہ جناب! ـــــ اپنی بہن یعنی میری بیوی سے بات کر رہا تھا اور میں نے دوسرے کمرے سے اس کی بات سنی تھی ـــــ لیکن جناب! ـــــ میں اس سے خود نہ پوچھ سکتا تھا۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے ـــــ وہ ایک لمحے میں آدمی کو گولی مار دیتا ہے جناب! ـــــ وہ پہلے پیشہ ور قاتل بھی رہا ہے جناب" ـــــ ٹمی نے کہا۔

"ٹھیک ہے طارق! ـــــ اسے جانے دو ـــــ اس کا لہجہ بتا رہا ہے کہ یہ زیادہ کچھ نہیں جانتا ـــــ جاؤ ٹمی" ـــــ عمران نے کہا۔

"مگر عمران صاحب ـــــ" طارق نے متذبذب انداز میں کچھ کہنا چاہا۔

"اگر مگر کی بات نہیں ـــــ یہ کام تمہاری لائن کا نہیں ہے ـــ تم سیدھے سادے انداز میں قتل کی تفتیش کرو ـــــ روشندان سے دوسری طرف دیکھو۔ شاید قاتل کے قدموں کے نشانات مل جائیں" ـــــ عمران نے کہا اور طارق نے سر ہلا دیا۔

ٹمی تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"میرے خیال میں تم سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بھی بڑے احمق ہو ـــ تمہارا کیا خیال ہے کہ ایسے کاروبار میں ملوث افراد اس طرح سب کچھ بتا دیتے ہیں ـــــ تم اس ٹمی کی خفیہ نگرانی کراؤ۔ سب کچھ سامنے آجائے گا" ـــــ عمران نے ویٹر ٹمی کے جاتے ہی طارق سے مخاطب ہو کر کہا اور طارق نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اب عمران کی بات اس کی سمجھ میں آئی ہو۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب! ـــــ لیکن وہ ڈائری کی بات کر رہا

تھا" ——— طارق نے کہا۔

"وہ ہمیں چکر دے رہا تھا ——— ایسے مجرم ڈائریاں نہیں لکھا کرتے ——— ویسے تم چیک کر لینا ——— میں اب چلتا ہوں" ——— عمران نے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"اچھا عمران صاحب! ——— بے حد شکریہ" ——— طارق نے پیچھے آتے ہوئے گیٹ کے پاس رک کر عمران سے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر نکلا اور سیدھا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اپنے مطلب کی چیز مل گئی تھی۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ڈائری میں واقعی ایسے اشارے موجود تھے جو اسے کام دے سکتے تھے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس ڈائری نے اسے تنظیم کا نام بھی بتا دیا تھا۔ "بڑے سر" کا مطلب بگ ہیڈ ہی ہو سکتا تھا اور اب عمران کو پوری طرح معلوم ہو گیا تھا کہ نارتھ کانگو کی طرف سے سلطان کو ملنے والی اطلاع درست تھی۔ بگ ہیڈ تنظیم یہاں کام کر رہی ہے اور جولی اس کا مقامی ایجنٹ تھا۔ لیکن شاید انہیں جولی پر کوئی شک پڑ گیا تھا کہ انہوں نے اس کو قتل کرا دیا تھا۔

عمران نے کار بلیو ہیون بار سے آگے بڑھائی ہی تھی کہ کار میں موجود ٹرانسمیٹر کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور عمران نے کار سائیڈ میں روک کر ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز نکلی۔ اس ٹرانسمیٹر کے ساتھ خود کار ریکارڈر بھی موجود تھا اور اس مخصوص بلب کا جلنا بجھنا بتا رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر نے اس کی عدم موجودگی میں کال ٹیپ کی ہے اور اس کے کار کا انجن سٹارٹ کرتے ہی ٹرانسمیٹر نے کاشن دینا شروع کر دیا تھا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں جناب! ——— پیغام ریکارڈ کرا رہا ہوں ——— مارٹی کے فلیٹ کی میں نے تلاشی لی ہے جناب! ——— وہاں سے ایک کارڈ ملا ہے جس پر ایک لانچ کا رجسٹرڈ نمبر لکھا ہوا ہے۔ اور کوئی چیز نہیں ہے جناب" ——— ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کے مختلف بٹن دبا دیئے اور ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— عمران کالنگ۔ اوور" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر! ——— ٹائیگر اٹنڈنگ۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد ہی ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر! ——— وہ لانچ والا کارڈ لے کر تم فوراً گھاٹ پر پہنچ جاؤ ——— میں وہیں جا رہا ہوں ——— میرے خیال میں یہ ایک اہم کلیو ہے۔ اوور" عمران نے کہا۔

"یس سر! ——— میں پہنچ رہا ہوں۔ اوور" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"پبلک پارکنگ میں آ جانا ——— اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب سے ڈائری نکالی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

ڈائری نئی تھی اور اس کے صرف چار صفحات ہی لکھے گئے تھے۔ شاید پرانی ڈائری ختم ہونے کے بعد جولی نے یہ نئی ڈائری شروع کی تھی۔ لیکن ان چار صفحات سے بھی عمران کو اچھی خاصی معلومات مل گئیں۔ ڈائری کے مطابق بگ ہیڈ کا ایجنٹ ڈکسن یہاں کا انچارج تھا اور جولی اس

کے ساتھ کمیشن پر کام کرتا تھا اور اب تک اس نے دس بارہ سپلائز مکمل کرائی تھیں۔ لیکن اس نے نہ ہی ڈکسن کے بارے میں کوئی تفصیلات لکھی تھیں اور نہ ہی سپلائی لینے والے گاہکوں کے متعلق ——— البتہ آخری صفحے پر اس نے ایک ایسی بات لکھی تھی جس نے عمران کو بُری طرح چونکا دیا تھا۔ جولی نے اشاروں میں کسی بڑے کاروبار اور نسلی فسادات کے ساتھ ساتھ جولی گینگ نامی تنظیم کا ذکر کیا تھا اور عمران اس میں نسلی فسادات والی بات پر ہی چونکا تھا۔ ان الفاظ نے اسے بگ ہیڈ کے آئندہ پروگرام کے بارے میں اشارہ دے دیا تھا۔ بگ ہیڈ تنظیم پاکیشیا میں نسلی فسادات کرا کر لمبا مال سپلائی کرنا چاہتی تھی۔ اور عمران اب سوچ رہا تھا کہ اس ڈکسن کو فوری طور پر تلاش کرنا ضروری ہو گیا تھا۔

اس نے ڈائری جیب میں ڈالی اور کار کو ساحل سمندر کی طرف بڑھا دیا۔

ابھی وہ ساحل سمندر کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس کی گھڑی میں سے نکلنے والے راڈ نے کلائی پر ضربیں لگانا شروع کر دیں۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچ کر مخصوص انداز میں گھما کر بند کر دیا۔ دوسرے لمحے گھڑی میں آٹھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ کال بلیک زیرو کی طرف سے ہے۔

"یس ——— عمران اٹنڈنگ۔ اوور" ——— عمران نے ونڈ بٹن کو دوبارہ کھینچ کر دباتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ——— گھڑی میں سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے طاہر! ——— اوور" ——— عمران نے اس کا نام

لیتے ہوئے کہا تاکہ بلیک زیرو کھل کر بات کر سکے۔

"عمران صاحب! ——— جولیا نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس نے ایک غیر ملکی کو شہر سے واپس آ کر ایک مچھلیاں پکڑنے والی سرکاری لانچ میں بیٹھ کر اکیلے کھلے سمندر میں جاتے دیکھا ہے ——— جولیا کا خیال ہے کہ یہ غیر ملکی مشکوک نظر آ رہا تھا۔ اوور" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر تم نے کیا احکامات دیئے ہیں۔ اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"میں نے انہیں کہا ہے کہ وہ اس کی واپسی کا انتظار کریں ——— کیونکہ جولیا نے بتایا ہے کہ وہ غیر ملکی ایک کار میں گھاٹ پر پہنچا تھا اس سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ شہر میں رہتا ہو گا اور واپس آئے گا۔ اوور" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— میں وہیں گھاٹ پر ہی جا رہا ہوں ——— تم جولیا کو ٹرانسمیٹر پر کہہ دو کہ تم نے مجھے وہاں بھیجا ہے ——— باقی میں اس سے خود ہی بات کر لوں گا۔ اوور" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— کیا اس جولی سے کچھ معلوم ہوا ہے۔ اوور" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"جولی کو میرے پہنچنے سے ہی پہلے قتل کر دیا گیا تھا ——— بہرحال میں نے اہم کلیو حاصل کر لیا ہے ——— صورت حال بے حد سیریس ہے ——— تفصیل بعد میں بتاؤں گا ——— اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا اور ونڈ بٹن پریس کر کے اس نے رابطہ ختم کر دیا اور پھر کار کو تیزی سے گھاٹ کی طرف دوڑانے لگا۔

تقریباً دس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد عمران گھاٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر اسے لاک کر کے باہر آگیا۔

اسی لمحے دوسرے چوک سے ٹائیگر کی موٹر سائیکل پارکنگ کی طرف مڑتی دکھائی دی اور عمران وہیں رک گیا۔

"وہ کارڈ مجھے دو ۔۔۔ اور تم مجھ سے علیحدہ رہو ۔۔۔ ضرورت پڑی تو تمہیں اشارہ کر دوں گا" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے واسکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے کارڈ کو ایک نظر دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا گھاٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک اوپن کافی شاپ کی کرسیوں پر جولیا کو بیٹھے دیکھ لیا تھا۔ باقی ممبرز وہاں موجود نہ تھے۔ وہ شاید گھومنے پھرنے گئے ہوتے تھے۔

"اسی لئے تو کہتا ہوں کہ ہاں کر دو ۔۔۔ کم از کم اکیلی مارے مارے پھرنے سے تو بچ جاؤ گی" ۔۔۔ عمران نے اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ۔۔۔ میں اس وقت ڈیوٹی پر ہوں" ۔۔۔ جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے کسی رسالے میں پڑھا تھا کہ جب کوئی رشوت خوری سے باز نہ آئے تو اس کی ڈیوٹی سمندری لہریں گننے پر لگا دی جاتی ہے ۔۔۔ کیا خیال ہے کچھ ایسی ہی ڈیوٹی لگتی ہے تمہاری" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

"ویسے یہ بھی اچھی ڈیوٹی ہے ۔۔۔ لہریں گننے میں تو رشوت نہ مل سکے گی" ۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس ملک میں طویل عرصہ رہنے کے باوجود ابھی تک تم یہاں کے لوگوں کی قابلیت نہیں جان سکی ۔۔۔ محترمہ! ۔۔۔ جس کی ڈیوٹی لہریں گننے پر لگا دی گئی تھی اس نے بھی رشوت کا طریقہ ڈھونڈ لیا تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس ۔۔۔ لہریں گننے میں رشوت کہاں سے آگئی ۔۔۔ کسی کا دماغ خراب ہے کہ اسے لہریں گننے کے دوران رشوت دے" ۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے ایسے کہا جیسے عمران نے کوئی ناممکن بات کہہ دی ہو۔ اور عمران کو جولیا کے اس طرح منہ بنانے پر بے اختیار ہنسی آگئی۔

"تو تم سمجھ رہی ہو کہ اسے رشوت کوئی نہیں دے سکتا ۔۔۔ یہ بات نہیں ۔۔۔ اس نے سارے مچھیروں کو مچھلیاں پکڑنے کے لئے کشتیاں لے جانے سے روک دیا کہ ان کی کشتیاں چلنے کی وجہ سے لہروں میں گڑبڑ ہو جاتی ہے اور سرکاری فرائض میں مداخلت ہوتی ہے ۔۔۔ چنانچہ مجبوراً مچھیروں کو اسے رشوت دینی پڑی تاکہ وہ ان کی کشتیاں چلنے کی وجہ سے لہروں میں پیدا ہونے والی گڑبڑ سے اعلیٰ حکام کو خبردار نہ کرے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا پہلے تو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتی رہی پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

"کمال ہے ۔۔۔ واقعی کمال ہے ۔۔۔ میرے تو ذہن میں بھی نہ آسکتا تھا کہ اس انداز میں بھی رشوت کمائی جا سکتی ہے" ۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب تک کتنی رقم اکٹھی ہوئی ہے ـــــ باس نے بتایا ہے کہ ایک لاکھ تو ہو گئی ہے ـــــ اور اب میرے پہنچنے تک کتنی اور ہو گئی ہیں؟" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

"تمہاری یہ خوبصورت باتیں تو ہمارے لئے عذاب بنی ہوئی ہیں۔ تم جتنی خوبصورت باتیں کرتے ہو ـــــ کاش! اتنا خوبصورت تمہارا دل بھی ہوتا ـــــ بہرحال وہ لاکھ ابھی تک واپس نہیں آئی" ـــــ جولیا نے حسرت بھرے انداز میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس انداز پر بے اختیار سر کھجانے میں مصروف ہو گیا۔

"مس جولیا! ـــــ آج میں تمہیں انتہائی سنجیدگی سے ایک بات کر رہا ہوں" ـــــ اچانک عمران نے بے حد سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا اس کے انداز اور لہجے پر بے اختیار چونک پڑی۔ اُسے احساس ہو گیا تھا کہ عمران اس کے جذبوں کو ہمیشہ کے لئے کچل دینا چاہتا ہے۔

"کیا" ـــــ؟ جولیا نے بے اختیار ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"شرط یہ ہے کہ تم اسے سنجیدگی کے ساتھ لو گی ـــــ دراصل بعض باتیں واقعی ایسی ہوتی ہیں کہ جب تک انہیں سنجیدگی سے نہ لیا جائے بات نہیں بنتی ـــــ اور جو بات میں کرنے والا ہوں اگر تم نے اسے سنجیدگی سے لیا تو باقی زندگی بڑی سُکھی گذار سکو گی" ـــــ عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بتانے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ میں سمجھ گئی ہوں۔ تم اب مجھے ایکسٹو کی طرح لیکچر پلانا چاہتے ہو گے کہ جذباتیت اچھی نہیں ہوتی۔ وغیرہ وغیرہ ـــــ ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں" ـــــ جولیا نے اس بُری طرح

...توں سے ہونٹ کاٹے کہ اس کے ہونٹ سے خون رسنے لگا۔ اس کی ...ھوں میں بے اختیار نمی تیرنے لگی تھی۔

"یہ بات نہیں ـــــ میں دراصل آج وہ کچھ کہہ دینا چاہتا ہوں جو شاید ...ے میں نے کبھی نہیں کہا ـــــ اور جو ایسا راز ہے کہ ہمیشہ میرے سینے ...ں مدفن رہا ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح مرجانے کی حد تک ...یدہ ہوتے ہوئے کہا اور جولیا اُسے حیرت سے دیکھنے لگی۔

"میں تمہیں آج بتا دینا چاہتا ہوں کہ تم جس دل کو بدصورت کہہ رہی ...ـــــ وہ دراصل ہے ہی نہیں ـــــ وہ تو میں نے کسی کو دے دیا ہے"؟ ...ن نے بڑے پُراسرار لہجے میں کہا اور جولیا کے چہرے پر یکلخت مسرتوں ...لاب کھل اٹھے۔ وہ عمران کی بات سمجھ گئی تھی۔

"کس کو دے دیا ہے" ـــــ؟ جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ...انی فطرت کے عین مطابق وہ اپنا نام عمران کی زبان سے سننا چاہتی تھی۔

"پتہ نہیں وہ کون ہے ـــــ بس میں نے اخبار میں پڑھا تھا کہ ...بیچارے کو دل کے عطیئے کی ضرورت ہے ـــــ میں نے سوچا کہ یہ ...ورت تو ہے ہی ـــــ بلکہ بقول تمہارے پتھر کا بھی ہے ـــــ بس ...ں اٹھ کر گیا اور دے دیا ـــــ اور سناؤں! ـــــ نیکی کا نتیجہ یہ ہے ...ب وہ مجھ سے گردہ ـــــ پھیپھڑہ ـــــ آنکھیں ـــــ ناک ـــــ کان ...مانگ رہے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا ...ت غصے سے لال پیلی ہوتی ہوئی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ...ھ گئی تھی کہ عمران اُسے تنگ کر رہا ہے۔ اور اس بات کا احساس ...تے ہی اس کے ذہن میں غصے کے شعلے بھڑک اٹھے۔

"ارے ارے کیا ہوا ۔۔۔ ارے تم نہ پہنچ جانا انہیں یہ سب کچھ دینے ۔۔۔ ورنہ تنویر بے چارہ بغیر ناک۔ کان۔ آنکھیں۔ گردے۔ کلیجی دل۔ پھیپھڑے ۔۔۔" عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہنا شروع کیا۔

"شٹ اپ! ۔۔۔ خبردار جو آئندہ مجھ سے بات کی ۔۔۔ میں تم جیسے سے بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتی ۔۔۔ نان سنس ۔۔۔ ایڈیٹ" ۔۔۔ جولیا یکلخت پھٹ پڑی اور تیزی سے مڑ کر گھاٹ کی طرف بڑھنے لگی۔

"ارے ارے ۔۔۔ وہ بل تو دے دو ۔۔۔ بے شک دل نہ دینا۔ مگر بغیر بل کے تو ویٹر نے گریبان پکڑ لینا ہے" ۔۔۔ عمران نے اُٹھ کر اس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا۔ لیکن جولیا نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ مسلسل ہونٹ کاٹتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔

"مس جولیا! ۔۔۔ وہ ڈیوٹی ۔۔۔ رشوت ۔۔۔ وہ ۔۔۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کہتی ہوں دفع ہو جاؤ ۔۔۔ میں تم سے بات بھی نہیں کرنا چاہتی اور سنو! ۔۔۔ میں آج ہی استعفیٰ دے کر واپس سوئٹزرلینڈ جا رہی ہوں ۔۔۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے" ۔۔۔ جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"سوئٹزرلینڈ! ۔۔۔ واہ واہ! ۔۔۔ بڑا خوبصورت ملک ہے ۔۔۔ بس ٹھیک ہے ۔۔۔ ہنی مون کے لئے آئیڈیل جگہ ہے ۔۔۔ لیکن وہ تمہارا باس خرچے کے پیسے دے دیگا ۔۔۔ سنا ہے بڑا کنجوس ہے" عمران نے خوش ہونے والے انداز میں کہا۔

"اوہ بل ۔۔۔ تم میرا پیچھا نہ چھوڑو گے ۔۔۔" جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"م ۔۔۔ م ۔۔۔ مگر وہ میرا دل تو واپس کر دو ۔۔۔ کسی اور کے کام آ جائے گا" ۔۔۔ عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا اور جولیا یکلخت ہنس پڑی۔

"تم پکے سوّر ہو ۔۔۔ اوّل نمبر کے ڈھیٹ" ۔۔۔ جولیا کے چہرے پر عمران کے فقرے نے ایک بار پھر شفق کے رنگ بکھیر دیئے تھے۔

"اچھا بس کچی ۔۔۔ اور نمبر دو ۔۔۔ ارے ارے سوری ۔۔۔ دو نمبر بل تو جعلی ہوتا ہے ۔۔۔ بہرحال وہ لانچ کا نمبر تو کم از کم بتا دو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"نمبر ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ میں نے نمبر دیکھا تو تھا۔ لیکن مجھے یاد نہیں رہا" جولیا نے یکلخت ہونٹ سکیڑتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو کہتے ہیں کہ ڈیوٹی کے دوران جذباتیت اچھی نہیں ہوتی ۔۔۔ میں نمبر بتاتا ہوں۔ شاید تمہیں یاد آ جائے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تت ۔۔۔ تمہیں نمبر کیسے معلوم ہوا" ۔۔۔؟ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں صرف لہریں نہیں گنتا ۔۔۔ ڈیوٹی بھی دیتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس نے کارڈ کے پیچھے لکھا ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ بالکل بالکل ۔۔۔ یہی نمبر تھا ۔۔۔ اب مجھے یاد آ گیا ۔۔۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا" ۔۔۔؟ جولیا اب واقعی حیران ہو رہی تھی۔

"یہ سارا جھگڑا دل کا ہے ۔۔۔ جب دل نہ ہو تو پھر یہ ساری باتیں

خود بخود معلوم ہو جاتی ہیں ـــــ باقی ساتھی کہاں ہیں" ـــــ ؟ عمران
نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"باقی ساتھی ـــــ انہیں تو میں نے واپس بھیج دیا ہے ـــــ مجھے صرف اس لانچ والے کا تعاقب کرنا تھا ـــــ اس لئے میں نے سوچا کہ یہ کام میں اکیلی بھی کر سکتی ہوں ـــــ وہ سب خوامخواہ بور ہو رہے تھے" جولیا نے جواب دیا۔

"او۔کے ـــــ پھر آؤ ـــــ اب تک لانچ واپس نہیں آئی تو اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ کہیں دور گیا ہے ـــــ اور شاید اس کی واپسی جلد نہ ہو" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے گھاٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

گھاٹ کے قریب ہی اس مچھلیاں پکڑنے والے سرکاری ادارے کا دفتر تھا جس کی لانچ پر بیٹھ کر وہ غیر ملکی گیا تھا۔ عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا سیدھا منیجر کے کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا۔ کمرے سے باہر کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

"جی فرمائیے" ـــــ لڑکی نے عمران اور جولیا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی بڑی مچھلی بھی پھنسی ـــــ یا ابھی چھوٹی چھوٹی پر گذارہ ہو رہا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ـــــ کیا مطلب!" ـــــ ؟ لڑکی نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب منیجر سے پوچھ لینا" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک دروازہ کھولا اور کمرے کے اندر داخل ہو گیا۔

"ارے ارے ـــــ رک جائیے" ـــــ لڑکی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔ وہ بوکھلاہٹ میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"اطمینان سے بیٹھو بی ـــــ ہم سرکاری آدمی ہیں" ـــــ جولیا نے اسے ڈانٹتے ہوئے انداز میں کہا اور خود بھی عمران کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گئی۔

کمرے میں میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر منیجر نے چونک کر عمران اور جولیا کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں حیرت زدہ ہو گئی تھیں۔

"آپ ـــــ" منیجر نے شاید یہ کہنا چاہا تھا کہ آپ بغیر اجازت اندر کیسے آ گئے۔

"میرا نام آپ نہیں ـــــ انسپکٹر طارق ہے ـــــ سنٹرل انٹیلی جنس ـــــ اور یہ لیڈی انسپکٹر لیس ہیں" ـــــ عمران نے بڑے اطمینان سے میز کے سامنے پڑی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اچھا اچھا ـــــ فرمائیے" ـــــ منیجر سنٹرل انٹیلی جنس کا نام سن کر مزید بوکھلا گیا تھا۔

"یہ آپ کے پاس سرکاری لانچوں کے سمندر میں آنے جانے کا ریکارڈ ہوتا ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ـــــ بالکل ہوتا ہے" ـــــ منیجر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا اس نمبر کی لانچ کا ریکارڈ منگوائیے" ـــــ عمران نے کارڈ کے پیچھے لکھا ہوا نمبر بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن بات کیا ہے ـــــ آپ کیوں یہ ریکارڈ چیک کرنا چاہتے ہیں"

منیجر نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"مطلب یہ کہ آپ سنٹرل انٹیلی جنس سے تعاون کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ ٹھیک ہے ـــ آپ ہمارے ہیڈ کوارٹر چلیں ـــ ہم ریکارڈ وہیں منگوا لیں گے ـــ چلیں اٹھیں ـــ اور اگر آپ نے لیں و پیش کی تو میں ہتھکڑی لگا کر بھی لے جا سکتا ہوں ـــ میرے پاس اجازت نامہ بھی ہے ـــ دکھاؤں" ـــ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور جیب میں اس طرح ہاتھ ڈالنے لگا جیسے اجازت نامہ نکالنا چاہتا ہو۔

"ج ـــ جی! ـــ میں نے کب انکار کیا ہے جناب! ـــ میں تو ہر طرح سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں ـــ جناب! میں تو سرکاری ملازم ہوں ـــ میں کیسے تعاون سے انکار کر سکتا ہوں" ـــ منیجر کی حالت واقعی خراب ہو گئی تھی۔

"تو پھر جلدی ریکارڈ منگوائیے ـــ ہمارے پاس مطلب بتانے کا وقت نہیں ہوتا ـــ اور سنیئے! ـــ اٹ از ٹاپ سیکرٹ ـــ اس لئے آپ خیال رکھیں" ـــ عمران نے کہا اور منیجر نے بوکھلائے ہوئے انداز میں سر ہلاتے ہوئے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"ہاشم! ـــ سرکاری چالو لانچوں کا ریکارڈ لے آؤ ـــ جلدی" ـــ منیجر نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اور کلائی سے پیشانی پر آنے والا پسینہ پونچھنے لگا۔

"آپ کیا پئیں گے ـــ ٹھنڈا یا گرم" ـــ منیجر نے ایسے پوچھا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

"سوری! ـــ ہم ڈیوٹی پر ہیں" ـــ عمران نے تلخ لہجے میں کہا اور منیجر شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایک بڑا سا رجسٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہ یہاں رکھ دو ـــ اور تم جاؤ" ـــ منیجر نے آنے والے نوجوان سے کہا اور اس نوجوان نے رجسٹر منیجر کے سامنے رکھا اور پھر جو لیا اور عمران کو دیکھتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"کیا نمبر بتایا ہے جناب آپ نے" ـــ منیجر نے رجسٹر کھولتے ہوئے معذرت بھرے انداز میں عمران سے پوچھا اور عمران نے نمبر دہرا دیا۔

منیجر نے سر ہلاتے ہوئے رجسٹر کے ورق پلٹنے شروع کر دیئے اور پھر ایک صفحہ پر وہ رک گیا۔

"یہ لانچ تو پچھلے دو ماہ سے خراب ہے اور ورکشاپ میں ہے ـــ یہ دیکھ لیجئے" ـــ منیجر نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور رجسٹر اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

عمران نے غور سے رجسٹر کو دیکھا اور پھر سر ہلا دیا۔ واقعی اس نمبر کی لانچ رجسٹر کے اندراجات کے مطابق خراب ہو کر ورکشاپ گئی ہوئی تھی۔

"اچھا یہ بتائیں کہ کھلے سمندر میں جاتے وقت لانچ کو کس جگہ چیک کیا جاتا ہے ـــ اس کا نمبر وغیرہ کس رجسٹر میں نوٹ ہوتا ہے" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"اوہ! ـــ نہیں جناب! ـــ سرکاری لانچوں کا تو بہرحال مسلسل آنا جانا لگا رہتا ہے ـــ اس لئے ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ صرف اس رجسٹر

میں اس کی صبح روانگی ـــــ اور پھر رات کو واپسی کا اندراج ہوتا ہے" ـــــ مینیجر نے جواب دیا۔

"اگر کوئی لانچ کھلے سمندر میں گئی ہوئی ہو ـــــ اور میں یہ جاننا چاہوں کہ وہ کہاں گئی ہے تو اس کا کوئی طریقہ ہے" ـــــ عمران نے رجسٹر بند کرتے ہوئے پوچھا۔

"جی ہاں ـــــ ہر لانچ پر وائرلیس فون موجود ہے ـــــ ڈرائیور سے بات کی جا سکتی ہے" ـــــ مینیجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس لانچ کے ڈرائیور کا کیا نام ہے" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"ڈرائیور ـــــ لیکن یہ تو ورکشاپ میں ہے ـــــ اگر آپ کو یقین نہ آ رہا ہو تو ورکشاپ چلے چلتے ہیں" ـــــ مینیجر نے کہا۔

"نہیں ـــــ اس کی ضرورت نہیں ہے ـــــ وہ واقعی ورکشاپ میں موجود ہوگی ـــــ تھینک یو" ـــــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مینیجر سے بغیر مصافحہ کئے وہ تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جولیا نے بھی ظاہر ہے اس کی پیروی کرنی تھی۔

سرکاری دفتر سے باہر آنے کے بعد عمران گھاٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ ایک پرائیویٹ لانچ حاصل کر چکا تھا۔ یہ ایک جدید اور نئی لانچ تھی۔

عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ سر سے بلند کر کے مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا لانچ کی طرف بڑھ آیا۔

"یس سر" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"آؤ ہمارے ساتھ" ـــــ عمران نے مختصر لفظوں میں کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا لانچ پر سوار ہو گیا۔

"چلو اسے ڈرائیو کرو ـــــ اور کھلے سمندر میں لے چلو" ـــــ عمران نے کہا اور ٹائیگر سٹیئرنگ کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تم اس لانچ کو تلاش کرنا چاہتے ہو" ـــــ ؟ جولیا نے کہا۔

"ہاں ـــــ تمہارا اندازہ درست ہے ـــــ یہ لانچ اور غیر ملکی دونوں ہی مجرم ہیں ـــــ ویسے انہوں نے اچھا طریقہ اختیار کیا ہے کہ جو سرکاری لانچ ورکشاپ میں گئی اس کا نمبر اپنی لانچ پر لکھوا دیا ـــــ اس طرح بغیر کسی پوچھ گچھ کے سمندر میں آنا جانا ہوتا رہا ـــــ سرکاری لانچ ہونے کی وجہ سے کوسٹ گارڈز بھی اسے چیک نہ کر سکتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"لیکن یہ کیس کیا ہے ـــــ مجھے تو بالکل ہی خبر نہیں" ـــــ جولیا نے کہا۔

"آدمی جتنا بے خبر رہے ـــــ اتنا ہی اچھا رہتا ہے ـــــ خبرداری اس کے اعصابی نظام پر دباؤ ڈالتی ہے ـــــ اور اعصابی نظام پر دباؤ سے بلڈ پریشر ہو جاتا ہے ـــــ اور بلڈ پریشر ہو جائے تو" ـــــ عمران کی زبان حسب عادت چل پڑی۔

"بس بس ـــــ تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے" ـــــ جولیا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ـــــ کس طرف جانا ہے" ـــــ ؟ اسی لمحے ٹائیگر نے پوچھا۔

"کسی طرف بھی نکل چلو ——— لیکن ہم نے لمبا راؤنڈ لینا ہے" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے لانچ کی رفتار تیز کر دی. عمران کی نظریں ادھر اُدھر آتی جاتی لانچوں پر جمی ہوئی تھیں. خاص طور پر وہ سرکاری لانچوں کو چیک کر رہا تھا۔ لیکن اس نمبر کی لانچ اُسے کہیں نظر نہ آ رہی تھی.

"ٹائیگر! ——— اب کوئی سرکاری لانچ نظر آئے تو اُسے رُکنے کا اشارہ کرنا" ——— عمران نے اچانک کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے ایک سرکاری لانچ کو روک لیا اور اپنی لانچ اس کے قریب لے گیا۔ لانچ پر اس وقت ڈرائیور اکیلا تھا۔

"جناب! ——— ہمیں ایک لانچ کی تلاش ہے ——— اس کے ڈرائیور کو ہم نے ایک اہم پیغام دینا ہے۔ لیکن اس کا وائرلیس فون خراب ہے" ——— عمران نے اٹھ کر سرکاری لانچ میں جاتے ہوئے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ساتھ ہی اس نے نمبر بھی دوہرا دیا۔

"فون خراب ہے تو چارڈن کو اس کی اطلاع کرنی چاہئیے تھی ——— یہ تو بڑا خطرناک ہے ——— ویسے میں نے اُسے کافی دیر پہلے جزیرہ سپارٹو کی سمت جاتے دیکھا تھا" ——— ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جزیرہ سپارٹو ——— وہ کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا کیونکہ اُسے اس نام کے کسی جزیرے کا علم نہ تھا۔

"وہ شمال مشرق میں بین الاقوامی سرحد کے قریب ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے ——— بے آباد ہے ——— ہم ادھر جائیں تو اکثر ریلیکس کرنے کے لئے وہاں رُک جاتے ہیں" ——— ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ اچھا ——— ٹھیک ہے ——— آپ کا مطلب جزیرہ ساٹو سے ہے"

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ اسے ساٹو کہہ لیجئے ——— ہم تو سب اسے سپارٹو کہتے ہیں" ——— ڈرائیور نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران اس کا شکریہ ادا کرتا ہوا واپس اپنی لانچ میں آ گیا۔ سرکاری لانچ آگے بڑھ گئی.

"جزیرہ ساٹو کی طرف چلو" ——— عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے نہ صرف لانچ آگے بڑھائی بلکہ اس کی سمت بھی تبدیل کر دی. اور پھر آدھے گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد انہیں کھلے سمندر میں موجود وہ چھوٹا سا جزیرہ نظر آنے لگا۔

"عمران صاحب! ——— اس جزیرے کے گرد تو گوشت خور مچھلیوں کی کثرت ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"سارے ملک کا یہی حال ہے برادر ——— ایک اسی جزیرے پر کیا منحصر ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور جولیا سر ہلا کر ہنس پڑی. ٹائیگر نے بھی اسی طرح سر ہلا دیا جیسے وہ عمران کی بات کی تائید کر رہا ہو۔

تھوڑی دیر بعد ان کی لانچ جزیرے کے قریب پہنچ گئی. لیکن وہ لانچ وہاں موجود نہ تھی. عمران کے کہنے پر ٹائیگر نے جزیرے کے چاروں طرف چکر لگایا لیکن ان کی مطلوبہ لانچ کا وہاں نام و نشان ہی نہ تھا۔

"ادھر تو نہیں ہے ——— اب اُسے کہاں ڈھونڈا جائے ——— یہاں کھلے سمندر میں تو بے شمار چھوٹے چھوٹے جزیرے جگہ جگہ بکھرے ہوئے ہیں" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک وہ چونک پڑا۔

"اوہ ٹائیگر! ——— لانچ کنارے کے ساتھ روکو ——— ہمیں اوپر جانا

"ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں جزیرے پر جمی ہوئی تھیں

"کیا ہوا" ——— ؟ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی ہوا کہاں ہے ——— بیچاری رُوح انتظار میں بیٹھی ہو گی کہ شادی ہو تو وہ بھی آئے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اچھل کر ایک طرف ہو گیا۔ ورنہ جولیا کا گھومتا ہوا ہاتھ اس کے چہرے پر پڑتا۔

"بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے" ——— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ تو زندگی کا اہم فلسفہ ہے ——— تم اسے بکواس کہہ رہی ہو" ——— عمران نے تیز لہجے میں منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر وہ چھلانگ لگا کر چٹان پر چڑھ گیا۔ کیونکہ ٹائیگر اس دوران لانچ جزیرے کے قریب لے جا چکا تھا۔

"ایک منٹ مس جولیا! ——— میں لانچ باندھ لوں" ——— ٹائیگر نے جولیا کو کنارے کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا اور جولیا رک گئی۔ ٹائیگر نے لانچ جب فکس کر لی تو جولیا جزیرے پر آ گئی۔

عمران چٹانیں پھلانگتا ہوا اوپر پہنچ چکا تھا۔ ٹائیگر اور جولیا بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔

"یہ تو بالکل بے آباد جزیرہ ہے" ——— جولیا نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ عمران کو ایک درخت کے قریب پہنچ کر رکتے ہوئے دیکھ کر چونک پڑی۔ عمران کی نظریں گھنے درخت پر جمی ہوئی تھیں۔

"اوہ عمران صاحب! ——— یہ لائٹ ہے" ——— ٹائیگر نے بھی یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔ اور اب جولیا کو بھی وہ لائٹ نظر آ گئی تھی جسے

درخت کی گھنی شاخوں میں اس طرح چھپایا گیا تھا کہ غور سے دیکھے بغیر نظر نہ آ سکتی تھی۔

"تم اس لائٹ کو دیکھ کر چونکے تھے" ——— ؟ جولیا نے قریب پہنچ کر پوچھا۔

"ہاں! ——— اس کے شیشے کا عکس میری آنکھوں پر پڑا تھا ——— ورنہ شاید مجھے یہ نظر نہ آتی ——— لائٹ خاصی جدید اور نئی ہے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس کی تار بھی تو ہو گی" ——— جولیا نے کہا۔

"نہیں ——— یہ بیٹری سے چلنے والی ہے ——— بہرحال اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم صحیح جگہ آئے ہیں ——— لیکن وہ لانچ کیا واپس چلی گئی ہے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ ریوالور البتہ اب اس کے ہاتھوں میں نظر آنے لگا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ کر جولیا اور ٹائیگر نے بھی اپنے ریوالور نکال لئے۔

جزیرہ بالکل خالی تھا۔ وہاں نہ ہی کوئی انسان تھا اور نہ درندہ۔ جزیرے پر زیادہ درخت بھی نہ تھے۔ البتہ قدآدم جھاڑیاں ہر طرف پھیلی ہوئی تھیں کچھ دور آگے چلنے کے بعد انہیں ایک پرانا اور خستہ حال کیبن نظر آیا تو وہ اس کی طرف بڑھ گئے۔ عمران کی تیز نظریں اردگرد کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

کیبن کے قریب پہنچ کر عمران یکلخت رک گیا۔ اس کی نظریں زمین کے ایک حصے پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا بات ہے ــــ اب کیا نظر آگیا ہے" ــــ جولیا نے جھلاتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"خزانہ ــــ جب سے دل دیا ہے نظروں میں طاقت آگئی ہے۔ اب زیر زمین خزانے نظر آنے لگے ہیں" ــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور ٹائیگر زیر لب مسکرا دیا۔

عمران زمین پر اکڑوں بیٹھ گیا۔ اور پھر اس طرح زمین کو دیکھنے لگا جیسے ماہر طبقات الارض کسی قدیم چٹان کا جائزہ لیتے ہیں۔ اور پھر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا اور اس نے کیبن کی دیوار کی جڑ میں زور سے پیر مارا۔ دوسرے لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور ٹائیگر اور جولیا دونوں حیرت سے اچھل پڑے۔ کیونکہ کیبن کے سامنے زمین کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر اٹھتی جا رہی تھی اور اندر جاتا ہوا راستہ صاف نظر آ رہا تھا۔

"کمال ہے ــــ تمہاری نظریں تو واقعی بہت کچھ دیکھ لیتی ہیں" ــــ جولیا نے انتہائی حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"عشق صادق ہونا چاہیئے ــــ سب کچھ دکھائی دینے لگ جاتا ہے" ــــ عمران نے کہا اور تیزی سے نیچے جاتے ہوئے راستے کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے نیچے اترنے لگا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی غار کے اندر پہنچ گئے۔ یہ قدرتی غار تھی اس کا راستہ صرف جدید انداز میں خفیہ تعمیر کیا گیا تھا۔

غار کے اندر پہنچتے ہی عمران نے ایک طویل سانس لی جب کہ جولیا اور ٹائیگر دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ غار کے اندر ہر طرف ایسے صندوق موجود تھے جن میں مخصوص قسم کا اسلحہ پیک کیا جاتا ہے

ایک طرف میز اور کرسیاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔

عمران تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھ گیا اور پھر الماری کھول کر اس نے اس میں موجود چیزوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے اس نے الماری میں رکھی ہوئی ایک فائل اٹھالی۔

"اوہ! ــــ تو یہاں پہنچ گئی ہے یہ فائل" ــــ عمران نے کہا۔

"فائل ــــ کیسی فائل" ــــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"بیچارے تاج دین کی فائل ــــ جس کی خاطر وہ ساری رات تھانے کی حوالات میں تشریف فرما رہا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فائل کھول کر دیکھنے لگا۔ اور پھر اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔ اس پر ایک قدیم اور متروک لائٹ ہاؤس کی تفصیلات درج تھیں اور اس صفحے پر سرخ رنگ کا "ــــ او۔ کے" ــــ کا نشان لگا ہوا تھا۔

"ہوں! ــــ ٹھیک ہے ــــ اب بات سمجھ میں آگئی" ــــ عمران نے کہا اور فائل بند کر اسے موڑ کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔

"یہ سب کیا چکر ہے ــــ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ" ــــ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"نہ ہی پوچھو تو اچھا ہے ــــ اگر حوالات میں تشریف فرمائی نہ ہوتی تو پھر تھانے میں جا کر دوڑ لگانی پڑے گی" ــــ عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ جولیا کوئی بات کہتی، اچانک غار میں تیز گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور دوسرے لمحے فرش کا وہ حصہ جہاں وہ تینوں کھڑے تھے ان کے قدموں تلے سے یکلخت غائب ہو گیا۔ اور وہ

تینوں بے اختیار چیختے ہوئے گہرائی میں گرتے گئے۔ گہرائی اتنی زیادہ تھی کہ انہیں ایسے محسوس ہوا جیسے کسی نے انہیں قطب مینار سے نیچے زمین پر پھینک دیا ہو۔ ان کے ذہن ان کا ساتھ چھوڑنے لگے ہی تھے کہ اچانک وہ زوردار دھماکے سے کسی دلدل نما زمین میں دھنستے چلے گئے۔ بلندی سے گرنے کی وجہ سے وہ کمر تک دلدل میں دھنس گئے۔ اور ابھی اس طرح گرنے سے ان کے حواس درست نہ ہوئے تھے کہ یکلخت انہیں احساس ہوا کہ دلدل نے انہیں اور زیادہ نیچے کھینچنا شروع کر دیا ہے۔ جولیا اور ٹائیگر نے بے اختیار چیختے ہوئے باہر نکلنے کی لاشعوری کوشش شروع کر دی۔

"خبردار! ــــ باہر نکلنے کی کوشش نہ کرنا ــــ ورنہ زیادہ جلدی ڈوب جاؤ گے ــــ بے حس و حرکت کھڑے رہو" ــــ عمران نے چیخ کر کہا اور جولیا اور ٹائیگر نے عمران کی بات سن کر جدوجہد ترک کر دی۔

ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا اور فضا میں عجیب ناگوار سی تیز بو پھیلی ہوئی تھی ایسی بو جیسے وہاں سینکڑوں جانوروں کی لاشیں گل سڑ رہی ہوں اور تیز بو کی وجہ سے ان کے دماغ تیزی سے بوجھل ہوتے جا رہے تھے اور وہ بے حس و حرکت سینے تک دلدل میں دھنسے بے بس ہوئے کھڑے تھے۔ لیکن بے حس و حرکت ہو جانے کی وجہ سے ان کے جسموں کے دھنسنے کی رفتار خاصی کم ہو گئی تھی۔ لیکن انہیں مسلسل یہ احساس ہو رہا تھا کہ وہ آہستہ آہستہ دلدل میں دھنستے جا رہے ہیں۔

"اب کیا کروں عمران" ــــ ؟ جولیا نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔

"بس ہاں کر دو ــــ باقی کام میرے ذمے" ــــ قریب سے عمران کی

زندگی سے بھرپور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس حالت میں ہونے کے باوجود ٹائیگر کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"تم اس حالت میں بھی بکواس سے باز نہیں آ رہے" ــــ جولیا نے بذیانی انداز میں کہا۔

"مجھے وہ شعر یاد آ رہا ہے ــــ شعر تو نہیں، البتہ مصرعہ ہے ــــ لو لمحہ وقت کی تہہ میں اتر جائیں گے ہم" ــــ واہ! ــــ عمران نے کہا۔

اب چونکہ ان کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہو گئی تھیں اس لئے وہ ایک دوسرے کو آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ یہ ایک بڑا سا کنواں تھا جس کی دیواریں بالکل سپاٹ اور سیدھی تھیں اوپر گہرا اندھیرا تھا۔

عمران کی تیز نظریں دیواروں میں کسی رخنے کو تلاش کر رہی تھیں تاکہ اس رخنے میں ہاتھ ڈال کر وہ اپنے جسم کو اس خوفناک دلدل سے باہر کھینچ سکے۔ لیکن دیواریں اس قدر سپاٹ تھیں کہ رخنہ تو ایک طرف ہاتھ بھی نہ جم سکتا تھا۔

"تم ــــ تم ــــ میرے دماغ کو کیا ہو رہا ہے ــــ مجھے نیند آ رہی ہے" ــــ اچانک جولیا کی ڈوبتی ہوئی مخمور آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ٹائیگر کو دیکھا کہ جولیا اور ٹائیگر کا دلدل سے باہر نکلا ہوا جسم اب جھولنے لگا تھا۔ جولیا مسلسل بڑبڑا رہی تھی لیکن ٹائیگر خاموش تھا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے اپنے ذہن پر دلدل کے کنوئیں میں پھیلی ہوئی زہریلی گیس دباؤ ڈال رہی تھی لیکن وہ اپنی بے پناہ قوت ارادی کی بنا پر ابھی تک اپنے آپ کو سنبھالے

آرہا تھا۔ لیکن جولیا اور ٹائیگر کی حالت خراب تھی۔ اور پھر اچانک جولیا کی گردن ڈھلک گئی اور اس کے چند لمحوں بعد یہی حشر ٹائیگر کا بھی ہوا۔

عمران آنکھیں پھاڑ کر انہیں دیکھنے لگا۔ اس وقت وہ ایسی سچوئیشن میں پھنس گیا تھا کہ اس کے ساتھی اس کے سامنے موت کے بھیانک پنجوں میں گھسے جا رہے تھے لیکن وہ انہیں بچا نہ سکتا تھا۔ اس قدر بے بسی شاید اس نے زندگی میں پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ اب اس کا اپنا ذہن بھی ماؤف ہونے لگا تھا۔ زہریلی گیس کا دباؤ اب اپنا اثر دکھا رہا تھا۔ عمران ہونٹ بھینچے مسلسل اس دباؤ سے جنگ کر رہا تھا۔ لیکن کب تک — اچانک اس کے ذہن پر بھی گہری تاریکی کی چادر سی پھیلتی چلی گئی یہ تاریکی شاید اب ہمیشہ کے لئے ان کا مقدر بن چکی تھی۔

جیگر لانچ چلاتا ہوا تیزی سے جزیرے کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ ...ن سیٹ پر بیٹھا ہوا ایک کاغذ پر پنسل سے کچھ لکھ رہا تھا کہ اچانک ...ر چیخ پڑا۔

"باس! — باس! — لانچ" — جیگر کی تیز آواز سنتے ہی ڈکسن ...ی طرح چونک پڑا۔

"لانچ — کیسی لانچ" — ڈکسن نے انتہائی کرخت لہجے میں ...ک کر کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے آثار ابھر آئے تھے۔

"باس! — جزیرے کے قریب ایک پرائیویٹ لانچ لنگر انداز ...ے — وہ دیکھئے" — جیگر نے کہا اور ڈکسن ایک جھٹکے سے اٹھ ...ڑا ہوا۔

"اوہ ہاں! — لیکن پرائیویٹ لانچ اتنی دور کیسے آگئی" — ؟ ...ن نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس! — کچھ لوگ جزیرے پر پکنک منانے آئے ہوں" جیگر نے کہا۔

"اتنی دور — نہیں ایسا ناممکن ہے — بہرحال احتیاط سے آگے چلو" — ڈکسن نے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ تہہ کر کے واپس جیب میں ڈال لیا اور اس کی جگہ اب اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد ان کی لانچ پہلے سے کھڑی ہوئی لانچ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"نیچے سے مشین گن لے آؤ" — ڈکسن اب غور سے جزیرے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید کھچاؤ کے آثار نمایاں تھے۔ وہ پچھلے دو سالوں سے اس جزیرے پر موجود تھا اور آج تک کوئی آدمی ادھر آیا تھا لیکن آج اس لانچ کی موجودگی نے اسے ذہنی طور پر زبردست شاک پہنچایا تھا۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں — کیا یہ جیگر کے تعاقب میں آئے ہیں" ڈکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ لیجیے باس" — جیگر نے ایک مشین گن ڈکسن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں بھی مشین گن تھی۔

ڈکسن نے ریوالور واپس جیب میں رکھا اور مشین گن جیگر کے ہاتھ سے لے لی۔

"میں اوپر جاتا ہوں — تم اس لانچ کو اپنی لانچ کے ساتھ باندھ کر دوسری طرف لے جاؤ اور پھر وہاں سے اوپر آؤ — لیکن انتہائی

ہے" — ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا اور خود اچھل کر وہ لانچ سے اترا تیزی سے چٹانیں پھلانگتا ہوا اوپر جزیرے پر چڑھتا گیا۔

جزیرے پر پہنچ کر وہ ایک چٹان کی اوٹ میں رک گیا اور پھر احتیاط سے اردگرد کا جائزہ لینے لگا۔ لیکن ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہاں کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ ڈکسن چٹان کے پیچھے سے نکلا اور پھر جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے کوئی شکاری شکار کے تعاقب میں آگے بڑھ رہا ہو۔ لیکن کیبن تک پہنچنے کے باوجود اسے کیبن میں کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ وہ غور سے کیبن کو دیکھنے لگا۔

اسی لمحے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو اس نے بری طرح چونک کر مشین گن سیدھی کر لی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ جھاڑی کے پیچھے سے جیگر نکل کر آ رہا تھا۔

"باس! — ادھر تو کوئی آدمی نہیں ہے" — جیگر نے قریب آ کر سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

"ادھر بھی کوئی نہیں ہے — لیکن لانچ کی موجودگی بتا رہی ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی آیا ضرور ہے" — ڈکسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور پھر جھاڑی کے پیچھے سے نکل کر وہ جیسے ہی کیبن کی طرف بڑھا ...ت ٹھٹک کر رک گیا۔

"اوہ! — اندر تہہ خانے میں کوئی موجود ہے — بٹن دبا ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ راستہ باہر سے کھولا گیا ہے" — ڈکسن نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا وہ کیبن کے اندر

داخل ہوگیا۔ اس نے کیبن کے ایک کونے میں پڑے ہوئے گھاس پھوس کے ڈھیر کو پاگلوں کے سے انداز میں ہٹانا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد گھاس پھوس ہٹا کر وہ زمین پر جھکا اور اس نے ایک جگہ پر ہاتھ سے مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا تو زمین کا ایک چھوٹا سا حصہ تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور اس کی جگہ ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ایک مشین سی باہر نکل آئی۔ اس مشین کے درمیانی حصے پر ایک سکرین موجود تھی۔

ڈکسن نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو مشین میں ہلکی ہلکی گونج سی پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ دوسرے لمحے مشین پر اندرونی تہہ خانے کا منظر ابھر آیا اور ڈکسن اور جیگر دونوں بری طرح اچھل پڑے۔ کیونکہ سکرین پر دو مرد اور ایک عورت کھڑے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ دونوں مرد مقامی تھے جب کہ عورت غیر ملکی تھی۔

ایک مرد الماری کھولے اس فائل کو دیکھ رہا تھا جو لائٹ ہاؤس کے بارے میں تھی۔

"باس! ۔۔۔ انہیں دلدل میں گرا دیں ۔۔۔ یہ عین اسی جگہ کھڑے ہیں" ۔۔۔ جیگر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ۔۔۔ واقعی" ۔۔۔ ڈکسن نے چونک کر جواب دیا اور پھر اس نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کیے اور مشین کے ساتھ لگا ہوا سرخ رنگ کا ہینڈل ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا۔ دوسرے لمحے سکرین پر تہہ خانے کی وہ جگہ جہاں وہ تینوں موجود تھے تیزی

سے ہٹی اور وہ تینوں نیچے گہرائی میں گرتے دکھائی دیتے۔ پلک جھپکنے میں وہ تینوں غائب ہو چکے تھے۔ اور فرش کا وہ حصہ بھی واپس آ گیا تھا مشین کے ساتھ لگا ہوا ہینڈل کھٹاک کی آواز سے واپس اپنی جگہ پہنچ گیا تھا۔

"یہ تو گئے ۔۔۔ لیکن یہ ہیں کون" ۔۔۔ ڈکسن نے غراتے ہوئے کہا اور اس نے مشین آف کرنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد مشین واپس زمین میں غائب ہو چکی تھی۔

"اس پر گھاس پھوس ڈالو ۔۔۔ میں اندر جا رہا ہوں" ۔۔۔ ڈکسن نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن سے باہر نکل آیا۔ اس نے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے مخصوص بٹن کو دوبارہ پریس کیا تو زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا گیا۔ اور ڈکسن دوڑتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ تہہ خانہ خالی پڑا ہوا تھا۔

ڈکسن سب سے پہلے اس الماری کی طرف بڑھا جس کے پٹ کھلے ہوئے تھے۔ اس نے الماری میں موجود مختلف چیزوں کا جائزہ لیا لیکن ہر چیز اپنی جگہ پر موجود تھی۔ کسی چیز کو نہ چھیڑا گیا تھا۔ صرف وہ فائل غائب تھی اور ڈکسن نے فائل اس آدمی کو خود کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتے ہوئے دیکھا تھا۔

ڈکسن کو اصل خطرہ ایک دوسری فائل سے تھا۔ اس فائل میں بگ ہیڈ کے متعلق ایسے اشارات موجود تھے جو اگر کسی کی نظروں میں آ جاتے تو بگ ہیڈ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا تھا لیکن وہ فائل محفوظ تھی۔

جیگر بھی اس دوران اندر پہنچ چکا تھا۔

"یہ لوگ میرے خیال میں تمہارے پیچھے آئے ہیں" —— ڈکسن نے غراتے ہوئے جیگر سے کہا۔

"اوہ نہیں باس! —— ایسا ناممکن ہے —— میں نے ہر لحاظ سے خیال رکھا تھا —— جولی کو میں نے اوپر والی راہداری کے ایک روشندان سے گولی ماری تھی —— اور اس کے بعد میں پچھلی گلی سے اتر کر بڑی سڑک پر پہنچ گیا تھا —— وہاں سے میں نے مختلف ٹیکسیاں بدل کر پارکنگ میں آیا اور وہاں سے کار لے کر گھاٹ پر آیا —— مگر میرا کوئی تعاقب نہیں ہوا" —— جیگر نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے —— نہ صرف یہ جزیرے پر آ گئے —— بلکہ اندر تہہ خانے تک بھی پہنچ گئے۔ —— یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں" —— ڈکسن نے کہا اور تیزی سے دوبارہ الماری کی طرف مڑ گیا۔ اس نے جلدی سے الماری کے نچلے خانے میں ایک بڑا سا رسیوں کا بنڈل نکالا جس کے ساتھ نائلون کی رسیوں کا بنا ہوا ایک جال تھا۔

"تم پانی کا راستہ کھولو —— میں جال پھینکتا ہوں —— شاید ان میں سے کوئی زندہ ہو تو اس سے معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ یہ ضروری ہے" —— ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے اس نے جال کا گچھا عین اس جگہ پر رکھا جہاں سے فرش ہٹنے کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی دلدل والے کنوئیں میں گرے تھے۔ اور جال کے ساتھ منسلک رسی کا دوسرا سرا اس نے الماری کے ہینڈل کے ساتھ

باندھ دیا۔ جیگر اس دوران دوڑتا ہوا باہر جا چکا تھا۔

تھوڑی دیر بعد گڑگڑاہٹ کی تیز آواز پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی فرش کا وہ حصہ جس پر جال رکھا ہوا تھا ہٹ گیا اور جال نیچے جا گرا۔ اور الماری کے ہینڈل کے ساتھ بندھی ہوئی رسی تن گئی۔ ڈکسن الماری کے ساتھ بندھی ہوئی رسی کو پکڑے خاموش کھڑا تھا کہ یکلخت نیچے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ڈکسن نے جلدی سے رسی کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔ الماری جس کے ساتھ رسی بندھی ہوئی تھی ذرا سی آگے کی طرف جھکی لیکن پھر جم گئی۔ ڈکسن رسی کو پکڑے پورا زور پیچھے کی طرف لگائے ہوئے تھا اور تھوڑی دیر بعد جیگر بھاگتا ہوا اندر آیا۔ اور پھر ڈکسن کے ساتھ مل کر اس نے رسی کو تھاما اور دونوں پوری قوت سے رسی کو کھینچنے لگے۔

"کوئی پھنس گیا ہے —— جال میں کافی وزن ہے" —— ڈکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں پورا زور لگا کر رسی کو مسلسل کھینچے چلے جا رہے تھے۔ ان دونوں کے سانس تیز تیز چلنے لگے اور چہرہ پسینے سے بھیگ گیا۔ لیکن وہ مسلسل رسی کھینچنے میں مصروف رہے اور رسی آہستہ آہستہ کھنچتی رہی اور پھر جیسے ہی جال کا سر نظر آیا جیگر نے تیزی سے آگے بڑھ کر جال میں ہاتھ ڈالا اور پھر تیزی سے اسے کھینچنے لگا۔ ڈکسن بھی اس کے ساتھ شامل ہو گیا اور پھر جال تینوں افراد سمیت باہر آ گیا۔ ڈکسن اور جیگر بری طرح ہانپ رہے تھے۔

"اوہ! —— یہ تینوں ہی آ گئے —— اس کا مطلب ہے کہ ابھی یہ تینوں دلدل میں پوری طرح نہ دھنسے تھے" —— ڈکسن نے جال

چھوڑ کر فرش پر بیٹھتے ہوئے زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا۔ جیگر بھی اب بیٹھ چکا تھا۔ سامنے فرش پر پانی بہہ بہہ کر اس خالی حصے سے نیچے گر رہا تھا جب کہ جال میں لپٹے ہوئے تین افراد فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ تینوں بیہوش تھے اور ان کے چہروں کا رنگ نیلا پڑ چکا تھا سینے سے نیچے ان تینوں کے جسم گارے میں لتھڑے ہوئے تھے۔

"جال سے انہیں نکالو —— شائد کوئی زندہ ہو" —— ڈکسن نے سانس بحال ہوتے ہی اٹھ کر جیگر سے کہا اور جیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے جال کی ڈوریوں کو مخصوص انداز میں مروڑ کر ایک دوسرے سے علیحدہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ ان تینوں کو گھسیٹ کر جال سے نکال کر خالی فرش پر لٹا چکا تھا۔

"باس! —— یہ تو تینوں زندہ ہیں —— البتہ اس غیر ملکی عورت کی حالت بے حد خراب ہے" —— جیگر نے کہا۔

"ہونہہ! —— آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہے۔ ہنگامی طور پر کام آنے والے آکسیجن سلنڈر لے آؤ —— اور انہیں خالص آکسیجن مہیا کرو —— شائد یہ بچ نکلیں" —— ڈکسن نے کہا اور جیگر سر ہلاتا ہوا ایک کونے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈکسن اب غور سے ان تینوں کو دیکھ رہا تھا۔

جیگر تین سلنڈر اٹھا کر لے آیا اور پھر اس نے ایک ایک سلنڈر کی نلکی علیحدہ علیحدہ ان بیہوش افراد کی ناک پر فٹ کر کے گیس کھول دیا۔ اور چند لمحوں بعد ہی ان تینوں کے چہروں پر چھائی ہوئی نیلاہٹ تیزی

سے سرخی میں تبدیل ہونے لگی۔

"ہوں! —— یہ تینوں ہی بچ جائیں گے —— ان کے ہاتھ پیر باندھ دو —— مجھے یہ خاصے خطرناک لگ رہے ہیں —— یہ عام افراد نہیں۔ ورنہ جتنی دیر یہ اس زہریلی ہوا میں رہے ہیں ان کا بچ نکلنا ناممکن تھا" —— ڈکسن نے کہا۔ وہ اب ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور جیگر نے الماری کے پیچھے سے رسیوں کا بنڈل اٹھایا اور پھر اس نے ان تینوں کے ہاتھ پشت پر کر کے باندھنے کے بعد ان سب کے پیر بھی باندھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے جال سمیٹا اور ایک طرف ڈال کر وہ باہر کی طرف چلا گیا۔

تینوں افراد کے چہروں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ خالص آکسیجن ان کے خون میں شامل ہو جانے والی زہر کو تیزی سے صاف کرتی جا رہی ہے۔ لیکن وہ ابھی تک بدستور بیہوش تھے۔

چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی فرش کا وہ حصہ دوبارہ بند ہو گیا۔ جس میں سے ان تینوں کو نکالا گیا تھا۔

ڈکسن کو اچانک ایک خیال آیا تو وہ کرسی سے اٹھا اور پھر اس نے ان تینوں کی باری باری تلاشی لینی شروع کر دی۔ ریوالور اور دوسرے سامان کے ساتھ ساتھ اس نے پانی میں بھیگی ہوئی لائٹ ہاؤس والی فائل بھی باہر نکال لی۔ اور پھر اس نے ان کی کلائیوں میں بندھی ہوئی گھڑیوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"اوہ! —— ٹرانسمیٹر واچ" —— ڈکسن نے گھڑی دیکھ کر بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں میں اس نے ان تینوں کی گھڑیاں ان کی

کلائیوں سے کھول کر علیحدہ کر دیں۔ لیکن ایک آدمی جس کی حالت باقی دو سے کہیں زیادہ بہتر نظر آ رہی تھی کلائی گھڑی کھولتے ہوئے اس کی نظریں اس کے ایک ناخن پر پڑیں جس میں سے ایک تیز بلیڈ کافی باہر کو نکلا ہوا تھا اور ڈکسن چند لمحے حیرت سے اس بلیڈ کو دیکھتا رہا۔ پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے اس آدمی کے ہاتھ کی طرف جھپٹا اور اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس کا معائنہ کرنا شروع کر دیا۔

"جیگر! ــــ یہ تو انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں ــــ ان کے پاس نہ صرف ٹرانسمیٹر واچز ہیں ــــ بلکہ ان میں سے ایک کے ناخنوں میں تیز بلیڈ بھی چھپے ہوتے ہیں ــــ اگر مجھے بروقت پتہ نہ چلتا تو یہ آسانی سے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹ ڈالتا" ــــ ڈکسن نے جیگر کے اندر آتے ہوئے قدموں کی آواز سن کر کہا۔

"اوہ باس! ــــ اس کا مطلب ہے کہ ان کا تعلق یقیناً سیکرٹ سروس سے ہوگا ــــ ایسے لوگ ہی اس قسم کے حربے رکھتے ہیں" ــــ جیگر نے کہا اور ڈکسن اس کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"ہونہہ! ــــ تمہاری بات درست ہے ــــ یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں جن کے متعلق چیف باس نے کہا تھا ــــ اس کا مطلب ہے کہ نہ صرف ہمارا یہ اڈہ ان کی نظروں میں آگیا ہے بلکہ یہ ہم سب سے واقف بھی ہو گئے ہیں" ــــ ڈکسن نے بڑے ماہرانہ انداز میں اس آدمی کے ناخنوں میں فٹ بلیڈ اتارتے ہوئے کہا۔

"بالکل باس! ــــ ایسا ہی ہوگا" ــــ جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ڈکسن اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی ہتھیلی پر دس بلیڈ موجود تھے۔ اسی

لمحے اسی نوجوان کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی جس کے ناخنوں سے ڈکسن نے بلیڈ اتارے تھے۔ اور جیگر نے آگے بڑھ کر اس کی ناک سے فٹ آکسیجن کی نلکی اتار دی۔

نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن اس کی آنکھوں میں شعور کی کوئی چمک نہ تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ بے نور آنکھیں ہوں۔ ڈکسن اب دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ بلیڈ اس نے جیب میں ڈال لئے تھے۔

نوجوان کی آنکھوں میں آہستہ آہستہ شعور کی چمک ابھرتی چلی آ رہی تھی۔ اور پھر یکلخت وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھنے لگا۔ لیکن ہاتھ اور پیر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ پوری طرح بیٹھ نہ سکا اور دوبارہ گر گیا۔

اسی لمحے دوسرے آدمی نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور چند لمحوں بعد اس نے بھی اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھے ہونے کی وجہ سے وہ بھی نیچے گر پڑا۔

"جیگر! ــــ مشین گن لے کر ایک سائیڈ پر کھڑے ہو جاؤ ــــ اور جیسے ہی میں کہوں ــــ ان کو گولیوں سے اڑا دینا" ــــ ڈکسن نے انتہائی کرخت لہجے میں جیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور جیگر سر ہلاتا ہوا ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ اس نے مشین گن سیدھی کر لی تھی۔

عمران کو جیسے ہی ہوش آیا۔ اس کے کانوں میں کسی کی کرخت آواز پڑی۔ وہ آواز کسی کو مشین گن لے کر ایک طرف کھڑے ہونے کا حکم دے رہی تھی۔

عمران نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ اس خوفناک دلدل کی بجائے اسی غار نما کمرے میں فرش پر پڑا ہوا تھا جس سے وہ اس دلدل میں گرے تھے۔ اس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے اور پیروں کو حرکت دینے کی کوشش کے بعد اسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس کے پیر بھی باندھ دیئے گئے ہیں۔ اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ توازن برقرار نہ رکھ سکنے کی وجہ سے واپس فرش پر گر پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے دوبارہ کوشش کی اور اس بار وہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب اس نے صورت حال کا جائزہ لیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا اور ٹائیگر بھی رسیوں سے بندھے ہوئے پڑے تھے۔ جولیا تو بدستور بیہوش

تھی جب کہ ٹائیگر ہوش میں آکر اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ سامنے کرسی پر ایک لمبا تڑنگا بھاری جسم اور درشت چہرے والا غیر ملکی بیٹھا تھا اس نے اپنے گھٹنوں پر مشین گن رکھی ہوئی تھی۔ جب کہ ایک اور غیر ملکی سائیڈ پہ مشین گن ان کی طرف تانے کھڑا تھا۔

عمران نے دیکھا کہ سینے سے نیچے اس کا پورا جسم گارے میں لتھڑا ہوا تھا اور ایک طرف جال بھی ڈھیر کی صورت میں پڑا تھا۔ اس میں بھی مٹی اور گارا لگا ہوا صاف نظر آرہا تھا۔ چنانچہ وہ سمجھ گیا کہ اس خوفناک دلدل سے انہیں اسی جال کی مدد سے نکالا گیا ہے۔ لیکن کیوں نکالا گیا ہے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ ایک سائیڈ پر آکسیجن سلنڈر بھی پڑے ہوئے تھے جب کہ ایک سلنڈر کی نلکی جولیا کی ناک سے فٹ تھی۔

"بہت بہت شکریہ جناب! —— آپ نے ہماری مدد کی اور ہمیں اس خوفناک دلدل سے نکال لیا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کرسی پر بیٹھے غیر ملکی سے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھوں کو مخصوص انداز میں حرکت دی تاکہ ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈ باہر آجائیں اور وہ کلائی پر بندھی ہوئی رسی کاٹ لے۔ لیکن اسی لمحے اس پر یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ اس کے ناخن بلیڈوں سے خالی ہیں اور عمران نے ہونٹ بھینچ لیے۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ یہ لوگ عام مجرم نہیں ہیں باقاعدہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ ورنہ اب تک کسی مجرم کو ان بلیڈوں کی موجودگی کا کبھی خیال ہی نہ آیا تھا۔

"تمہیں واپس بھی اس دلدل میں ڈالا جا سکتا ہے —— اور گولی بھی ماری جا سکتی ہے —— سمجھے" —— کرسی پر بیٹھے ہوئے غیر ملکی

نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے جولیا کے منہ سے کراہ نکلی تو دوسرے غیر ملکی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کی ناک سے آکسیجن کی نلکی ہٹالی اور جولیا نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"بالکل سمجھ گیا جناب! ـــ لیکن آپ کو اس سے فائدہ کوئی نہیں ہوگا ـــ بلکہ ہمیں نکلنے کے لئے دوبارہ محنت کرنی پڑے گی" ـــ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

"سنو! ـــ میرے پاس فضول باتوں کا وقت نہیں ہے ـــ تم صرف اپنا نام بتاؤ ـــ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میں اپنا عہدہ بتادو۔ اور یہ بھی بتاؤ کہ تم یہاں کیسے پہنچے" ـــ؟ غیر ملکی نے غصیلے انداز میں کہا۔

"ابھی آپ خود تو کہہ رہے ہیں کہ فضول باتوں کا وقت نہیں ہے ـــ پھر خود ہی فضول باتیں کر رہے ہیں ـــ ویسے میرا نام علی عمران ہے ـــ آپ کا اسم شریف ـــ بلکہ بے حد شریف ـــ بلکہ شریف الطرفین ـــ بلکہ شریف النفس ـــ بلکہ ـــ" عمران کی زبان حسب عادت چل پڑی۔

"تم بہت زیادہ بولتے ہو ـــ اب اگر تم نے بکواس کی تو گولیوں سے چھلنی کر دوں گا" ـــ غیر ملکی نے اٹھ کر چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر زور سے عمران کی پسلیوں پر ٹھوکر ماری۔

"چلو ٹھیک ہے ـــ اسم شریف نہیں ہے تو اسم بدمعاش ہی بتادو ـــ دراصل ہمارے ہاں رواج ہے کہ نام کے بغیر بات نہیں کی جاتی" ـــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام ڈکسن ہے ـــ اور یہ جیگر ہے ـــ اب میرے سوالوں کا جواب دو" ـــ ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جواب یہ ہے کہ میرا کوئی تعلق کسی سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ میں تو اوپن ایئر کام کا عادی ہوں ـــ باقی رہا یہاں پہنچنا ـــ تو ہم سیر کرتے ہوئے جزیرے پر آگئے ـــ یہاں کیبن کے ساتھ ایک عجیب وغریب راستہ نظر آیا تو اندر آگئے ـــ اس کے بعد ایک خوفناک دلدل میں گر گئے ـــ اور پھر اب ہوش آیا ہے تو جناب محترم کی شکل نورانی نظر آرہی ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ وہ دراصل اب زیادہ سے زیادہ وقت لینا چاہتا تھا تاکہ کلائی پر بندھی ہوئی گانٹھ کو انگلیوں کی مدد سے کھول سکے۔

"ہوں! ـــ تو تم سیر کرنے آئے تھے ـــ ریوالوروں، ٹرانسمیٹر واچز اور ناخنوں میں بلیڈ رکھ کر سیر کی جاتی ہے ـــ تم مجھے احمق سمجھتے ہو" ـــ ڈکسن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں تو آپ کو شریف آدمی ہی سمجھتا ہوں ـــ باقی آپ اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہیں ـــ یہ آپ خود بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں ـــ ویسے مجھے یقین ہے کہ بگ ہیڈ جیسی بین الاقوامی تنظیم کسی احمق کو تو اپنا ممبر ہرگز نہیں بنا سکتی" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈکسن کی آنکھیں اپنی تنظیم کا نام سن کر حیرت سے پھیلتی گئیں۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ میرا تعلق بگ ہیڈ سے ہے" ـــ؟ ڈکسن نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کا بڑا سر دیکھ کر ـــ اب یہ اور بات ہے کہ یہ اندر سے

خالی ہو ___ لیکن بہرحال ہے بڑا" ___ عمران نے اس طرح جواب دیا جیسے وہ بڑی زوردار دلیل سے بات کر رہا ہو۔

" ہوں! ___ اب تمہیں بتانا ہوگا کہ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہو۔ اچھا ہوا کہ میں نے تمہیں اس دلدل سے نکال لیا ___ جیگر! ___ الماری سے کوڑا نکالو ___ میں دیکھتا ہوں اس میں کتنی جان ہے" ___ ڈکسن نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

" جان دیکھنے کے لئے کوڑا ___ کمال ہے۔ یہ کوئی نیا میٹر ہے۔ درجہ حرارت دیکھنے کے لئے تو تھرمامیٹر ہوتا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں! ___ ابھی تم سب کچھ بتا دو گے" ___ ڈکسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مڑ کر جیگر کے ہاتھ سے کوڑا لے لیا۔ اور دوسرے لمحے شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ کوڑا فضا میں چٹخا اور ڈکسن نے پوری قوت سے کوڑا عمران کے جسم پر مارا۔ لیکن عمران کے جسم نے ذرا سا جھٹکا بھی نہ کھایا اور نہ ہی اس کے منہ سے سسکاری نکلی۔ البتہ جس جگہ کوڑا پڑا تھا وہاں خون کی سرخ دھاری صاف نظر آنے لگ گئی تھی۔

" کیا بتایا ہے تمہارے اس میٹر نے" ___ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا اور پھر تو جیسے ڈکسن پر دورہ سا پڑ گیا۔ اس نے مسلسل عمران کے جسم پر کوڑوں کی بارش کر دی۔ اور عمران کا پورا جسم اس کے اپنے خون سے جیسے نہا سا گیا۔ لیکن عمران پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر جما ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے منہ سے چیخ تو ایک طرف، سسکی بھی نہ نکلی۔ ڈکسن یکلخت بری طرح ہانپتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔ وہ اب حیرت بھرے

انداز میں عمران کو دیکھ رہا تھا۔

" تم انسان ہو یا ___" ڈکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا کیا خیال ہے مسٹر ڈکسن! ___ یہ بات یاد رکھنا کہ تم سے کوڑے کی ایک ایک ضرب کا باقاعدہ حساب لیا جائے گا" ___ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کے جسم پر ایک ضرب بھی نہ پڑی ہو۔ جب کہ جولیا اور ٹائیگر کے چہرے زرد پڑ گئے تھے جس وحشیانہ انداز میں ڈکسن نے عمران کے جسم پر کوڑے برسائے تھے اگر عمران کی جگہ کوئی اور ہوتا تو وہ یقیناً چیخ چیخ کر بے حال ہو جاتا۔ لیکن عمران کے چہرے پر ایسا سکون تھا جیسے کوڑوں کی بجائے اس کے جسم پر پھول پھینکے گئے ہوں۔

" ٹھیک ہے ___ میں خود معلوم کر لونگا ___ جیگر! ___ انہیں گولیوں سے اڑا دو" ___ ڈکسن نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں موجود خوف کا عنصر نمایاں تھا۔ وہ شاید عمران کے رد عمل سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔

" ٹھہرو! ___ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو ___ مجھ سے بات کرو"۔ جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اور ڈکسن نے تیزی سے ہاتھ کا اشارہ کر کے جیگر کو فائرنگ کرنے سے روکا اور پھر تیزی سے جولیا کی طرف مڑ گیا۔

" تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ___ ڈکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں! ___ میرا ہے ___ ان دونوں کا نہیں" ___ جولیا نے

سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو —— تم یہاں کی مقامی باشندہ نہیں ہو —— اور کوئی بھی سیکرٹ سروس کسی غیر ملکی کو ممبر نہیں بناتی" —— ڈکسن نے غصیلے انداز میں پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"یہ اپنے اپنے اعتماد کی بات ہے —— آگے بات کرو" —— جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں کیسے پہنچے —— ؟" ڈکسن نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے اس جیگر کے پیچھے" —— جولیا نے مڑ کر جیگر کی طرف سر کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بکواس ہے —— باس! —— یہ جھوٹ بول رہی ہے" —— جیگر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو جیگر" —— ڈکسن نے دانت پیستے ہوئے کہا اور جیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو رہا۔ لیکن اس کے چہرے پر چھا جانے والے خوف کے آثار سب کو نمایاں نظر آ رہے تھے۔

"تم نے اس کا پیچھا کیوں کیا —— ؟" ڈکسن نے پوچھا۔

"یہ جس مشکوک انداز میں لانچ پر سوار ہو کر آیا تھا اس سے ہم کھٹک گئے اور پھر ہمیں سرکاری دفتر سے معلوم ہوا کہ جس لانچ پر یہ آیا ہے اس نمبر کی لانچ دو ماہ سے ورکشاپ میں موجود ہے —— جس پر ہم نے اسے تلاش کیا اور ہمیں اطلاع مل گئی کہ یہ اس جزیرے پر آیا ہے اور یہاں واقعی کیبن کے ساتھ زمین کا ایک حصہ کسی ڈھکن کی طرح اٹھا ہوا تھا اس لئے ہم یہاں آ گئے" —— جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میرا تعلق بگ ہیڈ تنظیم سے ہے —— ؟" ڈکسن نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"یہ ہمارا اندازہ تھا —— اور ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا اندازہ درست نکلا" —— جولیا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"بس ٹھیک ہے —— اتنا ہی کافی ہے —— اب باقی میں خود معلوم کر لوں گا —— تم تینوں چھٹی کرو" —— ڈکسن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر جیگر کی طرف مڑا۔ وہ شاید اسے کوئی حکم دینا چاہتا تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور یہ آواز سنتے ہی ڈکسن بری طرح چونکا اور تیزی سے الماری کی طرف مڑ گیا۔ اس نے جلدی سے الماری میں سے وہی ہیڈ فون والا ٹرانسمیٹر نکالا اور ہیڈ فون کانوں پر چڑھا کر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو —— ہیلو ڈکسن! —— چیف باس سپیکنگ۔ اوور" —— دوسری طرف سے چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"یس سر —— ڈکسن اٹنڈنگ سر —— اوور" —— ڈکسن نے کہا۔

"سنو ڈکسن! —— میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کر لی ہیں —— پاکیشیا میں ایک آدمی ہے علی عمران —— وہ دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے —— وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے —— میں نے جوشان کو بھیج دیا ہے وہ تمہارے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ رہا ہے —— اب تم نے سب سے پہلے اس علی عمران کا خاتمہ کرنا ہے —— کیونکہ مجھے ایک اور خفیہ اطلاع ملی ہے کہ نارتھ کانگو سے پاکیشیا کی حکومت کو سرکاری طور پر آگاہ کیا گیا ہے کہ بگ ہیڈ تنظیم پاکیشیا میں اسلحہ بھیج رہی ہے —— اس اطلاع کے بعد یقیناً سیکرٹ

"تو جوشان اب بگ ہیڈ میں شامل ہو گیا ہے ——— پہلے تو وہ کسی اور
تنظیم میں تھا" ——— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جیگر! ——— تم باہر جاؤ۔ اور مسٹر جوشان جیسے ہی یہاں پہنچیں انہیں
لے کر آؤ" ——— ڈکسن نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے ایک
طرف کھڑے جیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ——— جیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے
واپس مڑ گیا۔

"تمہاری موت دو گھنٹے کے لئے ٹل گئی ہے ——— لیکن چیف باس
تو کہہ رہے تھے کہ تم دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہو ——— حالانکہ میری
نظروں میں تم ایک احمق سے زیادہ نہیں ہو ——— اگر تم احمق نہ ہوتے
تو اس طرح اطمینان سے اڈے میں داخل نہ ہو جاتے ——— اپنا ایک
آدمی لازماً باہر نگرانی کے لئے کھڑا کر دیتے" ——— ڈکسن نے کہا۔

"یہی غلطی تم سے ہوئی مسٹر ڈکسن! ——— تم نے یہی سمجھ لیا کہ ہم یہاں
اکیلے آئے ہیں ——— ورنہ تم بھی جیگر کو باہر ضرور نگرانی کے لئے بھیجتے۔
ویسے اب جیگر اور جوشان دونوں کی لاشیں ہی تمہیں نظر آئیں گی" ———
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس بار واقعی وہ بری طرح پھنس گیا
تھا۔ کلائی پر رسی اس طرح سخت باندھی گئی تھی اور رسی کو دی جانے والی
گانٹھ اس قدر پیچیدہ تھی کہ عمران باوجود کوشش کے یہ گانٹھ اب تک
نہ کھول سکا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اُسے کوڑے بھی کھانے پڑے اور بے بس
بھی ہونا پڑا۔ ویسے یہ اس کی واقعی قوت برداشت کا کمال تھا کہ پورے
جسم میں کوڑوں کی ضربات کی وجہ سے آگ سی بھڑکی ہوئی تھی لیکن تکلیف

کا معمولی سا تاثر بھی اس کے چہرے پر نظر نہ آ رہا تھا۔

"اوہ! ——— تو یہ بات ہے" ——— ڈکسن نے بری طرح چونکتے
ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اس نے جھک کر عمران
کی کلائی پر بندھی ہوئی رسی کو ٹٹول کر چیک کیا۔ اور پھر وہ تیزی سے
بیرونی دروازے کی طرف دوڑتا گیا۔ اُسے شاید اطمینان ہو گیا تھا کہ عمران
مضبوطی سے بندھا ہوا ہے۔

"ا... ٹائیگر ——— جلدی کرو" ——— عمران نے ڈکسن کے
جاتے ہی تیز لہجے میں کہا اور ٹائیگر تیزی سے گھسٹتا ہوا عمران کی طرف
بڑھنے لگا۔

"جلدی کرو جلدی" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے
خود بھی ٹائیگر کی طرف گھسنا شروع کر دیا۔

"اپنی پشت میری طرف کر کے ہاتھوں کو جس حد تک اٹھا سکتے ہو
اوپر اٹھاؤ ——— تاکہ میں دانتوں سے تمہاری کلائی پر بندھی ہوئی گانٹھ
کھول سکوں" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر تیزی سے گھوم
گیا اور اس نے ہاتھ اونچے کر دیئے۔

"ان بلیڈوں کا کیا ہوا ——— ؟" جولیا نے پوچھا۔

"وہ اس ڈکسن نے پہلے ہی اتار لئے ہیں ——— اسی لئے تو مجھے
کوڑے کھانے پڑے ہیں" ——— عمران نے کہا اور پھر اس نے آگے
کی طرف جھک کر اپنے دانت ٹائیگر کی کلائیوں پر بندھی ہوئی گانٹھ پر
گاڑ دیئے۔ اس کا سر تیزی سے دائیں بائیں حرکت کر رہا تھا اور چند
لمحوں کی کوشش سے وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے قدموں

چنانچہ وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا اور پھر اس نے جھپٹ کر مشین گن اٹھالی۔

"چھوڑ دیں اسے عمران صاحب" ——— ٹائیگر نے مشین گن اٹھاتے ہی کہا اور عمران ایک بار پھر اچھلا اور تیزی سے پشت کے بل فرش پر جاگرا۔ اسی لمحے ٹائیگر نے یکلخت ڈکسن کے سر پر مشین گن کا بٹ مارا اور ڈکسن نے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ بری طرح تڑپنے لگا۔

"دیکھنا مار نہ دینا" ——— عمران نے ٹائیگر کو دوسری بار بٹ مارنے کے لیے مشین گن اٹھاتے دیکھ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے قوت کو یکلخت کم کر دیا۔ لیکن بٹ پھر بھی ڈکسن کے پھڑکتے ہوئے جسم کے باوجود ٹھیک نشانے پر پڑا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ڈکسن کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔

"میرے ہاتھ کھولو ——— جلدی کرو" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے مشین گن ایک طرف رکھی اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے عمران کی کلائیوں پر بندھی ہوئی گانٹھ کھولنا شروع کر دی لیکن گانٹھ واقعی اس قدر پیچیدہ تھی کہ وہ آسانی سے کھلنے میں نہ آ رہی تھی۔

اسی لمحے باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو ٹائیگر عمران کو چھوڑ کر جلدی سے مڑا اور مشین گن اٹھانے کے لئے جھکا لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر چیختا ہوا پیچھے کو الٹ گیا۔ گولیاں تو مشین گن سے ٹکرائی تھیں لیکن مشین گن ان گولیوں کی وجہ سے اس طرح اچھل کر جھٹکے دیتے ٹائیگر سے ٹکرائی کہ ٹائیگر پشت کے بل جاگرا۔

"رک جاؤ جیگر" ——— اچانک ایک منمناتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک دبلا پتلا لیکن بانس کی طرح لمبا آدمی بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت سے اٹھتے ہوئے ٹائیگر کے سینے پر لات ماری اور ٹائیگر یوں اچھل کر دیوار سے جاٹکرایا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی گیند ہو۔

ٹائیگر کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا تھا اس لئے وہ نیچے گر کر پھر اٹھ نہ سکا تھا۔

"تم اتنی جلدی آ گئے جوشان" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— اوہ تم ——— اور اس حالت میں ——— بہت خوب ——— بہت خوب ——— ڈکسن نے واقعی کام دکھایا ہے" ——— اس دبلے پتلے اور لمبے آدمی نے تیزی سے عمران کی طرف مڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی اس کے سامنے عمران بندھا ہوا بیٹھا ہے۔

جیگر ڈکسن پر جھکا ہوا اسے ہوش میں لانے کی کوششوں میں مصروف تھا جب کہ جوشان کے ہاتھوں میں مشین پستول نظر آ رہا تھا اور اسی سے شاید اس نے مشین گن پر فائر کئے تھے۔

"ڈکسن کا نہیں ——— بلکہ یہ تمہارا کمال ہے جوشان! ——— کہ تم ایک بار پھر موت کو قبول کرنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گئے ہو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرے سینے میں آج بھی تمہارے لگائے ہوئے زخموں کی کسک موجود ہے ——— لیکن مجھے حالات نے ادھر آنے کی اجازت نہ دی

تھی ۔۔۔ اور اب دیکھو! میں آگیا ہوں ۔۔۔ اور اب میں نے گن گن کر سارے بدلے چکا دینے ہیں ۔۔۔ ڈکسن نے شاید تمہیں کوڑے مار مار کر یہ سُرخ لکیریں تمہارے جسم پر ڈالی ہیں ۔۔۔ جب کہ یہ کام میں گولیوں سے کروں گا" ۔۔۔ جوشان نے بڑے سرد لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پسٹل کا رُخ عمران کی ٹانگوں کی طرف کیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا۔ عمران یکلخت تیزی سے اُلٹی قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ حیرت انگیز ۔۔۔ تم واقعی لاجواب بازی گر ہو" ۔۔۔ جوشان نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ کیونکہ عمران جس انداز میں فرش پر بیٹھا تھا اس انداز میں اس قسم کی قلابازی کھانا واقعی کسی ماہر ترین بازی گر کا ہی کام ہو سکتا تھا اور شاید اسی حیرت کی وجہ سے جوشان ٹریگر بھی نہ دبا سکا تھا۔

عمران کے دونوں بازو ابھی تک پُشت کی طرف تھے اور اس کے دونوں پیر بھی بدستور بندھے ہوئے تھے۔

"کبھی کبھی ایسا بھی کرنا پڑتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ۔۔۔ تم نے کر لیا ۔۔۔ اور میں نے تمہاری اس بازی گری کی داد بھی دے دی ۔۔۔ اب ۔۔۔" جوشان نے سرد انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت کی۔ لیکن دوسرے لمحے مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے یکلخت نکل کر فضا میں اس طرح بلند ہو گیا۔ جیسے کسی پُراسرار قوت نے اُسے اچانک فضا میں اچھال دیا ہو۔

"یہ ہے اصل بازی گری" ۔۔۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے مشین پسٹل کیچ کرتے ہوئے کہا۔ جب کہ جوشان اپنے ہاتھوں سے لپٹی ہوئی رسی کو ہی چھڑاتا رہ گیا۔

ٹائیگر پوری طرح گانٹھ تو نہ کھول سکا تھا لیکن اس کی کوشش سے گانٹھ ڈھیلی ضرور ہو گئی تھی۔ جوشان سے باتیں کرتے ہوئے عمران نے گانٹھ کھول کر اپنے ہاتھ آزاد کر لئے تھے اور انہی کھلے ہاتھوں کی وجہ سے وہ اُلٹی قلابازی کھانے میں بھی کامیاب ہوا تھا۔ لیکن اس نے یہ قلابازی اس قدر تیزی سے کھائی تھی کہ جوشان اس کے کھلے ہاتھوں کو چیک ہی نہ کر سکا۔ اور پھر جیسے ہی اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبانا چاہا! عمران نے ہاتھ میں موجود رسی ایک جھٹکے سے اس کی کلائی پر اس طرح ماری کہ جھٹکا لگنے سے مشین پسٹل تو فضا میں اچھلا اور رسی جوشان کے ہاتھوں سے لپٹ گئی۔

عمران نے مشین پسٹل کیچ کرتے ہی یکلخت اس کا ٹریگر دبایا اور جنگیر جو جوشان کے چیخنے پر اٹھنے لگا تھا چیختا ہوا فرش پر گرا۔ گولیوں نے اس کا سینہ چھلنی کر دیا تھا۔

ڈکسن کی آنکھیں تو کھل گئیں لیکن شاید وہ ابھی تک پوری طرح شعور میں نہ آسکا تھا۔ اس لئے اسی طرح فرش پر لیٹا ہوا تھا۔

جوشان نے عمران کے مُڑتے ہی یکلخت اس پر چھلانگ لگائی لیکن دوسرے لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا ٹائیگر سے بھی زیادہ تیزی سے

پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ عمران نے پوری قوت سے اچھل کر دونوں بندھی ہوئی ٹانگوں کے گھٹنے موڑ کر اس کی ناف پر مارے تھے اور جوشان تو چیختا ہوا عقبی دیوار سے ٹکرایا جب کہ عمران اچھل کر واپس کھڑا ہو گیا۔

دوسرے لمحے ایک بار پھر تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں لیکن اس بار گولیاں عمران کے دونوں پیروں کے درمیان موجود رسیوں کو کاٹ گئیں۔ یہ فائرنگ خود عمران نے کی تھی کیونکہ اس کے پاس پیر کھولنے کا وقت نہ تھا۔ دوسرے لمحے اس کی ٹانگیں آزاد ہو چکی تھیں۔

ڈکسن اب اچھل کر بیٹھ گیا تھا۔ لیکن عمران نے یکلخت گھوم کر اس کی کنپٹی پر پوری قوت سے بوٹ کی ٹو ماری اور ڈکسن دوبارہ چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔

"تم سے تو میں نے حساب کتاب چکانا ہے"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے اس طرف بڑھا جہاں جوشان نیچے گر کر اچھل کر کھڑا ہو رہا تھا۔

"تمہیں واقعی موت لے آئی ہے جوشان!۔۔۔ پہلے تو تم فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے ۔۔۔ لیکن اب تم بگ ہیڈ کے بارے میں پوری تفصیلات بتا کر ہی مرو گے"۔۔۔ عمران نے اس کے سامنے جا کر کھڑے ہوتے ہوئے زہر خند لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں مار ڈالوں گا ۔۔۔ ہر قیمت پر ۔۔۔ ہر صورت میں"۔۔۔ جوشان نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پھر مشین پسٹل کی پرواہ کیے بغیر اس نے عمران پر حملہ کر دیا۔

"ابھی تم بچے ہو جوشان!۔۔۔ تم تو ابھی بالغ بھی نہیں ہوئے"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کسی لٹو کی طرح گھوما اور اس پر حملہ آور جوشان اس بری طرح چیختا ہوا فضا میں بلند ہوتا گیا جیسے اسی کا مشین پسٹل فضا میں بلند ہوا تھا۔ عمران نے لٹو کی طرح گھوم کر یکلخت اس کی ناف پر اس انداز میں ضرب لگائی تھی کہ حملہ کرنے کی وجہ سے جوشان کے زمین سے اٹھے ہوئے قدم دوبارہ زمین پر نہ پڑ سکے اور وہ فضا میں بلند ہوتا گیا۔

جوشان نے یکلخت فضا میں قلابازی کھا کر دور گرنا چاہا لیکن اسی لمحے عمران نے اچھل کر اس کی پشت پر ہاتھ رسید کر دیا اور جوشان چیختا ہوا سر کے بل نیچے گرنے لگا۔ اور عمران نے یکلخت اس کے نیچے گرتے ہوئے جسم کو ایک بار پھر گھٹنے کی ضرب لگائی اور جوشان کا نچلا دھڑ ایک جھٹکے سے آگے ہوا کہ عمران نے اس کی دونوں ٹانگوں کے گرد بازو ڈالا اور پھر پوری قوت سے اس نے اپنے جسم کو آگے کی طرف دھکیل دیا اور وہ غار نما کمرہ جوشان کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخوں سے لرزنے لگا۔ چیخوں کے ساتھ ہی کڑکڑاہٹ کی آوازیں ابھریں۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کے کئی مہرے عمران کے اس خوفناک ترین داؤ کی وجہ سے ٹوٹ گئے تھے اور یہ کڑکڑاہٹ انہی مہروں کے ٹوٹنے کی آواز تھی۔

عمران نے دوسرے لمحے اپنے جسم کو جو آگے کی طرف گر رہا تھا نہ صرف سنبھال لیا بلکہ اس نے بڑے حقارت بھرے انداز میں جوشان کے جسم کو بھی فرش کی طرف دھکیل دیا اور جوشان کا جسم بے حس و حرکت ہو کر فرش پر گر گیا۔ البتہ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا اور اس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔

"یہ بچوں کی طرح چیخنا چلانا بند کرو جوشان! ـــ تم جی۔ہیڈ کے بڑے خطرناک ایجنٹ ہو ـــ کسی سرکس کے مسخرے تو نہیں ہو" ـــ عمران نے حقارت آمیز۔ لہجے میں کہا اور خود تیزی سے جولیا کی طرف مڑ گیا۔ جو ابھی تک فرش پر بندھی بیٹھی اس طرح پلکیں جھپکا جھپکا کر یہ خوفناک جنگ دیکھ رہی تھی جیسے کوئی آدمی سینما ہال میں بیٹھا مار دھاڑ سے بھرپور فلم دیکھ رہا ہو۔

"کک ـــ گگ ـــ کاش! ـــ میں اندر داخل ہوتے ہی تمہیں گولیوں سے اڑا دیتا ـــ کاش" ـــ جوشان نے کہا۔

"اسی کاش کے چکر میں تو نجانے کتنے ایجنٹ اب تک قبروں میں اتر چکے ہیں" ـــ عمران نے جولیا کی رسیاں کھولتے ہوئے کہا۔ اور پھر مڑ کر کھڑا ہو گیا۔

"تم ایکس کی گود میں ہی آؤ ـــ میں ذرا اس ڈکسن سے حساب کتاب برابر کر لوں" ـــ عمران نے مڑ کر ڈکسن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو کنپٹی پر ضرب کھا کر ایک بار پھر فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران اس کی طرف مڑتے مڑتے یکلخت اس طرف کو مڑ گیا جدھر ڈکسن کا کوڑا پڑا ہوا تھا۔ عمران کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ جولیا کا جسم خود بخود کانپنے لگا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہاں عمران کی بجائے کوئی خوفناک بھیڑیا کھڑا ہو۔

عمران نے کوڑا اٹھایا اور پھر تیزی سے ڈکسن کی طرف مڑ گیا۔ دوسرے لمحے سٹراپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی کوڑے کی ضرب بیہوش ڈکسن کے جسم پر پڑی اور ڈکسن یکلخت بری طرح چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"بتاؤ اب تک تم نے کس کس پارٹی کو یہاں اسلحہ تقسیم کیا ہے" ـــ؟ عمران کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آیا اور ڈکسن کے حلق سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ جیسے یہ اس کی زندگی کی آخری چیخ ہو۔

"بتاؤ" ـــ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی کوڑا ڈکسن کے جسم سے ٹکرایا۔

"ب ـــ ب ـــ بتاتا ہوں ـــ بتاتا ہوں" ـــ ڈکسن نے تڑپتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ ـــ زبان مت روکو ـــ ورنہ میرا ہاتھ چلتا رہے گا" ـــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت کوڑے والا ہاتھ دوبارہ فضا میں بلند کیا اور اس بار ڈکسن نے اس طرح پارٹیوں کے نام بتانے شروع کر دیئے جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو گیا ہو۔

"بس صرف تین سپلائز کی بات کر رہے ہو ـــ اور بتاؤ" ـــ عمران نے غرا کر کہا۔

"یقین کرو ـــ بس یہی تین سپلائز ہوئی ہیں" ـــ ڈکسن نے یکلخت ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے بزدل لوگوں سے شدید نفرت ہے مسٹر ڈکسن! ـــ تم نے ہاتھ جوڑ کر اپنی موت لازمی کر دی ہے ـــ اگر تم میری طرح حوصلے سے کام لیتے تو شاید میں تمہیں نہ مارتا" ـــ عمران نے غرا کر کہا اور دوسرے لمحے اس کے دوسرے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل یکلخت شعلے اگلنے لگا اور ڈکسن چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"بس جولیا ـــ یہاں الماری میں عام ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ اپنے

باس کو کال کر کے ممبرز کو یہاں بلواؤ ـــــ تاکہ اس اڈے کی پوری طرح تلاشی بھی لی جا سکے ـــــ اور یہاں موجود اسلحہ بھی ہیڈکوارٹر شفٹ کیا جا سکے ـــــ باقی رہا جوشان ! ـــــ تو اس سے پوچھ گچھ میں خود ہی کر لوں گا" ـــــ عمران نے مڑ کر جولیا سے کہا۔

"نہیں ـــــ یہ بھی سیکرٹ سروس کا مجرم ہے ـــــ باس خود ہی اس سے پوچھ گچھ کرے گا ـــــ تم اب فارغ ہو" ـــــ جولیا نے رعب دار لہجے میں کہا۔ اُسے شاید خیال آ گیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کی ممبر تو باس ہے۔

"اچھا تو میں اب فارغ ہوں ـــــ ٹھیک ہے ـــــ اگر یہی تم نے کرنا تھا تو پھر لاؤ میرا معاوضہ ـــــ میں چلا جاتا ہوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

"معاوضہ ـــــ کیسا معاوضہ" ـــــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے مزدور کی مزدوری نہ دو گی ـــــ وہ تو کہتے ہیں کہ پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری دینی چاہیئے ـــــ یہاں تو خون بھی خشک نہیں ہوا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کہتی ہوں جاؤ ـــــ اور اس ٹائیگر کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ ورنہ" جولیا نے غراتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ ٹائیگر کی وجہ سے وہ اپنا سیکرٹ سروس والا رعب دکھا رہی ہے۔

"چل بھئی ٹائیگر ! ـــــ اس دور میں ایسا ہی ہوتا ہے ـــــ کوئلے ہم کھاتے رہے ـــــ لڑتے ہم رہے ـــــ اور محترمہ اطمینان سے بیٹھی تماشا دیکھتی رہیں اور اب تم جاؤ کا آرڈر داغ دیا" ـــــ عمران

نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چلنے لگا۔

"تم یہاں جولیا کا خیال رکھنا ـــــ یہ جوشان اکیلا نہیں آیا ہو گا ـــــ میں چیک کرتا ہوں" ـــــ عمران نے باہر آتے ہی ٹائیگر سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سنبھالے وہ تیزی سے ایک اونچی جھاڑی کے پیچھے رینگ گیا۔ جب کہ ٹائیگر وہیں ایک جھاڑی کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔

عمران جھاڑیوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا کہ اچانک اُسے عقب میں بے تحاشا گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی اور عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا۔ اور تیزی سے واپس کیبن کی طرف دوڑ پڑا۔ لیکن وہ ابھی کیبن تک نہ پہنچا تھا کہ یکلخت کیبن کی طرف سے ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور عمران دوڑتے دوڑتے یکلخت لڑکھڑا کر منہ کے بل گرا۔ اس خوفناک دھماکے کے ردعمل سے پورا جزیرہ بُری طرح لرز رہا تھا اور ابھی پہلے دھماکے کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ یکلخت مسلسل اس جیسے خوفناک دھماکے شروع ہو گئے اور اس بار یہ دھماکے اس قدر تیز اور خوفناک تھے کہ جیسے ایٹمی جنگ چھڑ گئی ہو۔ جزیرہ اب بُری طرح لرزنے لگا تھا۔

عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اُسے جولیا اور ٹائیگر دونوں کی زندگی کی اُمید نہ رہی تھی۔ کیونکہ اس کے اندازے کے مطابق یہ دھماکے اسی تہہ خانے میں ہی ہو رہے تھے جس کے اندر جولیا موجود تھی اور باہر ٹائیگر۔ عمران تیزی سے اٹھا اور اپنے آپ کو بڑی مشکل سے سنبھالتا ہوا آگے

بڑھنے لگا۔ ہر طرف گہرا دھواں اور گرد کے بادل چھائے ہوئے تھے۔

اسی لمحے اُسے قریب سے کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو وہ سانپ کی سی تیزی سے اس طرف کو مُڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک جھاڑی میں ٹائیگر کو پڑے بُری طرح تڑپتے ہوئے دیکھا۔ ٹائیگر کا پورا جسم جھلسا ہوا تھا۔ صرف اس کا چہرہ بچ گیا تھا۔ اور جسم سے جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا۔

"ٹائیگر ۔۔۔ کیا ہوا ٹائیگر" ۔۔۔ عمران نے تیزی سے اُسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"بچ ۔۔۔ بچ ۔۔۔ جولیا کو نکالیں ۔۔۔ وہ دلدل میں گر گئی ہے۔ میں نے اُسے بچانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن خوفناک دھماکے نے پورا تہہ خانہ اُڑا دیا ۔۔۔ اور میں کسی تنکے کی طرح اڑتا ہوا یہاں آگرا" ۔۔۔ ٹائیگر نے دانت بھینچ کر رُک رُک کر اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں فقرہ مکمل کیا۔ اس کی حالت واقعی خاصی خراب معلوم ہو رہی تھی۔

عمران نے جھک کر ٹائیگر کو اٹھایا اور اُسے کاندھے پر لادے تیزی سے اس طرف دوڑنے لگا جدھر لانچیں وغیرہ موجود تھیں۔ اب دھماکے بند ہو گئے تھے۔ لیکن پورا جزیرہ گرد و غبار اور دھوئیں سے اٹا ہوا تھا۔ اس طرف لانچیں موجود نہ تھیں۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹائیگر ۔۔۔ ٹائیگر ہوش میں آؤ ۔۔۔ تمہیں چوٹ نہیں لگی۔ صرف گرنے کی وجہ سے تمہارے گوشت پر ضربات آئی ہیں ۔۔۔ ہوش میں آؤ" ۔۔۔ عمران نے نیم بیہوش ٹائیگر کو زمین پر رکھ کر بُری طرح جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"بچ ۔۔۔ بچ ۔۔۔ جی ۔۔۔ جی ۔۔۔ اچھا ۔۔۔ میں ہوش میں ہوں۔ بس جولیا ۔۔۔ دلدل" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہنا شروع کیا لیکن پھر اس کی آواز بند ہو گئی۔

عمران نے جلدی سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا اور پھر اس کی نبض چیک کرنے لگا۔ دوسرے لمحے اس نے یکلخت اُسے اٹھایا اور پھر اس سمیت نیچے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔ وہ ٹائیگر سمیت سمندر میں خاصی گہرائی تک اترتا چلا گیا۔ لیکن چند لمحوں بعد سمندر نے اُسے یکلخت واپس سطح کی طرف اچھالا۔ عمران نے یکلخت ٹائیگر کو اچھال کر ایک باہر کو نکلی ہوئی چٹان پر پھینکا اور خود بجلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا جزیرے کے اس طرف کو جانے لگا جدھر اس کے مطابق وہ دلدل موجود تھی۔

جزیرے کے ساتھ ساتھ تیرتے ہوئے جیسے ہی وہ گھوما اُسے تین لانچیں کھڑی ہوئی نظر آئیں۔ یہ لانچیں ایک چٹان کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں۔ عمران تیزی سے ان لانچوں کی طرف تیرنے لگا۔ کہ اچانک اُسے اپنی ٹانگ پر ایک زور دار جھٹکا محسوس ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے پورے جسم میں درد کی خوفناک لہر دوڑ گئی۔ وہ تیزی سے مڑا تو اس نے ایک بڑی سی مچھلی کو اپنی ٹانگ پر زور آزمائی کرتے دیکھا اس مچھلی کے دانت عمران کی ٹانگ میں پیوست تھے اور وہ عمران کو سمندر کی تہہ میں گھسیٹنے کے لئے زور لگا رہی تھی۔

عمران نے یکلخت مُڑ کر پوری قوت سے دونوں ہاتھوں سے مچھلی کا جبڑا پکڑا۔ اس کا جسم کمان کی طرح مُڑ گیا تھا۔ کیونکہ اس کی ٹانگ مچھلی کے دانتوں میں پھنسی ہوئی تھی۔ مچھلی مسلسل اُسے نیچے کھینچے جا رہی تھی۔

عمران نے یکلخت اپنی ایک انگلی اس کی چھوٹی مگر آگ کی طرح جلتی ہوئی آنکھ میں پوری قوت سے ماری اور دوسرے لمحے مچھلی بُری طرح تڑپی اور عمران کی ٹانگ اس کے خوفناک دانتوں کی گرفت سے نکل گئی تڑپ کر مچھلی نے یکلخت گھوم کر اپنی دُم عمران کی پسلیوں میں مارنا چاہی۔ مگر عمران بجلی کی سی تیزی سے نیچے غوطہ کھا گیا اور پھر جیسے مچھلی نے مڑ کر اس کے پیچھے غوطہ کھانا چاہا۔ عمران تیزی سے گھومتا ہوا اس کے اوپر آیا اور اس بار وہ اس کی دوسری آنکھ میں بھی انگلی مارنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب مچھلی وہیں پانی میں ہی ادھر ادھر چکرانے لگی۔ وہ اندھی ہو چکی تھی۔

اس کے اندھا ہوتے ہی عمران تیزی سے اُوپر کو اٹھتا گیا مچھلی لہروں کی مدد سے اس کا پیچھا کرنا چاہا۔ لیکن عمران کی رفتار بے حد تیز تھی۔ کیونکہ اتنی دیر مسلسل پانی میں رہنے کی وجہ سے اس کا سینہ پھٹنے کے قریب ہو گیا تھا۔ ٹانگ بھی اُسے مفلوج محسوس ہو رہی تھی اور اسے سب سے زیادہ خطرہ اس بات سے تھا کہ یہ مچھلی جس خاندان سے تعلق رکھتی تھی وہ گروہوں کی صورت میں سمندر میں گھومتی رہتی ہیں یہ اکیلی نجانے کس طرح ادھر آنکلی تھی۔ اور کسی بھی لمحے اس کا گروہ وہاں پہنچ سکتا تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ گروہ کے نرغے میں پھنسنے کے بعد اس کا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا تھا۔ اس لئے وہ جلد از جلد لانچ پہنچ جانا چاہتا تھا۔

اور پھر شاید اس کی قسمت اچھی تھی کہ جیسے ہی وہ لانچ پر چڑھا، اس نے سمندر کے اندر یکلخت تیز ہلچل محسوس کی اور دوسرے لمحے لانچ کے گرد

اس خوفناک مچھلی کی نسل کی بلا مبالغہ سینکڑوں مچھلیاں تیزی سے لانچ کی طرف بڑھتی دکھائی دیں۔ وہ لانچ کی دوسری سمت سے آ رہی تھیں اس لئے بھی عمران بروقت لانچ پر چڑھ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا اس کی بائیں ٹانگ کام نہ کر رہی تھی۔ مگر وہ اُسے گھسیٹتا ہوا تیزی سے سٹیرنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سٹیرنگ کے ساتھ لٹک کیا ہوا لنگر ہٹا دیا اور پھر انجن کے سیف ڈھکن کا بڑا سا پیچ کھولنے لگا اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد اس نے ڈھکن کھول کر اس میں سے انگلی کی مدد سے دو تاریں کھینچیں اور زوردار جھٹکے سے ان دونوں تاروں کو درمیان سے توڑ کر اس نے ان کے ٹوٹے ہوئے سرے آپس میں ملا دیئے۔ دوسرے لمحے انجن ایک جھٹکے سے سٹارٹ ہو گیا۔ انہیں ایک دوسرے کے ساتھ لپیٹ کر اس نے لانچ کو چلایا اور تیزی سے بیک کر کے وہ اُسے جزیرے کے ساتھ ہی آگے بڑھاتے لئے گیا لیکن پانی کے اندر ہر طرف ڈوبی ہوئی سپاٹ چٹانیں تھیں۔ عمران کو اس راستے کی تلاش تھی جس میں سے سمندر کا پانی اس دلدل نما کنوئیں میں جاتا تھا۔ کیونکہ اس نے جال اور اپنے جسم پر موجود جو گارا دیکھا تھا، وہ خاصا پتلا تھا جب کہ دلدل میں موجود گارا خاصا سخت تھا۔ اس سے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ سمندر کا پانی دلدل میں ڈال کر انہیں جال کی مدد سے نکالا گیا ہو گا۔ ورنہ وہ جال میں کسی صورت نہ آ سکتے تھے۔ لیکن کہیں کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔

لانچ چلاتے ہوئے اچانک عمران کی نظریں کنارے پر پانی میں ڈوبی ہوئی دو چٹانوں پر پڑیں تو اس نے ایک جھٹکے سے جڑی ہوئی تاریں

کھینچ کر انجن بند کر دیا۔ اور پھر اس نے لانچ کے اندر پڑی ہوئی رسی کا بنڈل اٹھایا اور اس نے ایک سرے کو سٹیئرنگ سے باندھ کر اس نے دوسرا سرا پانی سے باہر نکلی ہوئی ایک چٹان پر پھینکا اور خود اس نے پانی میں چھلانگ لگا دی۔ اور تیزی سے تیرتا ہوا کنارے کی چٹان پر چڑھ گیا۔ اس نے رسی کو چٹان کے کنارے پر موجود ایک بڑے پتھر سے باندھا اور پھر نیچے پانی میں اتر گیا۔ ان دونوں چٹانوں کے درمیان میں ایک گہری سرنگ سی اسے نظر آئی تھی اور اس سرنگ کا انداز دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ پانی اسی راستے سے ہی اس کنوئیں نما دلدل میں جاتا ہو گا۔ سرنگ میں پانی بھرا ہوا تھا۔ وہ تیرتا ہوا تھوڑا ہی آگے بڑھا ہو گا کہ یکلخت اس کا جسم لوہے کی کسی پلیٹ سے ٹکرایا۔ سرنگ میں خاصا اندھیرا تھا اس لئے اس نے ٹٹول کر اس پلیٹ کو دیکھا۔ اس پلیٹ نے آگے پانی کا راستہ بند کیا ہوا تھا۔ اور یہ پلیٹ پوری سرنگ میں پھیلی ہوئی تھی۔

عمران نے سانس روکا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے پلیٹ کے کناروں پر ہاتھ پھیرا۔ اور پھر اس کا ہاتھ ایک ابھری ہوئی جگہ پر رک گیا۔ اس نے زور سے اس ابھری ہوئی جگہ پر ہاتھ کا دباؤ ڈالا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی پلیٹ تیزی سے پچھلی طرف اوپر کو اٹھ گئی اور سمندر کا پانی ریلے کی صورت میں آگے بڑھنے لگا۔ اس ریلے میں عمران بھی شامل تھا۔ اور چند لمحوں بعد وہ پانی سمیت کنوئیں میں جا گرا۔ کنوئیں میں گرتے وقت اسے سامنے ہی جولیا کا جسم دلدل میں ڈوبتا ہوا نظر آ گیا تھا کیونکہ کنوئیں میں روشنی تھی۔ اوپر سے اس کا ڈھکن کھلا ہوا تھا اس لئے وہاں

ہوا بھی موجود تھی۔

جولیا کی صرف گردن اور سر دلدل سے باہر تھا ورنہ اس کا پورا جسم دلدل میں دھنس چکا تھا۔ جولیا کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

پانی کے ساتھ ہی عمران تیزی سے جولیا کی طرف بڑھا اور پھر اس نے جولیا کی گردن دونوں ہاتھوں سے پکڑی اور زور سے اسے پیچھے کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا۔ دلدل میں پانی بھر جانے کی وجہ سے دلدل کی جکڑن ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے جولیا کا جسم آہستہ آہستہ باہر کو آنا شروع ہو گیا۔

جب جولیا کے بازو باہر آئے تو عمران نے گردن چھوڑ کر اس کے بازو پکڑے اور پھر زور کے جھٹکے دے کر اس نے اسے پوری طرح دلدل سے نکالا اور تیزی سے واپس اسی سرنگ میں تیرنے لگا جہاں اب پوری طرح پانی بھر چکا تھا۔

تیزی سے تیرتا ہوا تھوڑی دیر بعد عمران، جولیا سمیت واپس سمندر میں پہنچ گیا۔ اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد اس نے جولیا کو سمندر سے لانچ میں منتقل کر دیا۔ اور خود دوبارہ تیرتا ہوا کنارے کی طرف گیا اور اس چٹان پر چڑھ کر جس کے پتھر سے رسی بندھی ہوئی تھی رسی کھولی اور اسے اچھال کر لانچ میں پھینکنے کے ساتھ ہی وہ سمندر میں کود گیا۔ چند لمحوں بعد وہ لانچ میں سوار ہو چکا تھا۔ اس نے سب سے پہلے جولیا کی حالت چیک کی اور اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا کہ جولیا صرف خوف اور دہشت کی وجہ سے بیہوش ہے۔ چونکہ کنوئیں کا

اوپر والا ڈھکن کھلا ہوا تھا۔ اس لئے کنوئیں میں وہ زہریلی گیس موجود نہ تھی جس نے ان کی چند لمحوں میں ہی حالت غیر کر دی تھی۔

جولیا کی طرف سے تسلی ہوتے ہی عمران نے لانچ سٹارٹ کی اور اُسے چلاتا ہوا واپس اس طرف کو چل پڑا۔ جدھر وہ ایک چٹان پر ٹائیگر کو پھینک آیا تھا۔

ٹائیگر بدستور چٹان پر پڑا ہوا تھا۔ عمران کی لانچ جیسے ہی وہاں پہنچی عمران کو دُور سے کوسٹ گارڈز کی تیز رفتار لانچیں سائرن بجاتی ہوئی جزیرے کی طرف آتی دکھائی دیں۔ وہ شاید دھماکوں کی آوازیں سن کر اور آسمان کی طرف بلند ہوتے دھوئیں اور گرد کے بادل دیکھ کر صورتحال معلوم کرنے آ رہی تھیں۔

عمران نے لانچ چٹان کے قریب روکی اور خود اس نے دونوں ہاتھ بلند کر کے چٹان پر پڑے ہوئے ٹائیگر کو گھسیٹا اور اسے دونوں ہاتھوں سے سنبھال کر لانچ کے فرش پر لٹا دیا۔ لیکن ٹائیگر کی حالت دیکھتے ہی اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ ٹائیگر زندگی کی آخری سانسیں لے رہا تھا۔

اسی لمحے کوسٹ گارڈز کی لانچیں اس کے قریب آ کر رک گئیں اور عمران کی آنکھیں ان میں موجود ایک لانچ کو دیکھتے ہی چمک اٹھیں۔ یہ ہنگامی طبی امداد دینے والی لانچ تھی۔

کوسٹ گارڈز کی لانچیں رُکتے ہی کئی گارڈز عمران کی لانچ میں آ گئے۔

"سنٹرل انٹیلی جنس ــــ ان دونوں کی حالت خراب ہے۔ جلدی کرو۔ انہیں طبی امداد دو" ــــ عمران نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور کوسٹ گارڈز سنٹرل انٹیلی جنس کا نام سنتے ہی تیزی سے جولیا اور ٹائیگر کی طرف دوڑ پڑے اور پھر چند لمحوں میں ہی انہیں طبی امداد دینے والی لانچ میں منتقل کر دیا گیا۔ اور لانچ میں موجود ڈاکٹرز ان کو طبی امداد دینے میں مصروف ہو گئے۔ لانچ کے نچلے حصے میں باقاعدہ ایک چھوٹا ہسپتال قائم تھا جس میں ہنگامی نوعیت کے آپریشن کرنے کے انتظامات بھی موجود تھے۔

عمران طبی امداد والی لانچ کے اوپر والے حصے میں بیٹھ گیا۔

"آپ بھی زخمی ہیں سر" ــــ ایک آفیسر نے عمران کی ٹانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جہاں پنڈلی والی جگہ سے پتلون اُدھڑی ہوئی تھی اور زخموں کے نشانات نظر آ رہے تھے۔

"میری فکر چھوڑو ــــ ان دونوں کو دیکھو" ــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر انہیں طبی امداد دے رہے ہیں جناب" ــــ آفیسر نے جواب دیا۔

"معلوم کرو ان کی کیا پوزیشن ہے" ــــ عمران نے بے چین لہجے میں کہا اور افسر سر ہلاتا ہوا نیچے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی لانچوں میں موجود کوسٹ گارڈز جزیرے پر چڑھ گئے تھے صرف ان کا آفیسر ہی طبی امداد والی لانچ میں عمران کے ساتھ آیا تھا۔

"سر ــــ وہ محترمہ تو ہوش میں آ گئی ہیں ــــ ان کی حالت خطرے سے باہر ہے ــــ لیکن دوسرے صاحب کی حالت ابھی خطرناک ہے ــــ ڈاکٹر انہیں بچانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں دعا کریں"۔

آفیسر نے واپس آکر نرم لہجے میں کہا اور عمران یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے نیچے کی طرف بڑھنے لگا۔

"آپ زخمی ہیں ——— یہاں بیٹھیں" ——— آفیسر نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہٹ جاؤ آفیسر! ——— میرا ساتھی مر رہا ہے اور میں یہاں بیٹھا رہوں ——— میں خود دیکھتا ہوں" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور آفیسر اس کا لہجہ سن کر ٹھٹھک کر ایک طرف ہٹ گیا۔ اور عمران لات گھسیٹتا ہوا تیزی سے نچلے حصے کی طرف بڑھتا گیا۔

ایک بیڈ پر جولیا لیٹی ہوئی تھی اسے گلوکوز لگا ہوا تھا اور ایک ڈاکٹر اور ایک نرس اس پر جھکے ہوئے انجکشن لگانے میں مصروف تھے جب کہ دوسرے بیڈ پر ٹائیگر موجود تھا اور دو ڈاکٹرز اور دو نرسیں اس پر جھکی ہوئی تھیں۔ گلوکوز اور خون کی بوتلیں لگی ہوئی تھیں اور ایک ڈاکٹر ٹائیگر کے سینے کی مالش میں مصروف تھا۔

"ڈاکٹر! ——— اس کے خون میں بارود کا زہر شامل ہو گیا ہے ——— تمہارے پاس اینٹی جی۔ پی انجکشن ہوگا ——— اس کے ڈبل ڈوز لگاؤ" ——— عمران نے قریب آکر ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ——— لیکن اس کے ناک سے بہنے والی رطوبت تو نیلی نہیں ہے" ——— ڈاکٹر نے تیزی سے مڑ کر عمران سے کہا۔

"احمق آدمی! ——— یہ عام بارود نہیں ہے ——— یہ ٹی۔ پی تھرٹین بارود تھا ——— دیکھ نہیں رہے اس کی آنکھوں کے نیچے گوشت نہ صرف ابھر آیا ہے بلکہ اس پر گہرے سرخ رنگ کی دھاری بھی ہے۔ جلدی کرو

انجکشن لگاؤ۔ ورنہ ———" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تیزی سے سائیڈ پر موجود سٹول پر رکھے بیگ کی طرف مڑ گیا۔ اور چند لمحوں بعد ٹائیگر کی رگ میں اینٹی جی۔ پی انجکشن کی ڈوز انجیکٹ ہونے لگی۔

ٹائیگر کے سینے کی مالش میں مصروف ڈاکٹر نے آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ روک لیے۔

"دل معمول پر آنے لگا ہے" ——— مالش کرنے والے ڈاکٹر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— انجکشن نے اثر کرنا شروع کر دیا ہے" ——— عمران نے جلدی سے کہا اور پھر ٹائیگر کی نبض پر ہاتھ رکھ دیا۔

انجکشن بڑی آہستگی سے لگایا جا رہا تھا لیکن جیسے جیسے انجکشن میں موجود محلول ٹائیگر کے جسم میں جا رہا تھا ٹائیگر کی ڈوبتی ہوئی نبض آہستہ آہستہ ابھرتی آرہی تھی۔

"اینٹی ری ایکشن انجکشن ہے" ——— عمران نے دوسرے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"جی ہاں ہے ——— لیکن ———" ڈاکٹر نے چونک کر کہا۔

"وہ لگاؤ اسے ——— ورنہ ری ایکشن شروع ہو گیا تو یہ بچ نہ سکے گا ——— جلدی کرو" ——— عمران نے اس کا فقرہ کاٹ کر چیختے ہوئے کہا اور ڈاکٹر تیزی سے سٹینڈ پر رکھے بیگ کی طرف مڑا۔

ٹائیگر کا سینہ تیزی سے پھولنا پچکنا شروع ہو گیا تھا۔

"اوہ! ——— ری ایکشن ہونے لگا ہے" ——— انجکشن لگاتے ہوئے ڈاکٹر نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"جلدی کرو ڈاکٹر بلز ۔۔۔ ابھی یہ ری ایکشن ابتدائی مرحلے میں ہے"
عمران نے چیخ کر دوسرے ڈاکٹر سے کہا جو انجکشن تیار کرنے میں لگا ہوا تھا اور ڈاکٹر نے جلدی سے خالی شیشی ایک طرف پھینکی اور پھر بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر سوئی ٹائیگر کے گوشت میں گھونپ کر اس نے پوری قوت سے نلکی کے سرے کو دبا دیا۔ پلک جھپکنے میں سرنج خالی ہو گئی اور ڈاکٹر نے سوئی واپس کھینچ لی۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کا تیزی سے پھولتا پچکتا سینہ نارمل ہونے لگا۔ اور عمران نے اطمینان کی طویل سانس لی۔ ٹائیگر بچ گیا تھا۔ اسے آفیسر کی بات سنتے ہی اچانک خیال آگیا تھا کہ کہیں ڈاکٹر ٹائیگر کو صرف خالی بیہوش سمجھ کر ہی اس کا علاج نہ کر رہے ہوں۔ کیونکہ وہ ٹائیگر کے چہرے پر مخصوص بارودی اثرات دیکھ چکا تھا اس لئے وہ خود دوڑ پڑا تھا۔ اور اس کے آنے کی وجہ سے ہی ٹائیگر کا صحیح اور بروقت علاج ہو گیا تھا۔ اگر وہ چند لمحے اور نہ آتا تو ٹائیگر کا بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا۔
"آپ ڈاکٹر ہیں" ۔۔۔ ٹائیگر کی طرف سے اطمینان ہوتے پر دونوں ڈاکٹروں نے عمران کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔
"مجھے کسی نے میڈیکل کالج میں داخلہ ہی نہ دیا تھا ۔۔۔ کہتے تھے کہ ایف۔ ایس سی میں تمہارے نمبر کم ہیں ۔۔۔ اس لئے مجبوراً مجھے سائنس میں ڈاکٹریٹ کرنی پڑی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"سائنس میں ڈاکٹریٹ! ۔۔۔ تو کیا آپ واقعی طب کے ڈاکٹر نہیں ہیں" ۔۔۔ ؟ دونوں ڈاکٹروں نے اس طرح حیرت بھرے انداز میں کہا جیسے انہیں عمران کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔
"بتایا تو ہے کہ ایف۔ ایس۔ سی میں نمبر کم تھے" ۔۔۔ عمران نے

...جولیا کی طرف مڑ گیا۔ جو اب ہوش میں آچکی تھی۔
"...وہ عمران! ۔۔۔ میں کیسے بچ گئی ۔۔۔ کیا میں واقعی بچ گئی ہوں۔
...ک دلدل ۔۔۔ وہ کہاں ہے" ۔۔۔ جولیا نے عمران کو دیکھتے
...ت ہذیانی انداز میں کہا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بارش کی
...رسنے لگے تھے۔ اور عمران نے اسے تسلی دینے کے لئے مختصر الفاظ
...سے تفصیل بتا دی کہ کس طرح اس نے اسے سرنگ سے داخل ہو
...نکالا تھا۔
"...دہ ۔۔۔ تم کس قدر عظیم ہو ۔۔۔ انتہائی عظیم ۔۔۔ تم نے مجھے
...دی ہے ۔۔۔ مجھ پر احسان کیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے بے اختیار
...بند کرتے ہوئے کہا۔
"...ظیم! ۔۔۔ کیا تمہاری یادداشت تو غائب نہیں ہو گئی ۔۔۔ میرا
...نہیں ۔۔۔ عمران ہے ۔۔۔ ارے پلیز یا ۔۔۔ خدا یادداشت
...یں رکھنا ۔۔۔ ورنہ ایسا نہ ہو کہ تم وہ شادی کا وعدہ بھی بھول جاؤ
...ل سے تو تم نے ہاں کی تھی" ۔۔۔ عمران نے جھک کر اس
...کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور جولیا آنکھیں کھول کر
...د ہنس پڑی۔ اس کی آنکھوں میں ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ
...بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔
"... تم میں جاؤں ۔۔۔ اب تو میں بالکل فارغ ہوں ناں" ۔۔۔
...نے معصوم سے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑنے لگا ہی تھا کہ
...لے اس کی کلائی پکڑ لی۔
"...ہیں نہیں جا سکتے ۔۔۔ سمجھے" ۔۔۔ جولیا نے لہجے کو مصنوعی

طور پر سخت منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے ۔۔۔ ارے ۔۔۔ چلو مزدوری نہ دینا ۔۔۔ میں خود ہی خون خشک کر لونگا" ۔۔۔ عمران نے رونے والے لہجے میں کہا۔

" تمہیں اب پوری مزدوری ملے گی عمران ! ۔۔۔ اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے ۔۔۔ قطعی اور آخری فیصلہ" ۔۔۔ جولیا نے جذبات سے ... ہوتے لہجے میں کہا۔

" ارے ارے ۔۔۔ ابھی سے فیصلہ ۔۔۔ لاحول ولا قوۃ ۔۔۔ نکاح نہیں اور فیصلہ پہلے ۔۔۔ اوہ ! میری قسمت ہی اُلٹی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر جلدی سے جولیا کی گرفت سے کلائی چھڑا کر وہ باہر کی طرف لپک گیا۔ کیونکہ جولیا کی آواز اور اس کے چہرے پر پھیلنے والے جذبات نے اس کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی تو کیا پورے فائر بریگیڈ کے سائرن بجانے شروع کر دیئے تھے۔

" تم ۔۔۔ تم مجھ سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے ۔۔۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے" ۔۔۔ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز عمران کے کانوں میں پڑ گئی تھی۔ لیکن عمران نے کان دبائے بھاگ جانے میں ہی عافیت ...

دانش منزل کے میٹنگ روم میں سیکرٹ سروس کے تمام ممبرز موجود تھے۔ ایکسٹو نے انہیں کال کیا تھا۔ ان میں عمران بھی موجود تھا۔

" عمران صاحب ! ۔۔۔ جولیا نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے زخمی ہونے کے باوجود اپنی جان پر کھیل کر ان کی زندگی بچائی ہے" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تو اور کیا کرتا ۔۔۔ ایک ہی سکوپ ہے زندگی میں ۔۔۔ وہ بھی ختم ہو جاتا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تمام ممبرز بے اختیار ہنس پڑے۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات کرتا، دیوار میں نصب سپیکر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں اُبھرنے لگیں اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔

" ہیلو ممبرز ! ۔۔۔ میں نے آپ کو اس کیس کی تفصیلات بتانے کے لئے یہاں بلوایا ہے ۔۔۔ کیونکہ جس انداز میں یہ کیس شروع ہوا ...

ختم ہوا۔ اس کی وجہ سے چند الجھنیں آپ کے ذہنوں میں موجود ہوں گی
چونکہ میرے نقطہ نظر سے ابھی یہ کیس مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ اس لئے
نے بہتر یہی سمجھا کہ اس کیس سے متعلق تمام تفصیلات آپ پر واضح
ایکسٹو کی مخصوص آواز لاؤڈ سپیکر سے برآمد ہوئی۔

"گگ ۔۔ کک ۔۔ کیس مکمل نہیں ہوا ۔۔۔ میں نے تو سوچا
لڈو کھانے کو ملیں گے چاہے لڑکا ہوا ہو یا لڑکی ۔۔۔ اب تو دو
صورتوں میں ہی لڈو مل جاتے ہیں ۔۔۔ مگر آپ تو کہہ رہے ہیں
ابھی کیس ہی مکمل نہیں ہوا" ۔۔۔ عمران نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے

"تم خاموش رہو ۔۔۔ اب اگر تم بولے تو میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک
دوں گا" ۔۔۔ ایکسٹو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سس ۔۔ سوری ۔۔ آجکل واقعی ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہر
کمزور کو ہی دباتا ہے ۔۔۔ جولیا بھی یہی کہتی ہے کہ تم فارغ ہو جاؤ
آپ بھی یہی دھمکی دیتے ہیں ۔۔۔ ٹھیک ہے زمانہ ہی ایسا ہے
عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے اتنی زور سے
جبڑے بھینچ لئے جیسے اب اس نے زندگی بھر نہ بولنے کی قسم کھا لی ہو۔

"ہاں تو ممبرز ۔۔ اس کیس میں بین الاقوامی تنظیم بگ ہیڈ ملوث
تھی جو پوری دنیا میں جدید اسلحے کی فروخت کا کام کرتی ہے ۔۔۔
تنظیم نے پاکیشیا میں بھی اپنے قدم جمانے کا فیصلہ کیا اور اس کا ایک
ایجنٹ یہاں آگیا ۔۔۔ اس نے کھلے سمندر میں ایک ویران جزیرے
پر اپنا اڈہ قائم کیا اور پھر یہاں کے ایک مقامی آدمی جولی کی مدد
اس نے یہاں مختلف پارٹیوں کو جدید اسلحہ ناجائز طور پر سپلائی کرنا شروع

کر دیا ۔۔۔ پھر جولی کے ساتھ مل کر ان کا پروگرام یہ بنا کہ اس کاروبار کو
یہاں وسعت دی جائے۔ چنانچہ جولی نے یہاں نسلی فسادات پھیلا کر
اسلحے کی کھپت کے مواقع پیدا کرنے کا پروگرام بنایا ۔۔۔ ادھر ڈکسن
نے دو مقامی غنڈوں کی مدد سے بحریہ کے ہیڈ کوارٹر سے متروک لائٹ ہاؤسز
کی فائل اڑا لی تاکہ ان لائٹ ہاؤسز کے نیچے تہہ خانوں کو اسلحے کے سٹاک
کے لئے استعمال کیا جا سکے ۔۔۔ لیکن یہ فائل جس شخص سے اڑائی گئی
تھی وہ عمران کا ہمسایہ تھا۔ اس طرح عمران کو اس فائل کا پتہ چلا۔ لیکن
چونکہ بظاہر اس کی کوئی اہمیت نہ تھی اس لئے اس نے اس طرف
پوری توجہ نہ کی ۔۔۔ لیکن جس کار کے ذریعے یہ واردات کی گئی تھی اس
کار میں ایک اخبار ملا جس میں ایک میلے کا اشتہار تھا جس میں جدید اسلحے
کی شوٹنگ کے سٹال کے گرد سرخ دائرہ لگایا گیا تھا ۔۔۔ جب یہ
اخبار مجھ تک پہنچا تو مجھے اس سارے کھیل کے پیچھے اسلحے کی سمگلنگ
کا شبہ ہوا ۔۔۔ اس سے پہلے بھی ایسی اطلاعات ملی تھیں کہ ملک میں
ناجائز مگر انتہائی جدید اسلحہ بڑے پیمانے پر پہنچ رہا ہے۔ لیکن چونکہ یہ
سیکرٹ سروس کی لائن کا کام نہ تھا اس لئے میں نے اس پر توجہ نہ دی۔
لیکن لائٹ ہاؤسز کی فائل اڑانے اور اسلحے کی سمگلنگ کو جب یکجا کر کے
دیکھا گیا تو مجھے اس طرف توجہ کرنی پڑی ۔۔۔ چنانچہ عمران کو اس کی
مزید انکوائری پر لگایا گیا ۔۔۔ میلے کا آرگنائزر اور کار کا مالک جانسن کیفے
کا مالک جانسن تھا ۔۔۔ اسے چیک کیا گیا تو وہ بے ضرر ثابت ہوا۔ مگر
اس سے بات چیت میں ایک شخص ڈرنی کا نام سامنے آیا ۔۔۔ ڈرنی
پر جال ڈالنے کے لئے عمران اس سے اسلحے کے سمگلر کے روپ میں ملا۔

تو اس کا بھی بظاہر اسلحے کے کاروبار سے کوئی تعلق نظر نہ آیا ——— لیکن اس طرح ایک اور شخص جولی کا نام سامنے آیا ——— چنانچہ عمران جولی کو ٹٹولنے کے لئے اس کی بار میں پہنچا تو جولی کو قتل کر دیا گیا ——— وہاں سے عمران کو ایک ڈائری ملی جس سے بگ ہیڈ کے بارے میں معلومات ملیں ——— ادھر جولی کے کارندے مارٹی کے فلیٹ کی تلاشی سے ایک کارڈ ملا جس پر ایک سرکاری ادارے کی لانچ کا نمبر درج تھا چنانچہ عمران اس لانچ کا پتہ کرنے گھاٹ پر پہنچا تو وہاں جولیا اور دوسرے ممبرز پہلے ہی مشکوک افراد کی پڑتال کے لئے پہنچے ہوئے تھے کیونکہ اسلحے کی سمگلنگ سوائے سمندری راستے کے اور کسی طرح نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے میں نے انہیں بھیجا تھا ——— وہاں جولیا نے ایک غیر ملکی کو مشکوک سمجھا ——— وہ غیر ملکی سرکاری لانچ میں بیٹھ کر کھلے سمندر میں گیا تھا ——— جب عمران نے مجھے مارٹی کے کارڈ پر لانچ کے نمبر کے متعلق بتایا تو میں نے اسے سرکاری ادارے کی اس لانچ کی پڑتال کا حکم دیا اور عمران اپنے ساتھی ٹائیگر سمیت گھاٹ پر پہنچا ——— وہاں عمران نے جولیا سے مل کر جب اس لانچ کے بارے میں پڑتال کی تو پتہ چلا کہ یہ لانچ تو گذشتہ دو ماہ سے ورکشاپ میں ہے اور مارٹی کے فلیٹ سے ملنے والا لانچ کا نمبر اور جس لانچ میں وہ غیر ملکی کھلے سمندر میں گیا تھا دونوں کا نمبر ایک ہی تھا ——— اس طرح صورت حال واضح ہو گئی کہ وہ غیر ملکی لازماً مشکوک ہے اور اس کو چیک کرنے کے لئے عمران۔ جولیا اور ٹائیگر سمیت ایک پرائیویٹ لانچ کے ذریعے جزیرہ سالٹ پہنچ گئے ——— اور وہاں انہیں ایک خفیہ تہہ خانہ دستیاب ہو گیا"۔

"خفیہ خزانہ ——— ارے کمال ہے ——— کہاں ہے وہ خزانہ ——— ؟ مجھے کیوں نہیں بتایا" ——— عمران جو خاموش بیٹھا تھا یکلخت تیزی سے نہ صرف بول پڑا بلکہ اس نے جولیا کو اس طرح آنکھیں دکھائیں جیسے خفیہ خزانہ جولیا نے چھپا لیا ہو۔

"تم خاموش نہیں رہ سکتے" ——— ایکسٹو کی کڑکدار آواز سنائی دی

"جناب! ——— خفیہ خزانہ ملا ہو ——— اور مجھے پتہ بھی نہ چلنے دیا ہو۔ پھر میں کیسے خاموش رہ سکتا ہوں ——— آپ کو تو علم ہے کہ سلیمان نے مجھے سابقہ پانچ سالوں کی تنخواہوں کا نوٹس دیا ہوا ہے ——— سپرنٹنڈنٹ فیاض نے فلیٹ کے تین سال کے کرائے کا مطالبہ کر رکھا ہے ——— دھوبی ——— نائی ——— سٹورز کے مالکان جن سے ادھار چلتا تھا اپنے اپنے لمبے لمبے بل بھجوا رکھے ہیں ——— اور آپ کہتے کہ خزانے کا سن کر میں خاموش رہوں ——— یہ ظلم ہے جناب! انتہائی ظلم" ——— عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر! ——— اسے اٹھا کر دانش منزل سے باہر پھینک دو ——— اور اگر یہ مزاحمت کرے تو گولی مار دو" ——— ایکسٹو کی انتہائی غضب ناک آواز سنائی دی اور تنویر تو شاید ایسے موقع کے انتظار میں تھا۔ اس نے جلدی سے جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"ارے پہلے مجھے اٹھا کر باہر تو پھینکو ——— تم نے تو پہلے ہی ریوالور نکال لیا ——— یعنی حکم کے پہلے حصے کو بعد میں ——— اور بعد والے کو پہلے پورا کرنا چاہتے ہو ——— کمال ہے۔ یہ تو دھاندلی ہے" ——— عمران نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"باہر چلو ورنہ" ——— تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ——— اتنا غرانے کی کیا ضرورت ہے ——— چڑیا گھر میں نظر آؤ گے کسی پنجرے میں ٹہلتے ہوئے ——— یہ بتا دوں" ——— عمران نے کہا اور پھر تیزی سے اچھل کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"تنویر بس ——— تم بیٹھ جاؤ" ——— ایکسٹو کی آواز سنائی دی اور تنویر جو دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا جھجک کر واپس مڑا۔ اور اس نے ریوالور جیب میں ڈال لیا۔

سب ممبروں کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ کیونکہ انہوں نے جولیا کے چہرے پر پھیلنے والے تاثرات دیکھ لئے تھے وہ تنویر کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ لیکن شائد ایکسٹو کی وجہ سے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"میں تفصیلات بتا رہا تھا ——— اس خفیہ تہہ خانے میں پہنچ کر عمران کو وہی لائٹ ہاؤس والی فائل مل گئی ——— وہاں اسلحے کے مخصوص صندوق بھی موجود تھے لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا ——— بگ ہیڈ کا ایجنٹ ڈکسن اور اس کا ساتھی جیگر ——— یہ وہی جیگر تھا جو جولی کو قتل کر کے واپس آیا تھا اور جسے جولیا نے مشکوک سمجھا تھا۔ وہ واپس آ گئے تو انہوں نے عمران، جولیا اور ٹائیگر کو اسی غار کے نیچے بنے ہوئے ایک قدرتی کنوئیں میں پھینک دیا جس میں خوفناک دلدل تھی۔ لیکن پھر اس نے پوچھ گچھ کی غرض سے اس دلدل میں پانی چھوڑ دیا اور جال کی مدد سے ان تینوں کو اوپر کھینچ لیا ——— ان کی حالت خراب تھی لیکن انہیں اس نے آکسیجن مہیا کی اور یہ تینوں بچ نکلے ——— عمران کے

ناخنوں سے بلیڈ اتار لئے گئے تھے اس لئے عمران بے بس ہو گیا ——— اس دوران بگ ہیڈ کے چیف باس کی کال آ گئی جس میں اس نے ڈکسن کو مشہور مجرم جوشان کی آمد کی اطلاع دی ——— جوشان کو یہاں سیکرٹ سروس اور عمران کے مقابلے کے لئے بھیجا گیا تھا ——— لیکن عمران نے ٹائیگر کی مدد سے ان دونوں کو قابو کر لیا ——— جوشان کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے توڑ کر عمران نے اسے بے کار کر دیا تھا اور ڈکسن کو پوچھ گچھ کے بعد گولی مار دی گئی تھی ——— جیگر کو بھی پہلے گولی مار دی گئی تھی ——— اس طرح بظاہر مشن ختم ہو گیا اور جولیا نے مجھ سے رابطہ قائم کرنا چاہا۔ چونکہ وہاں ٹائیگر موجود تھا اس لئے اس نے عمران اور ٹائیگر کو چلے جانے کے لئے کہا ——— لیکن عمران کو یہ خطرہ تھا کہ کہیں جوشان کے ساتھی باہر موجود نہ ہوں ——— چنانچہ اس نے ٹائیگر کو وہیں چھوڑا اور خود جائزے کے لئے جزیرے کے کنارے کی طرف گیا ——— لیکن اس دوران تہہ خانے میں خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر مسلسل دھماکے ہونے لگے ——— جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا ہے کہ عمران اور ٹائیگر کے جانے کے بعد وہ الماری میں موجود ایک ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھی ہی تھی کہ وہاں موجود ٹرانسمیٹر جاگ پڑا ——— یہ مخصوص قسم کا ٹرانسمیٹر تھا جس کے ساتھ ہیڈ فون منسلک تھا۔ جولیا نے ہیڈ فون اٹھا کر ابھی پہنا ہی تھا کہ چیف باس کی آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی ——— اسی لمحے جوشان نے چیخ کر چیف باس کو بتا دیا کہ انہیں قابو کر لیا گیا ہے ——— جولیا جوشان کی زبان بند کرنے کے لئے مڑی ہی تھی کہ یکلخت ٹرانسمیٹر ایک خوفناک ترین دھماکے سے

پھٹ گیا اور جولیا اس خوفناک دھماکے کی وجہ سے اچھل کر فرش پر گری
اسی لمحے ٹائیگر جو باہر موجود تھا جولیا کو بچانے کے لئے بھاگتا ہوا اندر
داخل ہوا ہی تھا کہ اس الماری کے نیچے موجود کوئی خوفناک بم پھٹ پڑا
یہ اس قدر خوفناک بم تھا کہ ٹائیگر کسی تنکے کی طرح فضا میں اڑتا ہوا باہر
جاگرا ـــــ لیکن جولیا جس جگہ گری تھی وہاں وہ دلدل والا کنواں
تھا۔ خوفناک بم کی وجہ سے اس کا ڈھکن ہٹ گیا اور جولیا اس کے
اندر جاگری اور دلدل میں دھنسنے لگی ـــــ پورا تہہ خانہ اڑ گیا۔ اور
وہاں موجود اسلحہ بھی مسلسل دھماکوں سے پھٹنے لگا ـــــ عمران
دھماکوں کی آوازیں سن کر واپس پلٹا تو وہ ٹائیگر سے ٹکرا گیا جو شدید
زخمی تھا ـــــ ٹائیگر نے بتایا کہ جولیا دلدل والے کنوئیں میں گر گئی ہے
اس پر عمران ٹائیگر کو اٹھائے کنارے پر آیا لیکن ان کی لانچ وہاں سے
ہٹا کر جزیرے کی دوسری سمت پہنچا دی گئی تھی ـــــ چنانچہ عمران
ٹائیگر کو وہاں چٹان پر چھوڑ کر سمندر میں تیرتا ہوا اس طرف آیا۔ وہ اب
جولیا کو اس دلدل سے بچانا چاہتا تھا ـــــ راستے میں خوفناک آرک
مچھلی نے اس کی ٹانگ پکڑ لی۔ لیکن عمران نے بے پناہ ہمت کرتے
ہوئے اس خوفناک مچھلی کو اندھا کر دیا اور اس کی زد سے بچ کر وہ لانچ
تک پہنچ گیا ـــــ اس کے بعد اس نے وہ سرنگ تلاش کی
جس سے سمندر کا پانی اس دلدل میں جاتا تھا ـــــ عمران اندر گیا چونکہ
تہہ خانہ تباہ ہو چکا تھا اس لئے اس سرنگ کا وہ سسٹم جس نے پانی کو
روک رکھا تھا بے کار ہو چکا تھا ـــــ اس لئے عمران اسے کھولنے
میں کامیاب ہو گیا اور پانی کے ریلے کے ساتھ ہی وہ دلدل میں پہنچ گیا۔

جہاں جولیا گردن تک دلدل میں دھنس چکی تھی ـــــ پانی کی وجہ سے
دلدل کی جکڑن ختم ہو گئی اور عمران جولیا کو وہاں سے نکال کر سمندر میں
لے آنے میں کامیاب ہو گیا ـــــ اور پھر وہ لانچ میں اسے لیکر جب
ٹائیگر کے پاس پہنچا تو ٹائیگر مخصوص قسم کے بارود کے خون میں مل جانے
کی وجہ سے آخری سانس لے رہا تھا۔ لیکن اس کی خوش قسمتی کہ دھماکوں
کی آوازوں اور گرد اور دھوئیں کے بادلوں نے کوسٹ گارڈز کو اس
جزیرے کی طرف متوجہ کر دیا اور کوسٹ گارڈز کی کشتیاں وہاں پہنچ گئیں
جن میں ایک کشتی طبی امداد والی بھی تھی ـــــ وہاں جولیا اور ٹائیگر
کو طبی امداد دی گئی ـــــ اس کشتی کے ڈاکٹروں نے مجھے رپورٹ
دیتے ہوئے عمران کی بے حد تعریف کی ہے۔ کیونکہ عمران نے انہیں
مشورے دے دیکر ٹائیگر اور جولیا کی جان بچائی ـــــ ورنہ ڈاکٹرز تو
ہمت ہار چکے تھے حالانکہ عمران خود شدید زخمی تھا
جب جولیا اور ٹائیگر کی جانیں خطرے سے باہر آگئیں تو عمران نے
اپنی زخمی ٹانگ پر مرہم پٹی کرائی اور پھر جولیا اور ٹائیگر کو مزید علاج کے
لئے ہسپتال روانہ کر کے وہ خود کوسٹ گارڈز کے ساتھ دوبارہ جزیرے
پر گیا ـــــ وہاں تہہ خانے کا ملبہ بکھرا ہوا تھا جس میں جیگر، ڈکسن اور
جوشان تینوں کی لاشوں کے ٹکڑے بھی شامل تھے ـــــ عمران
نے وہاں کی مکمل تلاشی لی ـــــ اور پھر اس نے واپس آکر مجھے رپورٹ
دی ـــــ اس کی رپورٹ کے مطابق پاکیشیا میں ان افراد اور پارٹیز
کو گرفتار کر کے ناجائز اسلحے کی بھاری کھیپ برآمد کر لی گئی ہے جو ناجائز مقاصد
کے لئے بگ ہیڈ سے اسلحہ خرید رہے تھے ـــــ اس طرح یہ کیس

ختم ہو گیا — کوئی سوال ہے؟" — ایکسٹو نے کہا۔

"سر — آپ نے پہلے کہا ہے کہ یہ کیس ختم نہیں ہوا — لیکن اب آپ فرما رہے ہیں کہ کیس ختم ہو گیا ہے" — صفدر نے کہا۔

"میں نے یہ کیس ختم ہو گیا کہا ہے — اصل بات یہ ہے کہ عمران کو اس ملبے میں سے چند ایسے کاغذات ملے ہیں جن سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بگ ہیڈ نے پاکیشیا میں اسلحے کی بہت بڑی کھپت کے لئے منصوبہ بندی کی ہے — ڈکسن کو صرف ابتدائی جائزے کے لئے بھیجا گیا تھا — اور بگ ہیڈ جیسی بڑی تنظیم صرف ایک آدھ ایجنٹ یا اپنے معمولی سے اڈے کی تباہی سے خاموش نہیں رہ سکتی — اس لئے فی الحال یہ کیس تو ختم ہو گیا ہے — لیکن اب میں اس سلسلے میں مزید غور کر رہا ہوں کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو پھر بگ ہیڈ کو ہمیشہ کے لئے خاموش کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی جائے گی" — ایکسٹو نے جواب دیا۔

"جناب — ایک سوال میرا بھی ہے جناب" — اچانک عمران نے دروازے سے نمودار ہوتے ہوئے زور سے کہا۔

"کیا سوال ہے —؟" ایکسٹو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"لکھ کر پیش کروں جناب — یا زبانی عرض کروں" — عمران نے بڑے مسکین لہجے میں کہا۔

"سنو عمران — تم نے شدید زخمی ہونے کے باوجود جولیا کی زندگی بچائی ہے — اور جولیا سیکرٹ سروس کی ممبر ہے — اس لئے میں نے تمہاری پہلی گستاخی کو نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن اب اگر تم نے کوئی

گستاخی کی تو تمہیں اس کی بھیانک سزا بھی دی جا سکتی ہے" — ایکسٹو کے لہجے میں بے پناہ کرختگی تھی۔

"توبہ توبہ جناب — میں نے تو آپ جیسے پردہ دار کی شان میں گستاخی کر کے اپنے اوپر مقدمہ درج کروانا ہے — مجھے پتہ ہے کہ کسی پردہ دار کی شان میں گستاخی کرنے کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے — پولیس گھرکیاں — عدالت — جیل — نہ جناب — میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے — میں تو صرف ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ اور وہ سوال ہے جناب — کہ ٹائیگر اس کیس میں شدید زخمی ہوا ہے — کیا آپ اس کے طبی اخراجات ادا کریں گے — یا پھر مجھے ہی عطیات وصول کرنے پڑیں گے" — عمران نے ہاتھوں سے کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"ٹائیگر سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے — تمہارا ذاتی ملازم ہے اس لئے اس کے کسی اخراجات کی سیکرٹ سروس کی طرف سے ادائیگی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا — تم اگر چاہو تو اپنے معاوضے میں سے اس کے اخراجات ادا کر دو — یا پھر اسے کسی خیراتی ہسپتال میں داخل کرا دو" — ایکسٹو نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم — مم — میرا معاوضہ — مگر جناب — آپ جو معاوضہ دیتے ہیں جناب — اس سے تو ایک انجکشن بھی نہیں خریدا جا سکتا — اور پھر سلیمان کی تنخواہ — سوپر فیاض کا کرایہ — اوہ سوری — اس کے فلیٹ کا کرایہ" — عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ——— اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا اور لاؤڈ سپیکر خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے ——— ایسا ہے تو ایسے ہی سہی ——— میں بھی اب مسجد سیکرٹ سروس کی رسیدیں چھپوا لیتا ہوں ——— آپ لوگ تو یقیناً مدد کریں گے ——— بس ایک ایک رسید بک لے کر بسوں کے اڈے پر چلے جانا۔ کافی رقم اکٹھی ہو جائے گی ——— کیا خیال ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران ! ——— کیا واقعی ٹائیگر کے علاج کے لئے تمہیں رقم کی ضرورت ہے ——— ؟" جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ظاہر ہے ——— بغیر رقم کے تو اس ملک میں علاج کا تعویذ بھی نہیں ہوتا۔ سالم علاج تو ایک طرف رہا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میرے پاس رقم موجود ہے وہ تم لے لو ——— بولو کتنی رقم دوں" ——— ؟ جولیا کا لہجہ واقعی بے پناہ سنجیدگی لئے ہوئے تھا۔

"میرے خیال میں دس پندرہ لاکھ روپے میں گذارہ ہو ہی جائے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— دس پندرہ لاکھ روپے علاج کے لئے ——— کیا بکواس ہے" ——— جولیا نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"چلو پانچ روپے کم دے دینا ——— ناراض تو نہ ہو" ——— عمران نے کہا۔

"مس جولیا ——— آپ کس چکر میں پڑ گئی ہیں ——— چھوڑیں ——— یہ شخص تو ایسے ہی ہر ایک سے رقم بٹورتا رہتا ہے ——— اس کی تو عادت ہے مانگنے کی" ——— تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کسی نے سچ کہا ہے کہ شیطان نیکی کے کام میں ضرور کھنڈت ڈالتا ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کو کتنا معاوضہ ملا ہے اس کیس کا عمران صاحب !" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"رقم روپوں میں بتاؤں ——— یا پیسوں میں" ——— عمران نے کہا۔

"روپوں میں بتا دیں" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ننانوے ہزار نو سو ننانوے روپے کم ایک لاکھ روپیہ" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سیکرٹ سروس کے سارے ممبران ایک لمحے کے لئے تو خاموش ہو گئے۔ شاید وہ حساب جوڑ رہے تھے اور دوسرے لمحے میٹنگ ہال ان کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"مطلب ہے ایک روپیہ" ——— صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مطلب تم زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہو ——— مجھے ذرا حساب کم آتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ لو عمران ! ——— پانچ ہزار روپے کا چیک ——— تم ٹائیگر کا علاج کراؤ ——— اس بیچارے نے واقعی بے حد کام کیا ہے" ——— جولیا نے جیب سے چیک بک نکال کر ایک چیک بھرتے ہوئے کہا۔

"پانچ ہزار صرف ——— کیوں تنویر ——— اتنی رقم میں شادی کی انگوٹھی مل جائے گی" ——— عمران نے تنویر کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"شادی کی انگوٹھی ——— کیا مطلب !" ——— جولیا چیک دیتے دیتے

بُری طرح چونک پڑی۔

"مطلب تو شادی کے بعد ہی سمجھ آسکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور سب ممبرز ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"تو تم مجھے بیوقوف بنا رہے تھے" ——— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"توبہ توبہ ——— میری جرأت ہے ——— یہ تو اللہ میاں کا کام ہے۔ اور انسان کو اس کے کاموں پر راضی رہنا چاہیئے ——— کیوں تنویر" ——— ؟ عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھپٹ کر جولیا کے ہاتھ سے چیک لیا اور بیرونی دروازے کی طرف دوڑ لگا دی۔

"شائیگر کا علاج تو ہوتا رہے گا ——— آج رات ڈنر کا خرچہ تو مل ہی گیا" ——— دروازے پر رک کر عمران نے کہا اور دوسرے لمحے تیزی سے باہر نکل گیا اور جولیا بے بسی سے ہنس پڑی۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی شاہکار

ریڈ میڈوسا

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ریڈ میڈوسا دنیا کی خطرناک ترین تنظیم جو عمران اور سیکرٹ سروس کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہ تھی۔
عمران اور سلیمان ریڈ میڈوسا کی قاتل مکھیوں کی زد میں آکر ڈھانچوں میں بدل گئے۔
ریڈ میڈوسا نے جولیا پر تشدد کی انتہا کر دی۔ اور جولیا کے دونوں گال جل گئے اور اس کے ایک پیر کا تمام گوشت تیزاب سے جلا دیا گیا۔
ایکسٹو کی پشت میں گولی مار دی گئی۔ اور پھر ایک پُراسرار ایکسٹو نے دانش منزل پر قبضہ کر لیا۔ یہ پُراسرار ایکسٹو کون تھا۔؟
ریڈ میڈوسا جس نے اپنی ذہانت سے ——— پوری سیکرٹ سروس کا تار و پود بکھیر دیا
عمران، جولیا پر ہونے والے غیر انسانی تشدد کا انتقام لینے کیلئے انسان سے درندہ بن گیا۔
عمران سیکرٹ سروس اور ریڈ میڈوسا کے درمیان ہونے والی اعصاب شکن جنگ۔
لرزا دینے والے ایکشن، چونکا دینے والے سسپنس اور ہنگامہ خیز قہقہے۔

عمران۔ یوسف برادرز پبلشرز بک سیلرز پاک گیٹ ملتان